ت س
305

کلام الاولیاء الاکابر

علیٰ

قول الشیخ عبد القادر

المعروف بہ

حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ

تالیف

شمس الفقہا صاحبزادہ ابو الحامد محمد حسید چشتی نظامی زید مجدہ

ناشر

تنظیم غلامانِ شمس الفقہا پاکستان بصیر پور اوکاڑا

فون نمبر:- ۰۴۴۴۹/۷۱۱۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بل نقذف بالحق علی الباطل

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول

"قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" کا

صحیح مفہوم اکابر و مسلم اولیاء اللہ کے ارشادات کی روشنی میں

کلام الاولیاء الاکابر

علی

قول الشیخ عبدالقادر

المعروف

حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ

(کنیاوی)

تالیف لطیف

پیر طریقت رہبر شریعت شمس الفقہا علامہ مولانا ابوالحامد محمد احمد چشتی قریدی نظامی شیخ الحدیث والتفسیر

بانی و مہتمم دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور اوکاڑا

ناشر تنظیم غلامان شمس الفقہا پاکستان بصیر پور

Marfat.com

53358

Marfat.com

فہرست مضامین

"کلام الاولیاء الاکابر علی قول الشیخ عبدالقادر"

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	فہرس	
2	مآخذ ومصادر	13
3	الاصطلاحات الواردہ	19
4	انتساب	22
5	نذر عقیدت	23
6	مطلع	24
7	خلاصۃ الکتاب	29
8	محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز	32
9	پیش لفظ از حضرت صاحبزادہ غلام قطب الدین مد ظلہ العالی	35
10	از علامۃ العصر حضرت مولانا محمد اشرف السیالوی مد ظلہ العالی	38
11	استفتاء	49
12	خطبہ	50
13	جواب استفتاء	50
14	ہمارا موقف	51
15	ارشادات اولیاء عظام کا خلاصہ	53
16	قادری حضرات کی معتبر کتاب بھجہ کے حوالہ جات جن میں وقت کی قید موجود ہے	54
17	بہت لوگوں نے بھجہ کی حکایات اور سندوں پر طعن کیا ہے۔	60
18	سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو غوث کی دعا سے غوثیت ملی	60
19	باتفاق علماء روایات میں مفہوم مخالف معتبر ہے	61
20	اکابر اولیاء کرام کے ارشادات امام عبد الوہاب الشعرانی حضرت علی الخواص اور حضرت شیخ اکبر قدست اسرار ھم کے فرمانات	61

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
21	حضرت سیدنا شیخ الشیوخ سہروردی کا ارشاد کہ آپ کا یہ قول بوجہ سکر سرزد ہوا اور آپ کے اس قول سے اس وقت میں آپ کے تفرد کی طرف اشارہ ہے ایسا کلام کرنے والوں کی بنسبت سکوت والے افضل ہیں	63
22	عوارف المعارف کی اہمیت خصوصاً چشتی حضرات کے لئے	66
23	سیدنا محبوب الٰہی کے ارشادات ۔ آپ کا فیصلہ اصحاب سکر سے اصحاب صحو کا مرتبہ بالاتر ہے اللہ تعالیٰ نے اولیاء پر کتمان کرامت فرض کیا ہے۔ جیسا کہ انبیاء پر اظہار معجزہ فرض کیا ہے اولیاء اپنے بارے جو کچھ ظاہر کر دیتے ہیں بوجہ سکر کرتے ہیں مگر کامل لوگ ایسا نہیں کرتے	67
24	حضرت خواجہ سید محمد مبارک خلیفہ حضرت محبوب الٰہی کا فرمان کہ ہمارے مشائخ چشت کا طریقہ اپنی بزرگی کو چھپانا تھا۔	69
25	بحث سکر	70
26	قصیدہ غوثیہ ودیگر قصائد سے غوث پاک کے سکر کا ثبوت	71
27	اولیاء کا صحو بعد از سکر ہوتا ہے۔ قائل حالت سکر میں ہی معذور ہے حالت صحو میں عذر باقی نہیں رہتا	74
28	حضرت مجدد الف ثانی بھی اس قول کو سکر پر ہی حمل کرتے ہیں۔	75
29	سیدنا عبد القادر جیلانی پر شطحات واولال کا غلبہ تھا	76
30	مقربین سے اولال کسی طرح درست نہیں۔	79
31	اولیاء پر ستر کرامات واجب ہے جیسا کہ انبیاء پر اظہار معجزات	80
32	ہر مدل بقدر اولال خود معرفت باللہ میں ناقص ہوتا ہے	81
33	حضرت سیدنا شیخ جیلانی کا بوقت وفات اپنے اولال سے رجوع	82
34	انبیاء پر غیر انبیاء کو قیاس نہیں کیا جاسکتا	85
35	حضرت شیخ جیلانی تامدت حیات صاحب حال رہے صاحب مقام نہ ہوئے شیخ اکبر قادری	85
36	حضرت ابوالسعود پوری زندگی صاحب مقام تھے شیخ عبدالقادر جیلانی بوقت وفات منتقل ہوئے	85
37	اہل عراق پر ابقاء حال مع سوء ادب غالب ہے۔ حضرت ابوالسعود کے	

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	سوا اہل عراق میں سے کوئی بھی اس سے نجات نہ پا سکا	86
38	اظہار شطح ایک نقص ہے یہ بعض اکابر سے واقع ہوا ہے	86
39	مردان خدا کی چار اقسام رجال ظاہر۔ رجال باطن۔ رجال حد۔ رجال مطلع۔ رجال ظاہر سے افضل رجال باطن۔ رجال باطن سے افضل رجال حد اور رجال حد سے افضل	89
40	رجال مطلع ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رجال ظاہر سے ہیں حضرت شیخ ابوالسعود نے ترک تصرف کیا۔ آپ شیخ عبدالقادر جیلانی سے اکمل تھے	92
41	تمام مقامات سے اعلیٰ مقام عبودیت محض ہے	94
42	مقام اولال اس سے کم ہے	94
43	حضرت شیخ جیلانی بوقت وفات عبودیت وتفویض محض کی طرف منتقل ہوئے	95
44	بحث شطح	96
45	عبد عبد پر فخر نہیں کرتا جب کہ سید ایک ہو امر الٰہی (وحی) سے اپنے مرتبہ کا اظہار کیا جائے تو وہ شطح نہیں	96
46	جب بھی کسی ولی سے شطح کا ظہور ہوتا ہے تو وہ لازمی طور پر اس سے رجوع اور توبہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ واقعی ولی اللہ ہو	97
47	بحث تحکم عین تحکم رسولوں کے ساتھ مخصوص ہے	99
48	انبیاء کرام امر الٰہی (وحی) سے اپنے مقام ومرتبہ کا اظہار کرتے ہیں	100
49	غیر مامور سے ایسی باتیں یا تو رعونت نفس سے یا فناء بوجہ غلبہ حال سے ظہور پذیر ہوتی ہیں اور جب حال زائل ہو تو وہ استغفار کرتا ہے	100
50	بحث مکر اولیاء پر ستر واجب جیسے کہ انبیاء پر اظہار واجب تاویل سے زیادہ ضرر رساں اور کوئی چیز نہیں	101
51	خاص لوگوں کے ساتھ مکر الٰہی اس بات میں مستور ہے کہ سوء ادب کے باوجود حال باقی رہے۔ سوء ادب یہ ہے کہ حال کے ساتھ تلذذ پکڑنا اور اس سے انتقال طلب نہ کرنا	102
52	حضرت شیخ کے ایک قول کی تشریح	105

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
53	بلا امر الٰہی (وحی) اظہار منزلت و مرتبت زلت ہے	107
54	حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد جدید امر و نہی کا نزول نہیں ہو سکتا	107
55	مامور صرف انبیاء و رسل ہی ہو سکتے ہیں	111
56	خلاصہ کلام	112
57	حضرت شیخ جیلانی مقام اولال میں رکے رہے۔ حضرت شیخ ابوا لسعود کا ایک شخص کو جھڑکنا اس لئے کہ اس نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی تعریف میں افراط سے کام لیا	113
58	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی رائے کہ یہ حکم صرف اس وقت کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس وقت کے اولیاء کے غیر کی طرف تجاوز نہیں کرتا	114
59	صحابہ کرام بھی اولیاء میں شامل ہیں	115
60	حضرت سیدنا امام مہدی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان کی معیت میں رہنے والے لوگ سیدنا شیخ جیلانی سے افضل ہیں	115
61	حضرت شیخ جیلانی کے مریدوں کی ایک جماعت شیعان علی کی طرح محبت میں غلو کرتی ہے	115
62	کثرت کرامات۔ دلیل افضلیت نہیں	116
63	عرفاً صحابہ وائمہ پر لفظ ولی کا اطلاق ہوتا ہے	121
64	ایک صریح حوالہ	121
65	خود حضرت شیخ جیلانی فرماتے ہیں کہ ولایت کی انتہا سے نبوت کی ابتدا ہو جاتی ہے و دیگر کئی حوالہ جات	122
66	ایک صریح نص اور فیصلہ کن حوالہ	132
67	عوارف المعارف شریف میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے قول کا ہی ذکر ہے	134
68	عموم در ہر عصر ٹوٹ گیا	135
69	صحابہ کرام وائمہ عظام کی افضلیت	135
70	ایک اعتراض اور اس کا جواب	142
71	حضرت مجدد الف ثانی کا مکتوب نمبر 123 ج 3-	143
	مکتوب نمبر 123 جلد 3 سے استدلال کا جواب	149

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
73	خود قادری حضرات بھی اس اختصاص و انحصار کو تسلیم نہیں کرتے	150
74	جواب نمبر1 تا 5	149
75	جواب نمبر6	152
76	آل کا لفظ صرف اہل بیت کے لئے خاص نہیں بلکہ آل جملہ خصوصی مقربین کو کہا جاتا ہے	153
77	جواب نمبر7 - 8- 9	154
78	جواب نمبر10- 11 - 12- 13	155
79	ہر نبی اور ولی کو کوئی نہ کوئی خصوصیت حاصل ہوتی ہے	155
80	اولیاء کا بلا توسط فیض حاصل کرنا	157
81	جواب نمبر14	159
82	جواب نمبر15	160
83	جواب نمبر16	160
84	علامہ الوسی کا تبصرہ	160
85	اصحاب کشف اولیاء کی باتیں	162
86	قطبیت عظمیٰ صرف ائمہ کرام کے ساتھ مخصوص نہیں	162
87	حضور علیہ السلام کے بعد سیدنا ابوبکرصدیق غوث اعظم اور قطب اعظم تھے	162
88	جملہ انبیاء ورسل اور جملہ اقطاب کو فیض روح محمدی ﷺ سے حاصل ہوتا ہے	162
89	حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر قطب اعظم اور غوث اعظم تھے	163
	حالانکہ شیخین کریمین ائمہ اہل بیت میں سے نہیں ہیں یہ کام ہمیشہ	164
	ہمیشہ اسی طرح قیامت تک جاری رہے گا	
90	جب حضور کے زمانہ مقدسہ سے جمیع ازمنہ مراد نہیں تو کسی اور کے لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے	165
91	وہ ایک قطب جو کبھی نہیں مرتا روح محمد ﷺ	163
	ہے جملہ اقطاب آپ کے مظہر ہیں	166
92	اقطاب قیامت تک جاری رہے گا	

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
93	تمام اقطاب رسول کے خلفاء اور نواب ہوتے ہیں	167
94	یہ قطبیت وخلافت حین موت تک ہوتی ہے	168
95	اقطاب محمد سین کی مدت خلافت	168
96	قطب اعظم وغوث اعظم کا اس دار دنیا میں بجسدہ زندہ موجود ہونا ضروری ہے جملہ اقطاب رسول کے نائب ہیں	170
97	مقام قطبیت کے اعتبار سے قطب کا نام عبداللہ اور امامین کا نام عبدالملک اور عبدالرب ہوتا ہے اور یہ ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں	177
98	موت کے بعد خلافت دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے	179
99	ہر زمانہ میں ایک شخص حضور علیہ السلام کے قلب انور یا قدم اطہر پر ہوتا ہے	180
100	حضرت ابن عربی سرکار مدینہ ﷺ کے قدم پر	182
101	قدم یا قلب پر ہونے کا ایک ہی معنی ہے	182
102	اکابر مشائخ چشت اہل بہشت میں سے ہر شیخ سرکار دو عالم ﷺ کے قدم پر ہے	183
103	غوث اعظم وقطب اعظم نہ زندہ غائب ہوسکتا ہے نہ فوت شدہ۔ نیز قطب کے لئے نسل کی کوئی قید نہیں	183
104	شعر۔ غوث اعظم درمیان اولیاء۔ علامہ رومی علیہ الرحمہ کی طرف نسبت افتراء محض ہے	184
105	حضرت شیخ جیلانی تا مدت حیات صاحب حال تھے صاحب مقام نہ تھے سیدنا ابن عربی قادری	185
106	اظہار شطح صاحب حال کا کام ہے صاحب مقام ادب کو لازم پکڑتا ہے	185
107	صاحب حال مغلوب العقل ہوتا ہے	185
108	حال اس دار دنیا میں نقص ہے	185
109	کامل جس قدر مقام میں بلند ہوگا حال میں کم ہو جائے گا	187

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
110	رسول نہ ہو اور اپنے مقام کا اظہار کرے	187
	تو وہ صاحب نقص ہے	188
111	قطبیت عظمیٰ اہل بیت کے ساتھ مختص نہیں	190
112	رسول پاک سے بلا واسطہ فیض	
113	ابوالعباس مرسی ابوالحسن شاذلی	
	حضرۃ ابراہیم بن ادھم ابراہیم المبتولی حضرۃ ابن عربی	
	وغیرہم اولیاء کا بلاواسطہ فیض حاصل کرنا	186
114	شیخ محقق کا فیصلہ	192
115	حضرت سیدنا محبوب الٰہی کا بلاواسطہ فیض حاصل کرنا	193
116	بعض دیگر عظیم المرتبت مشائخ کے کلمات	
	والہ بر علو	194
117	حضرت سیدی ابراہیم الدسوقی فرماتے ہیں	
	شیخ عبدالقادر میرے پیچھے تھے	194
118	ہر زمانے کا امام بے مثل ہوتا ہے	198
119	سیدی علی وفا سیدی محمد وفا کے بارے فرماتے ہیں	
	ہیں کہ تمام اولیاء آپ کی مملکت کے سپاہی ہیں	198
120	شیخ شمس الدین محمد الحنفی فرماتے ہیں میں نے سیدی	
	ابوالحسن شاذلی کا مقام سیدی عبدالقادر جیلانی سے اعلیٰ پایا	199
121	فرماتے ہیں اگر عبدالقادر ہمارے پاس حاضر ہوتے	
	تو ہمارا ادب کرتے	200
122	حضرت سیدنا شاہ سلیمان تونسوی	
	کے ارشادات سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانی جیسے	
	بے شمار محبوب ہیں	202
123	اللہ تعالیٰ نے مجھے قدمی ھذہ علیٰ رقبتہ کل ولی	
	اللہ کا مقام دیا ہوا ہے	202
124	میں بھی کہتا ہوں اعلامی علیٰ راس الجبال	203
125	حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی فرماتے ہیں	

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	شیخ جیلانی کا یہ قول آپ کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے	203
126	حضرت خواجہ سدید الدین تونسوی۔ حضرت خواجہ غلام زکریا تونسوی، حضرت خواجہ خان محمد تونسوی بھی یہی فرماتے ہیں	203
127	حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی فرماتے ہیں حضرت غوث پاک 4 چار دن مقام محبوبیت میں رہے اور محبوب الٰہی 17 سترہ دن	204
128	حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی کو جو مقام ملا ہے شائد متقدمین بھی اس مرتبے کو نہ پہنچے ہوں	204
129	حضرت شیخ الاسلام سیالوی کے ارشادات۔ ہر زمانہ میں ایک غوث الاعظم ہوتا ہے اس کا قدم اس زمانے کے سب اولیاء پر ہوتا ہے حضرت غوث پاک کا قدم بھی ہر زمانہ کے تمام اولیاء پر نہیں	204
130	آپ نے قدمی ھذہ الخ مقام فناء میں فرمایا	205
131	تمام مشائخ چشت غوث اعظم کے مقام پر فائز ہیں۔ حضرت شیخ جیلانی مقام فناء سے گزر گئے تو رجوع فرمایا	205
132	اعلیٰ حضرت سیالوی اپنے وقت کے غوث اعظم تھے	207
133	حضرت میاں صاحب بسی شریف فرماتے ہیں ہمارے مشائخ کرام چشت اہل بہشت کسی سے کم نہیں بلکہ بڑھکر ہیں۔ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کا مقام تو بہت ہی بلند ہے۔ حضرت شیخ الشیوخ سہروردی علیہ الرحمہ نے حضرت شیخ جیلانی کے اس قول کو از قبیل سکر قرار دیا ہے	208
134	حضرت خواجہ فخرالدین پانی پتی "شیخ کا یہ قول اس وقت کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور حالت سکر میں صادر ہوا"	208
135	حضرت محبوب الٰہی کا ارشاد "حضرت گنجشکر مخلوق میں بے مثال ہیں" حضرت خواجہ غلام فرید رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں "متقدمین ومتاخرین مبتدی اور سا لکین اس حکم سے خارج ہیں"	209
136	صحابہ بھی اولیاء اللہ تھے اکثر کتب ملفوظات صحیح اور قابل اعتبار نہیں	210

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
137	شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ قول متشابہات میں سے ہے اگر کوئی شخص انکا ظاہری معنی مراد لیتا ہے تو یہ فرط محبت نہیں حرص و ھوا ہے اپنے پیر کی مخالفت کرنا اس سے بدی کرنا ہے اور اس بات میں ان کی ناراضگی ظاہر ہے پیروکاروں کے عقیدوں کی وجہ سے خود پیشوا بھی زیر عتاب آجاتے ہیں۔ حضرت شیخ حماد اور حضرت شیخ العالم بابا فرید دونوں بزرگوں نے اس قول کو اس وقت کے ساتھ خاص کیا ہے	
138	حصر مراتب عروج تامر تبہ غوثیت کو تہ اندیشی ہے غوثیت سے اوپر مرتبہ امامت اور اس سے اوپر خلافت کا مرتبہ ہے	210
139	حضرت حاجی امداد اللہ مھاجر مکی کے ارشادات	212
140	حضرت میاں میر قادری لاھوری اس قول کو سبحانی ماعظم شانی اور اناالحق کا ہم معنی قرار دیتے ہیں	213
141	حضرت خواجہ احمد علی کوٹ مٹھن کے ارشادات	214
142	حضرت مولانا شاہ محمد رکن الدین الوری فرماتے ہیں کہ یہ کل استغراقی نہیں اس کلام سے مراد اس وقت کے اولیاء اللہ ہونگے	215
143	شاہزادہ دارا شکوہ قادری لکھتے ہیں یہ شطح بہت بڑی ہے اور اسے اناالحق انا اللہ۔ لوائی ارفع من لواء محمد کے زمرہ سے شمار کرتے ہیں	215
144	قطب وحید حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ	217
145	ارشادات شیخ المشائخ محمد المغربی الشاذلی حضرت شیخ محمد البکری علیہ الرحمہ نے مسجد نبوی شریف کے اندر یہ فرمایا قدمی ھذہ علیٰ رقبتہ کل ولی للہ مشرقا کان او مغربا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بالمشافہ خطاب فرمایا آپ کو قطبیت کبریٰ عنایت فرمائی گئی	217 219
146	حضرت سید مسلم نظامی کی روایت شیخ الاولیاء میاں صاحب لبی شریف کے حج کا واقعہ	220

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
147	حضرت خواجہ عبدالرزاق نقشبندی نے فرمایا ہر دور میں ایک غوث ہوتا ہے جس کا قدم اپنے زمانہ کے اولیاء پر ہوتا ہے حضرت شیخ جیلانی کا قدم بھی اس زمانہ کے اولیاء پر تھا نہ کہ جمیع متقدمین ومتاخرین پر	221
148	سیرت غوث اعظم کا حوالہ ...	222
149	حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شیخ محقق نے بھی اس وقت کے ساتھ مخصوص کیا	222
150	قدم کا مفہوم کہ اس سے مراد طریقہ ہے۔ یعنی دین	223
151	حضرت شیخ عبدالحق بھی اس قول کو اس وقت کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں۔ فیصلہ فرماتے ہیں کہ ہر زمانہ میں اقطاب امت کے یہ احوال ہوتے ہیں	224
152	قطب وقت حضرت علی الخواص کے ارشادات خود حضرت غوث پاک نے گواہی دی کہ مقام اولال نقص ہے۔ شیخ ابوالسعود آپ سے اکمل تھے	225
153	شاہ محمد سلیمان پھلواری کے ارشادات کشف والہام کا ڈھول بجانا ہمارے مشائخ کی روش کے خلاف ہے ہمارے مشائخ چشت کا پہلا قدم سوزو گداز وجد و سوختگی ہے پھر ابدی زندگی	227
154	شاہ حبیب اللہ کی عبارت	228
155	شاہ حبیب اللہ کی عبارت کا جواب	230
156	خواب میں نبی پاک کے صدق فرمانے کے وضاحت	232
157	ہر قول حق عند اللہ مقبول نہیں ہوتا	233
158	نہ ہر حق کا افشاء جائز ہے	233
159	اولیاء کے لئے امر مامور یا وحی کا لفظ استعمال کرنا مجاز ہے یا متشابہات میں سے	234
160	علامہ کاظمی کے ارشادات	234
161	صوفیاء کے نزدیک شریعت کے معنی اللہ کی طرف سے امر ونہی ہونے کے سوا کچھ نہیں	236

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
162	کلام حقیقی کا دعویٰ صراحتاً" اس کی نبوت کا دعویٰ ہے اعلیٰ حضرت	236
163	لفظ کل کی بحث	238
164	لفظ کل سے تمام موجود افراد بھی ہمیشہ مراد نہیں ہوتے	239
165	ہمارے مشائخ چشت اہل بہشت رضوان اللہ علیہم کا نزول تام تھا اس صورت میں دعوت وارشاد موثر تر ثابت ہوتے ہیں۔ ہمارے مشائخ کامل ترین اصحاب صحو تھے تاثیر دعوت کا اتم ہونا دلیل افضلیت ہے	241
166	مشائخ چشت کی عظمت	241
167	خرقہ معراجیہ اور اس کی سند	243
168	حضرت محبوب الٰہی کے مناقب	244
169	حضرت محبوب الٰہی کا ارشاد "مرد ہزار دریا پی جاتے ہیں اور تشنہ رہتے ہیں"	248
170	حضرت شیخ صاحب حال صدق تھے نہ مقام صدق اسی وجہ سے شطحیات کا ظہار ہوا	252
171	مقام عبدیت سب سے اعلیٰ ہے	252
172	حضرت محبوب الٰہی کی عظمت	252
173	حضرت خواجہ اجمیری کا ارشاد "میں کسی کا کمال اپنے شیخ سے زیادہ نہیں سمجھتا"	254
174	سیدنا جیلانی کا سیدنا اجمیری سے فیض پانا	257
175	حضرات مشائخ چشت پر افتراء	257
176	حضرات مشائخ کرام چشت اہل بہشت نے کوئی کتاب تصنیف نہیں فرمائی نہ کوئی دیوان لکھا	258
177	غالی قادریوں کا غلو	260
178	عزرائیل علیہ السلام سے روحوں کی زنبیل چھین لینا ایسی باتیں کفریہ ہیں	260
179	حضرت غوث پاک کا مرتبہ آپ سے قبل اولیاء کرام سے بلند نہیں مولانا مفتی اقتدار احمد قادری	260

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
180	نبی پر غیر نبی کو فضیلت دینا کفر ہے	271
181	تفریح الخاطر میں جھوٹی حکایات ہیں جو گمراہی کا سبب ہیں	269
182	سوالات وجوابات	275
183	امر خداوندی نہ ہوتا تو حضرت غریب نواز کیوں سر جھکاتے اور آپ اس قول سے توبہ کر لیتے	275
184	حضرت غریب نواز کی پیدائش ہی اس قول کے وقت صدرو سے بعد ہوئی	276
185	حضرت گیسو دراز کی کوئی کتاب لطائف الغرائب نامی نہیں	276
186	حضرت غوث پاک ساری زندگی کا ادلال ترک کر کے عبدیت ونیاز کی طرف بوقت وفات کیوں آئے؟	278
187	بصورت تسلیم نقص تسلیم میں نہیں اظہار شطح میں ہے	278
188	حضرت غوث پاک کا رجوع ثابت ہے امر ونہی کا اب نزول نہیں ہو سکتا	279
189	انا سید ولد آدم سے استدلال کا جواب	279
190	کثرت کرامات دلیل افضلیت نہیں	282
191	افلت شموس الاولین کا صحیح مفہوم	284
192	کان مامورا" بالتصرف کا جواب	284
193	اما بنعمة ربک فحدث کا جواب	285
194	فتوحات کی ایک اور عبارت کا جواب	285
195	پیر صاحب گولڑوی کی طرف منسوب کردہ جعلی باتیں	286
196	مستفیض ہونا دلیل مفضولیت نہیں	289
197	لفظ سبحانی اور الٰہی کا جائزہ	290
198	بر پیراں شرف دارد کا جواب	291
199	حضرت محبوب الٰہی پر ایک افتراء اور اس کا جواب	292
200	شب معراج مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچایا محض افتراء ہے	302
201	ماتخذ اللّٰہ ولدا الخ کا جواب	306

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
202	صرف آپ ہی راکب بردوش اولیاء نہ تھے را کین کی ایک بہت بڑی جماعت ہے جوکہ ہر زمانہ میں ہوتے ہیں	306 307
203	حضرات خواجگان چشت مسلکا" حنفی تھے	308
204	مشائخ چشت زاہد ترین اولیاء تھے	309
205	حضرت سلطان باھو کا ایک قول اور اس کا جواب	310
206	سلاسل کے بارے گفتگو	311
207	اللہ محمد چار یار الخ نعرہ پر تبصرہ	
208	سارے سلاسل ختم ہو چکے غوث پاک نے حیات نو بخشی یہ بات درست نہیں شواہد اس کے خلاف ہیں	312
209	نقشبند وجہ تسمیہ کیا ہے	312
210	حضرات مشائخ چشت اہل بہشت بعد از وفات بھی تصرف کرتے ہیں جس غوث اعظم نے حضرت شیخ جیلانی علیہما الرحمتہ کو غوث اعظم بنایا وہ کون تھے اعلیحضرت نے بھی تخصیص فرمادی۔	

Marfat.com

Marfat.com

مآخذ و مصادر

(۱) قرآن کریم۔

(۲) بہجۃ الاسرار شیخ نور الدین متوفی ۷۱۳ھ

(۳) لطائف اشرفیہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) الجواھر والدرر امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ م ۹۷۳ھ

(۵) اھلاک الوھابیین اعلیٰ حضرت م ۱۳۴۵ھ

(۶) شرح وقایہ م ۷۴۷ھ عبید اللہ بن مسعود صدر الشریعت۔

(۷) عوارف المعارف شیخ شھاب الدین سہروردی م ۶۳۲ھ

(۸) فوائد الفواد حسن علی سجزی ملفوظات حضرت محبوب الٰہی م ۷۲۵ھ

(۹) سیر الاولیاء حالات حضرت محبوب الٰہی سید محمد مبارک علوی م ۷۱۱ھ ۱۲۔۱۳۱۱ء

(۱۰) قصیدہ خمریہ معروف بقصیدہ غوثیہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی۔ م ۵۶۱ھ۔

(۱۱) فتوحات مکیہ حضرت محی الدین شیخ اکبر م ۶۳۸ھ

(۱۲) مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی م ۱۰۳۴ھ

(۱۳) الکبریت الاحمر امام شعرانی م ۹۷۳ھ

(۱۴) الیواقیت والجواھر امام شعرانی م ۹۷۳ھ

(۱۵) تفسیر روح المعانی سید محمود الوسی م ۱۲۷۰ھ

(۱۶) نبراس شرح شرح العقائد علامہ عبدالعزیز فرہاروی م ۱۲۳۹ھ یا ۱۲۴۱ھ

(۱۷) حاشیہ نبراس علامہ برخوردار۔

(۱۸) رسالہ قشیریہ امام ابوالقاسم القشیری م ۴۶۵ھ

(۱۹) خیر المجالس ملفوظات حضرت خواجہ شاہ نصیرالدین چراغ دہلوی ۷۵۶ھ

(۲۰) الطبقات الکبریٰ امام شعرانی تصنیف ۹۵۲ھ

(۲۱) کشف المحجوب داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ م ۴۶۵ھ تا ۴۶۹ھ

Marfat.com

(۲۲) فتوح الغیب حضرۃ شیخ عبدالقادر جیلانی م ۵۶۱ھ

(۲۳) شرح فتوح الغیب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۰۵۲ھ

(۲۴) حاشیہ رسالہ قشیریہ شیخ الاسلام زکریا الانصاری۔

(۲۵) ملفوظات حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۲۶۷ھ

(۲۶) سیف چشتیائی پیر صاحب گولڑوی م ۱۹۳۷ء

(۲۷) التعرف لمذہب اھل التصوف امام ابو بکر الکلا بادی م ۳۸۰ھ

(۲۸) شرح تعرف امام اجل ابو ابراہیم بن اسماعیل المستملی البخاری۔

(۲۹) انتخاب مناقب سلیمانیہ شائع کردہ گولڑہ شریف۔

(۳۰) شرح مواقف۔

(۳۱) تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۱۳۷ھ

(۳۲) حلیتہ الاولیاء امام ابو نعیم الاصبہانی م ۴۳۰ھ

(۳۳) طبقات الصوفیہ امام زاہد ابو عبدالرحمٰن السلمی م ۴۱۲ھ

(۳۴) تذکرۃ الاولیاء حضرت شیخ عطارم ۶۲۷ھ

(۳۵) بدائع منظوم علی رضا بغدادی م ۱۱۱۳ھ

(۳۶) پند نامہ شیخ عطار م ۶۲۷ھ

(۳۷) قصیدہ شاہ ابو المعالی قادری

(۳۸) تجلی الیقین اعلیٰ حضرت م ۱۳۴۵ھ ۔ ۱۳۹۷

(۳۹) سبع سنابل سید سادات بلگرام میر عبدالواحد بلگرامی ۱۱۱۷ھ

(۴۰) مقابیس المجالس ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن م ۱۹۰۱ء

(۴۱) مشکوۃ شریف علامہ ولی الدین ابو عبداللہ ۷۳۷ھ

(۴۲) اشعۃ اللمعات شیخ عبدالحق محدث دہلوی م ۱۰۵۲ھ

(۴۳) بخاری شریف وغیرہ کتب حدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری م ۲۵۶ھ

(۴۴) ملفوظات اعلیٰ حضرت م ۱۳۴۵ھ

(۴۵) التعریفات سید میر شریف جرجانی م ۸۱۶ھ

Marfat.com

(۴۶) سیرت غوث اعظم علامہ محمد داؤد امرتسری م ۱۳۴۴ھ

(۴۷) مکتوبات معصومیہ خواجہ محمد معصوم نقشبندی تصنیف ۱۰۳۹ھ

(۴۸) فصوص الحکم ابن عربی م ۶۳۸ھ

(۴۹) مثنوی شریف علامہ رومی م ۶۷۲ھ

(۵۰) درر الغواص امام شعرانی۔

(۵۱) افضل الصلوت علامہ نبہانی م ۱۳۵۰ھ۔ ۱۹۳۱ء

(۵۲) مناقب المحبوبین ملفوظات حضرت شاہ سلیمان تونسوی م ۱۲۶۷ھ

(۵۳) ملفوظ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی

(۵۴) ملفوظ حضرت خواجہ سدید الدین تونسوی

(۵۵) ملفوظ خواجہ غلام زکریا تونسوی

(۵۶) ملفوظ حضرت خواجہ خان محمد تونسوی

(۵۷) مرات العاشقین ملفوظات حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی م ۱۸۹۱ء

(۵۸) ملفوظ حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی م ۱۴۰۱ھ

(۵۹) ملفوظ حضرت میاں صاحب بسی شریف۔م ۲۸ جنوری ۱۹۷۵ء ۱۶ محرم ۱۳۹۵ھ

(۶۰) ملفوظ حضرت خواجہ محمد فخرالدین پاکپتنی۔

(۶۱) مجموعۃ الاسرار شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی م ۱۱۶۶ھ

(۶۲) انوار الاقتباس ملفوظ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

(۶۳) شمائم امدادیہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

(۶۴) سکینۃ الاولیاء ملفوظات حضرت میاں میر قادری لاہوری تصنیف ۱۰۵۲ھ

(۶۵) رسالہ رکن دین علامہ رکن دین نقشبندی۔

(۶۶) حسنات العارفین شہزادہ داراشکوہ خلیفہ میاں میر لاہوری۔

(۶۷) عمدۃ التحقیق علامہ ابراہیم مالکی۔

Marfat.com

(۶۸) جامع کرامات اولیاء علامہ نبہانی م ۱۳۵۰ھ۔ ۱۹۳۱ء
(۶۹) ملفوظ خواجہ احمد علی سجادہ نشین کوٹ مٹھن شریف۔
(۷۰) شمس المعارف مکاتیب شاہ سلیمان پھلواری۔
(۷۱) مقالات کاظمی سید احمد سعید کاظمی۔
(۷۲) الکوکبتہ الشہابیہ مولانا احمد رضا ۱۳۴۵ھ
(۷۳) شرح عقائد جلالی۔
(۷۴) تفسیر الدر المنثور امام جلال الدین سیوطی م ۹۱۱ھ
(۷۵) صاوی علی الجلالین۔
(۷۶) تفسیر مظہری۔
(۷۷) تفسیر فتح القدیر محمد بن علی بن محمد الشوکانی م ۱۲۵۰ھ
(۷۸) تفسیر خازن علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراھیم م ۷۲۵ھ
(۷۹) تفسیر کبیر م ۶۰۶ھ امام رازی
(۸۰) تفسیر بیضاوی علامہ ابوالخیر عبداللہ بیضاوی م ۶۴۱ھ یا ۶۸۰)
(۸۱) تفسیر جمل الشیخ سلیمان الجمل ۱۱۹۶ھ
(۸۲) تفسیر مدارک التنزیل۔
(۸۳) تفسیر حسینی۔
(۸۴) طریق النجات۔
(۸۵) ترمذی شریف امام ترمذی م ۲۷۹ھ
(۸۶) فتاویٰ رضویہ اعلیٰ حضرت م ۱۳۴۵ھ
(۸۷) رسول الکلام سید دیدار علی شاہ
(۸۸) ختم اللہ علی قلب الخصم سید محمد حسین شاہ صاحب قادری بنانوالے۔
(۸۹) سیرت نظامیہ۔
(۹۰) جوامع القلم حضرت سید گیسو دراز بندہ نواز سید محمد بن یوسف الحسینی م

Marfat.com

۸۲۵ھ

(۹۱) راحتہ القلوب۔

(۹۲) شواہد نظامی۔

(۹۳) مطلوب الطالبین۔

(۹۴) سیرت خواجہ معین الدین چشتی م ۶ رجب ۶۲۷ھ بمطابق ۲۱ مئی ۱۲۲۹ء سوموار۔

(۹۵) العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ مفتی اقتدار احمد نعیمی۔

(۹۶) بہار شریعت مولانا امجد علی م ۱۳۶۷ھ

(۹۷) جزاء اللہ لعدوہ مولانا احمد رضا م ۱۳۴۵ھ

(۹۸) ردالرفضہ اعلیٰ حضرت م ۱۳۴۵ھ

(۹۹) شفاء شریف قاضی عیاض م ۵۴۴ھ

(۱۰۰) شرح شفاء ملا علی قاری قدس سرہ م ۱۰۱۴ھ

(۱۰۱) الروض الازہر شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ۱۰۱۴ھ

(۱۰۲) شرح مقاصد

(۱۰۳) حدیقہ ندیہ۔

(۱۰۴) ارشاد الساری شرح بخاری۔

(۱۰۵) غایتہ التحقیق اعلی حضرت بریلوی م ۱۳۴۵ھ

(۱۰۶) مہر منیر مولوی فیض احمد گولڑوی حالات پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف م ۱۹۳۷ء۔

(۱۰۷) مکاشفات غیبیہ حضرۃ مجدد الف ثانی م ۱۰۳۴ھ

(۱۰۸) سیف العطاء مولانا عطا محمد بندیالوی مدظلہ۔

(۱۰۹) قصیدہ حضرت عبید اللہ افغانی۔

(۱۱۰) الحاوی للفتاویٰ امام سیوطی۔

(۱۱۱) نظامی بنسری خواجہ حسن نظامی۔

Marfat.com

(۱۱۲) انوار الفرید حضرۃ خواجہ سید مسلم نظامی۔

(۱۱۳) مسلم شریف۔

(۱۱۴) ابوداؤد۔

(۱۱۵) ابن ماجہ۔

(۱۱۶) نسائی شریف

Marfat.com

الاصطلاحات الواردة

الوقت :۔ زمانہ حال میں تیرا حال جس کا نہ ماضی کے ساتھ تعلق ہے نہ مستقبل کے ساتھ۔

الطریق :۔ احکامات مشروعۃ جن میں رخصت نہیں۔

المقام :۔ حقوق کا مکمل طور پر استیفاء۔

الحال :۔ ایک ایسا معنی جو قلب پر بغیر تصنع وارد ہو اور پھر زائل ہو جائے۔ بعض نے کہا ہے کہ حال بندہ پر تغیر اوصاف کا نام ہے۔

الشطح :۔ ایسی بات جس میں رائحہ رعونت و دعویٰ ہو۔ بلا امر الٰہی اپنے فضائل و مناقب کا بیان اپنے مقام و مرتبہ کا اظہار۔

الافراد :۔ وہ لوگ جو دائرہ و تصرف قطب سے خارج ہوتے ہیں۔

القطب :۔ اسی کو غوث بھی کہتے ہیں۔ ایک ایسا شخص جو ہر زمانہ میں ہوتا ہے اور سارے عالم میں سے اللہ تعالیٰ کی نظر کا مقام ہوتا ہے۔

الملامتیہ :۔ جو کچھ کے باطن میں ہوتا ہے اس کا کوئی اثر ان کے ظاہر پر ظہور پذیر نہیں ہوتا یہ جماعت اولیاء میں سے سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔

الامامان :۔ وہ دو جن میں سے ایک غوث کی دائیں جانب اور دوسرا بائیں ہوتا ہے یمین والے کی نظر ملکوت میں اور یسار والے کی نظر میں ہوتی ہے۔ یسار والا اپنے ساتھی سے اعلیٰ ہوتا ہے اور یہی غوث کی وفات کے بعد اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔

الفرق :۔ عبودیت کا مشاہدہ کرنا۔

البقاء :۔ بندے کا ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی نگرانی اور غلبے کو دیکھنا۔

الفناء :۔ اللہ تعالیٰ کے غلبے کی وجہ سے بندے کا اپنے فعل کو نہ دیکھنا۔

الصحو :۔ وارد قوی کے بسبب غیبوبت کے بعد احساس کی طرف رجوع کرنا

السکر :۔ وارد قوی کے بسبب اپنے آپ سے غائب ہو جانا۔

Marfat.com

الذوق :۔ تجلیات الہیہ کے مبادی۔

الشاہد :۔ مشاہدہ کی وجہ سے قلب میں پیدا ہونے والا اثر۔

الہجوم :۔ تصنع کے بغیر قوت وقت کے بسبب جو کچھ قلب پہ وارد ہو۔

التلوین :۔ بندے کے احوال میں تبدیلی و ارتقاء ایک وصف سے دوسرے کی طرف انتقال۔

التمکین :۔ رسوخ و استقرار وصل و اتصال کا حصول۔

المکر :۔ مخالفت کے باوجو نعمتوں کا دینا آیات و کرامات کے بے حد اظہار اور سوء ادب کے باوجود حال کا باقی رکھنا۔

المنخدع :۔ افراد واصلین سے قطب کے چھپنے کا مقام۔

الحق :۔ اللہ کی جانب سے بندے پر جو کچھ واجب ہو اور جو حق نے اپنے آپ پر واجب کیا ہے۔

العبودت :۔ جو شخص اپنے آپ کو مقام عبودیت میں مشاہدہ کرے۔

التصوف :۔ ظاہری اور باطنی طور پر اداب شریعہ کے ساتھ وقوف۔

الرعونت :۔ طبع انسانی کے ساتھ وقوف۔

العموم :۔ وقوع اشتراک فی الصفات۔

الخصوص :۔ ہر شئی کا علیحدہ علیحدہ ہونا۔ عبد والہ کے مابین امتیاز۔

القطبیۃ الکبری:۔ یہ نبوت محمد ﷺ کا باطن ہے یہ آپ کے ورثہ کو حاصل ہوتا ہے خاتم الولایت اور قطب الاقطاب باطن خاتم النبوت پر ہوتا ہے۔

الالھام :۔ جو کچھ بطریق فیض دل میں ڈالا جائے۔

الامام :۔ جسے دین اور دنیا کی سیادت عامہ حاصل ہو۔

الامر :۔ اپنے سے کم مرتبہ کو افعل کہنا۔

الحد :۔ اپنے اور اپنے مولی کے درمیان امتیاز کرنا۔ مثلاً" عبد ہونا' زمان و مکان میں محصور ہونا۔

Marfat.com

الحقیقۃ المحمدیہ۔ ذات مع تعین اول۔

الفخر :۔ اپنے مناقب ذکر کرتے ہوئے دوسرے لوگوں پر اپنی بڑائی کا اظہار کرنا جب کہ یہ بغیر وحی الٰہی کے ہو۔

بحر المعانی میں ہے

اے محبوب قطب عالم سارے زمانے اور جہان میں ایک ہوتا ہے اور دنیا و آخرت یعنی عالم سفلی و علوی کے تمام موجودات قطب عالم کے وجود سے قائم ہوتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ قطب عالم کو فیض براہ راست حق تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے قطب عالم کو قطب کبری قطب ارشاد قطب الاقطاب قطب مدار بھی کہتے ہیں قطب عالم کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اے محبوب قطب عالم پیر دستگیر حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی چشتی قدس سرہ مدت اٹھائیس سال تین ماہ اور دو دن قطب مدار رہے (تا) قطب مدار عرش سے لے کر تحت الثری تک متصرف ہوتا ہے اور جب ترقی کر کے مقام فردانیت تک پہنچتا ہے تو تصرفات محو ہو جاتے ہیں کیونکہ فردانیت مقام انبساط (انتہائی مسرت) اور موانست (محبوب کے ساتھ الفت) کا ہوتا ہے پس اس کی مراد ختم ہو جاتی ہے کہ اس کی مراد حق تعالیٰ کی مراد ہوتی ہے آنحضرت ﷺ نبوت سے قبل افراد میں سے تھے۔ اور حضرت خضر علیہ السلام بھی افراد میں سے ہیں اے محبوب قطب مدار یعنی قطب عالم کا وہ مرتبہ ہے کہ اگر چاہیں تو اقطاب کو مرتبہ قطبیت سے معزول کر سکتے ہیں۔ (تا) قطب الارشاد کا قلب قلب محمد ﷺ پر ہوتا ہے (تا) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قطب الارشاد تھے۔

Marfat.com

انتساب

ہر اس آنکھ کی طرف جو حق دیکھنے کی استطاعت رکھتی ہے۔

ہر اس کان کی طرف جو حق سن سکتا ہے۔

ہر اس زبان کی طرف جو بلا خوف لومتہ لائم بیان حق کی قوت و قدرت سے مالا مال ہے۔

ہر اس دل کی طرف جو جویان حق ہے۔

ہر اس راہ رو طریقت کی طرف جو جمیع مراتب و مدارج ولایت کا خواہاں ہے۔

ہر اس عاشق صادق کی طرف جو اسی کے عشق و محبت و ذوق و شوق میں سرگرداں ہے۔

دست از طلب ندارم تاکام من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

53358

Marfat.com

نذر عقیدت

میں اپنی اس کاوش وسعی کو سیدی و مرشدی شیخ الاولیاء قطب الاصفیاء محبوب سبحان حضرت خواجہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی قدس سرہ کی وساطت سے سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ کے پانچ عظیم ترین مشائخ (جنہیں عرف عام میں پانچ پیر چشتی کہا جاتا ہے) حضرت عطائے رسول اللہ نائب رسول اللہ۔ فی الھند حبیب اللہ السید خواجہ بزرگ اجمیری غریب نواز قدس سرہ

قطب الاقطاب السید حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

زہد الانبیاء فرد افراد العالم حضرت بابا فرید الدین گنج شکر چشتی قدس سرہ۔

سلطان الاولیاء والمشائخ حضرت محبوب الٰہی السید نظام الدین اولیاء زری زربخت قدس سرہ۔

مستغرق بحر شہود۔ حضرت سیدنا خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

Marfat.com

مطلع

مدت مدیدہ سے زیر بحث موضوع پر متشددانہ تقریریں متعصبانہ تحریریں سننے پڑھنے میں آتی رہیں۔ مگر ہمارے مشائخ کا طریق کار ہمیشہ سکوت عفو و درگزر اور مخالفانہ محاذ آرائی سے اجتناب ہی رہا اور ۔ جواب جاہلاں باشد خاموشی پر مسلسل عمل ہوتا رہا۔ کسی قسم کی جوابی کارروائی نہ ہونے بلکہ مکمل سکوت اور پروقار خاموشی کے باوجود شیطان کی آنت کی طرح یہ سلسلۂ ازیت و تفرقہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا گیا۔ دوسرے سلاسل سے وابستہ اپنے ہی سنی بھائیوں کی دل آزاری و دل شکنی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ اس بات کی بھی ذرہ بھر پرواہ نہ کی گئی کہ آپس کا انتشار ہمیں کس نہج پر لے جا رہا ہے اور کہاں پہنچائے گا۔ یہ لوگ وہابیہ کی طرح غوث پاک کے بہانے تمام اولیائے کاملین کی توہین کرتے رہے۔

چشتی مشائخ سے تو انہیں خدا واسطے کا بیر تھا ہی مگر حضرت مجدد الف ثانی بھی انہیں ایک نظر نہیں بھائے اس لئے کہ آپ نے مجدد الف ثانی ہونے کے ناطے حق کی خوب خوب وضاحت فرما دی اور صاف صاف لکھ دیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مریدوں کی ایک جماعت شیخ کے حق میں غلو کرتی اور شیعان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرح محبت میں افراط سے کام لیتی ہے ان کے کلمہ و کلام سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت شیخ کو جمیع اولیاء متقدمین و متاخرین سے افضل جانتے ہیں۔ متعصب لوگوں نے یہاں تک تجاوز کیا کہ حضرت شیخ کا کتا اولیاء اور پیروں پر شرف رکھتا ہے۔ جبکہ یہی غالی ٹولہ یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ سب اولیاء اور مشائخ کو غوث پاک نے ہی ولی اور پیر بنایا ہے۔ تو جب غوث پاک کے بنائے ہوئے ولیوں اور پیروں سے آپ کے کتے افضل و اشرف ہیں تو آپ کو پیر اور ولی بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ سلسلۂ جہالت و خباثت یہاں پر بھی اختتام پذیر نہ ہوا۔ بلکہ انبیاء و رسل پر بھی طبع آزمائی کی جانے لگی مثلاً" ایک غالی نے یہ لکھا کہ حضور غوث الثقلین کی شان تمام امت محمدیہ میں سب سے بڑی ہے۔ خواہ اولین صحابہ کرام ہوں یا آخرین میں امام مہدی ہوں عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ نبی ہیں مگر حضور علیہ السلام کی امت میں ولی کی

Marfat.com

حیثیت سے تشریف لائیں گے۔

رسالہ خدام الاولیاء جلد نمبر۶ شمارہ نمبر۱ جنوری تا مارچ ۱۹۸۶ء ص ۱۲۔

مولوی ارشد کلاچوی قادری

سیدنا عیسیٰ علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام کے بارے لکھتا ہے حضور غوث اعظم کا ان پر فوقیت حاصل کرنا ولایت کا نبوت پر غلبہ نہیں بلکہ ولی کو ولی پر فضیلت و درجہ حاصل کرنا ہو گا۔ رسالہ مذکور ص ۱۳ خدام الاولیاء اپریل تا جون ۱۹۸۶ء کے ص ۱۱ پر لکھتا ہے۔ اکثر بزرگان دین و کامل عارفین رضی اللہ عنہم کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور ﷺ کے بعد مقرب ترین اور افضل ترین ہستی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسی رسالہ ص ۲۱ پر لکھتا ہے غوث پاک ان بندگان خدا سے ہیں جن کا مرتبہ عالی سے عالی ہے۔ سوائے حضور ﷺ کے کوئی ہستی مرتبہ میں آپ سے بڑھ کر نہیں۔ مولوی ثناء اللہ قادری اپنے جمع کردہ ملفوظات کے ص ۱۸ پر لکھتا ہے۔

قدم دھریا میں گردن ولیاں عبدالقادر کہیا
باہجھ صنعان نہ منکر ہو یا بھانویں ہوگ کوہا
اوہ قصہ علہ ظاہر ہر کوئی جانے شیخ صنعان کی پایا
ولی نبی تے کل فرشتیاں سبھناں سیس جھکایا

سیف الملوک ص ۱۳ و ص ۱۴ پر ہے۔ علہ بے اصل ہے۔ مرآت العاشقین

نانک دا دک ولوں اچا سچا حسبوں نسبوں
نبیاں نالوں گھٹ نہ رہیا ہر صفتوں ہروسبوں
سے برساں دے موئے جوائے سکے نیر وگائے
کھتھے روح فرشتے ہتھوں لکھے لیکھ مٹائے

نبوت کے بعد ولایت کے اس مقام اقصیٰ پر فائز ہیں جہاں اور کسی کو رسائی نصیب نہیں ہوئی مہر منیر ص ۲۸۔

اندکے باتو بگفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیاراست

Marfat.com

ایسی باتیں نہ صرف یہ کہ زبانی طور پر اپنے خطابات میں جارحانہ متعصبانہ انداز میں بیان کی گئیں بلکہ کتابوں میں بھی مسلسل چھاپی گئیں اور سر بازار فروخت کی گئیں۔ ان حقائق کے پیش نظر ایسی تصنیف کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جس میں ان لوگوں کی ایسی خرافات کی مفصل و مدلل تردید موجود ہو اندریں حالات بہت سے احباب اصرار فرماتے رہے مگر میں اپنی کم فرصتی اور دینی و تعلیمی مصروفیات کے بسبب اس اہم کام کو مسلسل ٹالتا رہا۔ دوست یہ کہتے رہے کہ یہ لوگ عجز و انکساری۔ فروتنی اور نگوں ساری کو نہیں سمجھتے۔ بلکہ اسے کمزوری پر محمول کرتے ہیں۔ اور اب اس شعر پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

؎ عجز و نیاز سے تو وہ آیا نہ راہ پر
دامن کو اس کے آج حریفانہ کھینچئے

تا آنکہ۔

حضرت مخدوم المشائخ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف نے بھی اس موضوع پر لکھنے کا حکم فرمایا۔ ان کے بعد صاحبزادہ والا جاہ حضرت خواجہ غلام قطب الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی اختیار خاں نے بھی اس ضرورت کا احساس دلایا۔ اب میرے لئے گریز کا کوئی چارہ کار نہ تھا قلم اٹھایا تو میرے سامنے تفریح الخاطر ایسے کئی جھوٹ کے پلندے تھے اور یہ منظر بھی میری نظروں کے سامنے تھا کہ اگر کبھی کسی صاحب دل نے یہ کہہ دیا کہ بھائی انبیاء و اولیاء کی توہین نہ کرو تو الٹا اس پر غوث پاک کا گستاخ بے ادب اور منکر ہونے کے فتوے لگا دیئے گئے۔ وہ سارے اولیائے کرام و مشائخ عظام کو کتے سے بھی کم تر قرار دیتے رہیں تو نہ بے ادبی نہ گستاخی۔ وہ سب اولیائے اولین و آخرین پر قدم کی مہر لگاتے رہیں تو نہ ظلم نہ زیادتی۔ مگر ہم فقط اتنا کہہ دیں کہ یہ صرف اس وقت کی بات تھی جس وقت آپ کی زبان سے یہ کلمات سرزد ہوئے تو بے ادبی اور گستاخی۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

Marfat.com

جناب من سلسلہ عالیہ چشتیہ و سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و سہروردیہ کے جملہ وابستگان کا یہی عقیدہ و نظریہ ہے۔ ان سلاسل کریمہ کے ایک ایک شیخ کامل کے دامن سے لاکھوں مسلمان وابستہ ہیں اگر آپ ان سب کو دائرہ سنیت سے خارج کرنا چاہتے ہیں تو کیجئے بسم اللہ مگر یہ بات یاد رکھئے گا کہ پھر مٹھی بھر متشدد دین و متعصبین کے علاوہ کچھ نہیں بچے گا۔ اور اب انشاء اللہ غنڈہ گردی اور دھاندلی نہیں چلے گی بے جا جارحانہ انداز کی کھلی چھٹی کسی صورت نہیں دی جائے گی اور نہ ہی جھوٹی کتابوں کے خود ساختہ حوالہ جات کے سہارے اپنے مشائخ کی گستاخی و بے ادبی کرنے دی جائے گی۔

یہ ایمان کا بھی تقاضہ ہے اور محبت مشائخ کرام کا بھی ہاں وہ حضرات جو انصاف پسند معتدل مزاج اور طلب خدا کے لئے اپنے سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ ہمارے دل میں ان کے لئے بے حد احترام و محبت ہے جہاں کہیں بھی زبان قلم سے کوئی تیز لفظ نکلتا محسوس ہوتا ہے ہمارا روئے سخن صرف غالین و متعصبین کی جانب ہے نہ کہ حق پرست حضرات کی طرف۔ اس تحریر میں فقیر نے پوری کوشش کی ہے کہ دلائل کے ساتھ حقیقت حال واضح کی جائے۔ کوئی صاحب میرے بیان کردہ موقف کے کسی حصہ سے دلائل کے تحت اختلاف کرتا ہے تو ان دلائل پر غور و خوض کیا جا سکتا ہے اور یقیناً" کیا بھی جائے گا۔

بالفرض وہ دلائل درست ثابت ہوں تو ہمیں رجوع میں بھی کوئی عار نہیں۔ لیکن دھونس اور دھاندلی سے کام لیا گیا۔ تو یہ چیز ہمیں انشاء اللہ الکریم جادہ استقامت و محبت سے ہٹا نہ سکے گی۔

؎ باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

ہاں یہ بات یاد رہے کہ جس طرح فقیر نے مسئلہ زیر بحث کی ہر بنیادی شق کو اکابر قادری مشائخ کی کتب معتبرہ۔ یا فریق مخالف کی مسلم و معتبر کتب سے پیش کیا ہے اسی طرح جو صاحب تکلیف فرمائیں وہ اکابر چشتی مشائخ کی کتب معتبرہ یا ہماری مسلم و معتبر کتب کے حوالہ جات پیش فرمائیں اس لئے کہ اس موضوع پر قادری حضراۃ کی

Marfat.com

لکھی ہوئی کتابیں کذب بیانی اور مبالغہ آرائی سے بھری پڑی ہیں۔ لہٰذا ایسی کتب غیر معتبرہ وغیر معتمدہ ہیں۔

آخر میں میں ان حضرات کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کی معاونت دوران تالیف کتاب ہذا میرے ساتھ شامل رہی۔

خصوصاً" حضرت خواجہ سید مسلم نظامی کہ آپ نے سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے بارے گراں قدر معلومات پر مبنی بعض نادر و نایاب کتب فراہم فرمائیں۔ حضرت صاحبزادہ غلام قطب الدین سجادہ نشین گڑھی اختیار خاں نے پیش لفظ اور جامع منقول و معقول علامہ محمد اشرف سیالوی شیخ الحدیث دارالعلوم سیال شریف نے اپنے گراں قیمت مصروف اوقات سے وقت نکال کر اپنے تاثرات تحریر فرمائے۔ میرے دو لخت جگر مفتی محمد حامد الفریدی۔ علامہ محمد راشد الفریدی تحریری کام میں میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔

اور ------- میں اپنے برادر طریقت اور پیکر خلوص و محبت جناب حاجی محمد نواز خان وٹو چشتی نظامی فریدی آف وساویوالہ کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں جنکی اپنے شیخ طریقت اور سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے ساتھ پر خلوص اور والہانہ عقیدت و محبت ہی کے زیر نظر کتاب اشاعت پذیر ہو سکی۔

فجزاهم اللّٰه خير الجزاء واللّٰه الهادى
الى الصراط المستقيم وصلى اللّٰه على النبى الكريم
الروف الرحيم وعلى آله وصحبه
الهادين الى الطريق القويم

Marfat.com

علاصتہ الکتاب

(۱) آپ تامدت حیات صاحب سکروحال رہے آخری انفاس میں عبدیت کی جانب رجوع ہوا۔

(۲) مشائخ چشت اہل بہشت کامل ترین اصحاب صحو تھے۔

(۳) اصحاب سکر سے اصحاب صحو کا مرتبہ بالا تر ہے۔ (حضرت محبوب الٰہی و دیگر اکابر اولیاء کا فیصلہ)

(۴) آپ کا یہ قول بوجہ سکروحال سرزد ہوا نہ کہ بامرالٰہی (وحی)

(۵) حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی پر امر و نہی کا نزول نہیں ہو سکتا۔

(۶) اولیاء محققین متقدمین نے اپنی کتب میں کسی کے سر جھکانے کا ذکر نہیں کیا نہ ہی اسے کوئی اہمیت دی کہ زیر تصرف نے تو تسلیم کرنا ہی ہوتا ہے۔ مگر شیخ پر اپنی طرف سے عتاب کا اظہار فرمایا اور ان کی توبہ و استغفار و ندامت سے سر جھکانے کا ذکر کیا۔

(۷) یہاں درحقیقت دو الگ الگ بحثیں ہیں جنہیں آپس میں خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ نمبرا بحث افضلیت نمبر۲۔ بحث وضع راس۔ بحث نمبرا میں حق یہ ہے کہ ہمعصر اور متقدمین و متاخرین اولیاء میں سے بعض سے آپ افضل تھے اور بعض آپ سے بھی افضل تھے۔ مثلاً" حضرت شیخ ابو السعود حضرت بایزید بسطامی حضرت سلیمان الدیلی حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس اللہ اسرار ہم یوں ہی بعض حضرات آپ کے مساوی بھی ہو سکتے ہیں۔

نمبر۲۔ میں حقیقت یہ ہے کہ واضعین روس صرف وہ اولیاء کرام تھے۔ جو بوقت صدور قول ہذا بجسد ہم اس دار دنیا میں زندہ موجود تھے نہ متقدمین نہ متاخرین اور نہ ہی مبتدی۔

؎ اک ذرا سی بات تھی جس کو فسانہ کر دیا

Marfat.com

حضرت سیدنا شیخ جیلی قدس سرہ کے مشائخ متقدمین میں سے تھے کہ وہ حضرات قبل از صدور کلام ہذا وفات پا چکے تھے یہی وجہ ہے کہ ان حضرات میں سے کسی کے سر جھکانے کا کہیں تذکرہ نہیں ہے۔ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ متاخرین میں سے تھے۔ کہ آپ کی ولادت مبارکہ بعد از صدور قول ہذا ہوئی۔ حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ بھی واضعین رؤس میں شامل نہ تھے اس لئے کہ بوقت صدور قول ہذا آپ کی عمر شریف صرف دو تین سال تھی کہ آپ کی ولادت مبارکہ ۵۲۷ھ میں ہوئی۔

واضعین رؤس کی اکثریت سے تو آپ افضل تھے۔ مگر ان میں سے بعض حضرات آپ سے بھی افضل تھے۔ اسی طرح بعض مساوی بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ انکا وضع راس تو تجلی فرما کے لئے ہی تھا تو یہ وضع راس مستلزم افضلیت متجلی علیہ نہیں ہے۔ بعض حضرات کا بعد از وضع راس ترقی کرتے ہوئے آگے نکل جانا بھی ناممکن نہیں۔

(۸) حبیب اللہ سیدنا خواجہ اجمیری قدس سرہ کی پیدائش بعد از صدور قول ہذا ہوئی لہٰذا آپ سر جھکانے والوں میں شامل نہ تھے۔ اپنے شیخ سے بیعت کرتے ہی تحت الثریٰ سے عرش علا تک نظر کے سامنے تھا ۲۴ سال کی عمر میں ۹۱ سال کے شیخ کو فیض دے رہے ہیں آپ آنے والے دور کے غوث اعظم تھے لہٰذا آپ کی روحانی تربیت براہ راست رسول کریم فرما رہے تھے۔ آپ امت کے چیدہ و چنیدہ ترین افراد میں سے تھے۔ حبیب رحمان سیدنا خواجہ عثمان ہرونی بھی افراد میں سے تھے اور جماعت افراد میں سے کوئی شخص قطب وقت سے افضل و اعرف و اعلم باللہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ کے بارے حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ کی شہادت موجود ہے جو آپ نے حضرت محبوب سبحانی شیخ جیلی قدس سرہ کے سامنے پیش فرمائی اور حضرت شیخ جیلی نے سکوت فرما کر اسے تسلیم کیا۔

سیدنا خواجہ عثمان ہارونی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے بعد ۵۲ سال

Marfat.com

اور سیدنا خواجہ اجمیری ۷۲ سال اس دار فانی میں تشریف فرما رہے۔ سیدنا شیخ جیلی کے زمانہ میں جن حضرات کا یہ مقام و مرتبہ تھا کہ آپ سے بڑھ کر نہیں تو برابر ضرور تھے ۵۲ اور ۷۲ سال کے بعد ان کی رسائی کہاں تک ہوئی ہوگی اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

Marfat.com

محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ
عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز

آنے والا ہے چمن میں اے صباک مست ناز
ہر کلی مینا بنے ہر پھول پیمانہ رہے

آپ عالم روحانیت کے جگمگاتے آفتاب چمکتے دھمکتے مہتاب جہان معرفت کے شاہین باکمال تیہ شطح وادلال کے مرد بے مثال میدان سکر وناز کے شہباز عالی پرواز اور مقام حال وفنا کے دریکتا مست رسول ومست خدا صاحب مناقب جلیلہ وکرامات کثیرہ تھے۔

اسم شریف عبد القادر لقب محی الدین مولد جیلان اور مدفن مبارک بغداد ہے آپ حسنی حسینی نجیب الطرفین سید تھے۔ بچپن ہی سے آثار ولایت وتقدس جبین مقدس سے ظاہر وہویدا تھے۔

شاہ حسن کے اک گل رعنا جناب ہیں
حضرت حسین کے درزیبا جناب ہیں

۴۷۱ھ یکم رمضان المبارک کو اس عالم امکان میں تشریف فرما ہوئے مہد میں ہی روزہ دار تھے بچوں کے ساتھ کھیلا نہیں کرتے تھے آپ فرماتے ہیں میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو غیب سے آواز آتی الی یا مبارک چند سوئے دگراں مے روی

اے راحت جان
سوئے من آکہ ترایار وفادار منم

عمر شریف اٹھارہ سال کو پہنچی تو تحصیل علوم اسلامیہ کے لئے عازم بغداد ہوئے راستہ میں ڈاکو آپ کی ولایت کے انوار وتجلیات سے متاثر ہوکر آپ کے دست حق پرست پر تائب ہوئے دوران تعلیم بے شمار تکالیف نہایت صبر واستقلال سے برداشت کیں بعض اوقات درختوں کے پتے اور خودرو سبزیاں کھاکر گذر بسر کرتے ۹ سال تک حصول تعلیم میں مصروف رہے بعد از فراغت ۲۵ سال تک عراق کے بیا با نوں اور ویرانوں میں مجاہدات شاقہ وریاضات کاملہ فرماتے رہے اس دوران حضرت خضر آپ کی

Marfat.com

رہنمائی اور تربیت کرتے رہے حضرت شیخ ابو سعید مخزومی آپ کے شیخ طریقت تھے حضرت شیخ حماد اور حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی اور کئی دیگر مشائخ سے بھی فیض وتربیت حاصل کرتے رہے آپ خود فرماتے ہیں لوگ مجھے مجنون بتاتے۔ میں جنگلوں اور بیابانوں میں نکل جاتا برہنہ جسم کانٹوں پر لوٹتا شور وغوغا کرتا تمام بدن سے خون جاری ہوجاتا لوگ مجھے شفاخانے لے جاتے مگر میری حالت اور بھی خراب تر ہوجاتی یہاں تک کہ مجھ میں اور مُردہ میں کوئی تمیز نہ رہتی لوگ کفن لے آتے اور غسال کو بلاکر مجھے نہلانے کے لئے تختہ پر رکھ دیتے مگر معاً میری حالت درست ہوجاتی شیخ ابو القاسم کہتے ہیں میں نے حضرت سے سنا کہ ابتداء سیاحت میں مجھ پر بہت سے احوال طاری ہوتے تھے میں ان میں اپنے وجود سے غائب ہوجاتا۔ اور اکثر اوقات بے ہوشی کے عالم میں دوڑتا تھا جب وہ حالت مجھ سے اٹھ جاتی تو میں اپنے آپ کو دور دراز مقام میں پاتا چنانچہ ایک دفعہ بغداد کے ویرانے میں مجھ پر یہ حالت طاری ہوئی قریباً ایک گھنٹہ بے ہوشی کے عالم میں پھرتا رہا پھر وہ حالت مجھ سے دور ہوگئی کیا دیکھتا ہوں کہ میں بغداد سے بارہ دن کی مسافت پر بلاد شستر میں کھڑا ہوں میں اپنی اس حالت پر غور کر رہا تھا کہ ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ تم شیخ عبد القادر ہوکر اپنی اس حالت پر تعجب کرتے ہو (بهجة وقلائد) اسی قسم کی حالت جذب ومستی ومحویت واستغراق میں ہی آپ کی زبان گوہر فشان سے قصیدہ غوثیہ المعروف بقصیدہ خمریہ قصیدہ روحی اور قدمی ہذہ الخ۔ وغیرہا کلمات ظہور پذیر ہوئے۔

مگر بعض سر پھروں نے انہیں آپ سے بھی اعلی تر اولیاء کی توہین وتنقیص کا ذریعہ بنالیا جو یقیناً نہ صرف ان اکابرین پر ظلم وتعدی ہے بلکہ خود سیدنا محبوب سبحانی کے ساتھ بھی سراسر زیادتی ہے اور یقیناً آپ بروز قیامت ایسے لوگوں سے براءت وبیزاری کا اسی طرح اعلان واظہار فرمائیں گے جس طرح سیدنا عیسیٰ روح اللہ کلمة اللہ علیہ وعلی نبینا الصلوة والسلام اپنے حق میں غلو کرنے والوں سے تبری بیان فرمائیں گے

تاریخ وصال ۵۶۱ ھ اور عمر شریف ۹۱ سال ہے آپ ۴۰ سال تک وعظ وتلقین کرتے رہے اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کو راہ ہدایت پر گامزن فرماتے رہے جس

Marfat.com

کی ابتداء ۵۲۱ھ اور انتہاء ۵۶۱ھ ہے تینتیس سال ۵۲۸ھ سے ۵۶۱ھ تک درس و تدریس و افتاء کا کام انجام دیتے رہے رضی اللّٰہ عنہ وارضاہ عنا

یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

پیش لفظ۔ از حضرت صاحبزادہ علامہ غلام قطب الدین سجادہ نشین۔ حضرت خواجہ محمد یار فریدی قدس سرہ

الٰہی تابود خورشید و ماہی' چراغ چشتیاں را روشنائی

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے کامل رابطے کے لئے انبیاء و مرسلین کو مبعوث فرمایا تخلیق آدم سے لے کر یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گیا اس کے بعد امت کی تربیت و اصلاح کا فریضہ حضور اکرم ﷺ کے برگزیدہ غلاموں کے سپرد کیا گیا۔ جنہوں نے نہ صرف کمال اتباع زہد و ریاضت اور مجاہدات سے بلکہ فیض نگاہ سے مخلوق خدا کو اپنے اپنے مخصوص طریقوں سے (جو اس عہد اور سرزمیں کے لئے موزوں تھے) اس طرح فیض یاب فرمایا کہ قد علم کل اناس مشربھم لیکن جیسا کہ امام شافعیؒ حضرت امام اعظمؒ کی مزار پر حاضری دیتے ہیں' تو بوقت نماز رفع یدین نہیں کرتے' یہ اولیاء کرم بھی رحماء بینھم کی عملی تصویر تھے جو اپنی متوسلین و معتقدین کو دیگر سلاسل کے اولیا کرام سے نیاز مندی اور عقیدت و محبت کی تلقین فرماتے رہے' چنانچہ یہ سلسلہ طویل عرصے تک انہیں خطوط پر چلتا رہا' مگر بد قسمتی سے گذشتہ صدی میں روابط بین السلاسل کا شیرازہ کچھ اس طرح بکھرتا گیا کہ بات تعصب اور ایک دوسرے پر برتری ثابت کرنے تک جا پہنچی' کچھ عناصر نے اپنی اجارہ داری قائم کرنے کی کوشش میں اتحاد بین السلاسل کے تقدس کا احساس بھی نہیں کیا۔ مشائخ وقت ان عناصر کی حوصلہ شکنی کرتے تو نوبت اور زور خطابت صرف کیا گیا' جبکہ ہمارے مشائخ نے اس کے برعکس تربیت دی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے غلاموں کو کبھی بھی کسی سلسلہ کے بزرگان کی شان میں خلاف

Marfat.com

ادب بات کرنے کی جرات نہیں ہو سکی یہاں اس بات کا درس ملتا ہے (ہک دے سانگے ہک دے کیتے ہر دی جتی جوڑتاں توں ہک تھیویں) کاش کہ دیگر سلاسل کے ذمہ دار حضرات بھی اپنے اپنے سلسلے کے ایسے لوگوں کا احتساب کرتے اور انہیں اپنے دائرے میں پابند رکھ کر مشائخ کبار کے مقامات و مراتب تولنے کی کھلی چھوٹ نہ دیتے'

مگر افسوس کہ ایسا نہیں کیا گیا' اس صورتحال نے متذکرہ موضوع پر استدلال کے ساتھ قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ ہر چند کہ یہ بحث مشائخ چشت کے مزاج اور روایت کے خلاف ہے لیکن چونکہ اب پانی سر سے گزر چکا ہے جس کے پیش نظر زیر نظر کتاب وقت کی اہم ضرورت قرار پائے گی۔ فاضل مولف کی یہ کوشش اس لئے بھی لائق صد تحسین ہے کہ انہوں نے اس کے ذریعہ ان لوگوں کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا ہے جس کے ذریعہ مشائخ چشت کو اپنے متعلقہ سلسلہ کے مشائخ سے مقام و مرتبہ میں کم دکھانے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں محبوب سبحانی ہیں تو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں محبوب الٰہی ہیں' سبحان صفاتی نام ہے جب کہ الہ ذاتی نام ہے۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے غلاموں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ بلا امتیاز جمیع سلاسل کے بزرگان سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ اور اکثریت خاص طور پر حضور غوث پاک کی

گیارھویں شریف بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے ہیں۔ جبکہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے متوسلین سلسلہ عالیہ چشتیہ کے بزرگان کے عرس اس جذبے سے منانے کی سعادت سے محروم ہیں۔ تانہ عشد خدائے بخشندہ۔ ہم ان کی علمی و روحانی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن گذشتہ نصف صدی میں جس شدت پسندی کے ساتھ مذہب کا پرچار کیا گیا ہے۔ اس کے فوائد کے ساتھ ساتھ اس کے نقصان کا

اندازہ بھی کیا جانا چاہیے کاش محبت کی زبان استعمال کی جاتی اور اخوت و رواداری کا مظاہرہ کیا جاتا تو عین ممکن تھا کہ ہم اپنی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کر لیتے۔ چہ جائے کہ اپنوں کو بھی معاف نہیں کیا گیا۔ زیر نظر کتاب اسی حقیقت کو کما حقہ آشکارا کرتی ہے جس میں مشائخ کی عظمت کو ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ صاحب کتاب نے اس کتاب کو نہ صرف تالیف بلکہ ذاتی تحقیق سے بھی مزین کیا ہے۔

Marfat.com

کہ انہوں نے استدلال کو زینہ بنایا ہے۔

مولف کے طرز استدلال میں اگر کسی کو جارحیت محسوس ہو تو اسے پہل قرار نہیں دیا جا سکتا' بلکہ یہ عمل کا رد عمل یا منطقی نتیجہ ہے تاہم لہجہ اگر اور نرم کیا جاتا تو کتاب کے حسن میں اور اضافہ ہو جاتا۔ بہر صورت مولف کتاب حضرت صاحبزادہ محمد احمد صاحب فریدی جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور شریف کی یہ کاوش سلسلہ عالیہ کے لئے بے بہا مفید اور لائق صد ستائش ہے۔

خاک راہ وردمنداں

فقیر غلام قطب الدین جاروب کش

آستانہ عالیہ حضرت خواجہ محمد یار فریدی رحمۃ اللہ علیہ

گڑھی شریف تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان

۲۵ اکتوبر ۱۹۹۵ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

اشرف العلماء حضرت علامہ محمد اشرف السیالوی
شیخ الحدیث دار العلوم سیال شریف

محقق العصر حضرت علامہ مفتی محمد احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر تالیف کتاب "کلام الاولیاء الاکابر رضی اللّٰہ عنھم علی قول الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا اور آپ کے فرمان "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ" کے متعلق سلاسل اربعہ کے مسلمہ اولیاء کرام اور اکابرین ملت کے ارشادات پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی جس کے بعد اس امر کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں کہ جو معنی و مفہوم اس فرمان کا سمجھا جاتا تھا وہ علی الاطلاق درست نہیں تھا اور تحقیق وتدقیق کے خلاف تھا بالخصوص عامیانہ سطح کے واعظین نے اس فرمان کی آڑ میں نا دانستہ طور پر بڑے بڑے اکابر اولیاء اور ائمہ کی شان میں اساءت کا ارتکاب کیا بلکہ خود غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں اساءت اور بے ادبی کے مرتکب ہوئے کیونکہ کسی کی شان میں افراط اور غلو اس کے ساتھ سراسر ظلم اور زیادتی ہے جیسے کہ یہود ونصاریٰ کی طرف سے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بارے میں غلو اور تجاوز کرتے ہوئے ان کے ابن اللہ اور الٰہ ہونے کا ادعا سراسر ظلم ہے۔

اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کو جزائے خیر اور اجر جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے صحیح مفہوم اور حقیقی محمل بیان فرماکر عوام کو غلط فہمی کی دلدل سے نکالا ہے۔ اور خواص کے لئے تحقیق وتدقیق کا عظیم خزانہ بہم پہنچایا ہے اور ہر صاحب منزلت اور مالک مرتبت کے خدا داد مقام ومرتبہ کے اقرار واعتراف کا راستہ ہموار کیا ہے اور اس کی صیانت وحفاظت کا سامان بہم پہنچایا ہے اور کامل اہتمام وانتظام فرمایا ہے اور یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں کردی ہے کہ مبدء فیاض کی طرف سے ہر ایک کو اس کی استعداد و اہلیت اور مجاہدہ وریاضت کے مطابق وافر مقدار میں فیضان نصیب ہوا ہے اور

Marfat.com

بہت سے سعادت مند اور نیک بخت اس مقام پر بلکہ اس سے بھی بلند تر مقام پر فائز ہوئے ہیں اور آئندہ بھی ہوسکتے ہیں جیسے کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی رضی اللہ عنہ کو ان کے عظیم مجاہدات وریاضات کی بدولت اور کامل تر استعداد اور اہلیت کے طفیل عظیم ترین مقام پر فائز فرمایا ہے قال اللہ تعالیٰ "والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" جو لوگ بھی ہماری خاطر مجاہدہ وریاضت اختیار کریں گے ہم ضرور بالضرور اپنی ذات تک وصول والی راہیں ان پر کھول دیں گے اور انہیں ان پر گامزن کریں گے قال تعالیٰ "لانضیع عمل عامل منکم" ہم تم میں سے کسی صاحب عمل کے عمل کو ضائع اور بے ثمر نہیں ٹھہرائیں گے لہٰذا ولایت کے دروازے بند نہیں اور نہ اس کے مدارج ومراتب کسی خاص خاندان اور فرد کے ساتھ مختص ہیں اگر کوئی دعاوی سے ساکت اور خاموش ہے اور سراپا تواضع اور مجسمہ انکسار بناہوا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے کوئی مرتبہ ومقام ہی عطا نہیں ہوا اور اگر کوئی دوسروں کی تعظیم وتکریم میں سرنیاز جھکا دیتا ہے تو اسے سراسر مفضول سمجھ لینا ارباب تحقیق کا کام نہیں بلکہ بمقتضائے قول رسول مقبول ﷺ "من تواضع للّٰہ رفعہ اللّٰہ" عین ممکن کہ یہی انداز نیاز اور آئین انقیاد وانکسار موجب رفعت بن جائے جس پر قلم قدرت کے ساتھ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الحق والملتو الدین رضی اللہ عنہ کی پیشانی مقدسہ پر لکھا جانا حبیب اللّٰہ مات فی حب اللّٰہ شاہد عدل اور دلیل صدق ہے کیونکہ حبیب اللہ نبی اکرم ﷺ کا امتیازی مرتبہ ہے اور اس کا عالم غیب سے آپ کے لئے عطا کیا جانا مظہریت کاملہ اور فنا فی الرسول اور بقا بالرسول کی واضح دلیل وبرہان ہے علاوہ ازیں حبیب میں حب الٰہی کا دوام واستمرار جس قدر ثابت ہوتا ہے محبوب سبحانی یا محبوب الٰہی کے القابات میں وہ دوام واستمرار ثابت نہیں ہوتا جیسے کہ قواعد عربیت سے واقف لوگوں پر مخفی نہیں نیز اپنے دعوی یا لوگوں کے ادعاء میں اور اللہ کی طرف سے اس اظہار و اعلام اور ادعاء و اعلان میں جو فرق ہے وہ بھی اس حقیقت کا غماز ہے کہ کسر نفسی نے کس بلندی پر فائز کر دیا۔

الغرض حضرت علامہ مدظلہ نے دلائل وافرہ اور براہین متکاثرہ سے فرمان غوثیت کی حقیقت واضح فرمادی ہے جسے نظر انصاف کے ساتھ پڑھنے والا داد تحقیق

Marfat.com

دیئے بغیر نہیں رہ سکے گا اور حقیقت واقعیہ کی طرف راہنمائی کی بدولت آپ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھے گا اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے اور ہمیں حق و حقیقت کے اقرار واعتراف اور تسلیم واذعان کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

(نوٹ) بعض جگہ الفاظ میں شدت آگئی ہے اگرچہ جواب آں غزل کے طور پر ہی سہی لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ ان میں خاطر خواہ تبدیلی لاکر نفس مضمون کی تحقیق پر ہی نظر مرکوز رکھی جائی گی اور نرم وگداز لہجہ کے زیور سے مدلل ومبرہن انداز تحریر کے حسن وخوبی میں اضافہ کی سعی مشکور کی جائے گی۔

احقر الانام ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی غفرلہ

ایک اور مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

اس فرمان کو اتنا عام کر دینا کہ تمام اولیاء اولین و آخرین بلکہ صحابہ کرام اور آئمہ اہل بیت کرام علیہم الرضوان بھی اس عموم میں مندرج ہوں اور قطبیت کبریٰ اور غوثیت عظمیٰ کے سایہ میں پناہ لینے والے ہوں اور ان کی رقاب معظمہ عالیہ بھی آپ کے زیر قدم ہوں تو یہ سراسر افراط اور حد سے تجاوز ہے (تا) اگر کوئی اولین و آخرین اولیاء کرام پر حکم کلی کے طور پر افضلیت کا دعویٰ کرے اور اس سے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور آئمہ اہل بیت کرام بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مستثنیٰ نہ کرے تو یہ اہل اسلام کے اجماع کا منکر ہے اور مقتضائے قول باری تعالیٰ "ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولی ونصله جهنم و ساء ت مصیرا" نہ صرف گمراہ بلکہ دوزخ کا ایندھن ہے۔ (تا) نیز جب از روئے اجماع اہل اسلام حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا یہ قول۔ "قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه" مخصوص ٹھہرا اور اس کا عموم پر رکھنا نہ صرف یہ کہ لازم و ضروری نہ رہا بلکہ جائز ہی نہ رہا تو متقدمین اولیاء کرام اور متاخرین میں سے بعض کے استثناء پر اعتراض و تنقید کی بھی گنجائش نہ رہی کیونکہ کتاب اللہ کا عام مخصوص البعض اگر خبر واحد اور قیاس کے ذریعے مخصوص ہو سکتا ہے۔ تو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا یہ

Marfat.com

قول دوسرے مسلم اولیاء کرام اور ارباب کشف کے اقوال سے کیونکر مخصوص نہیں ٹھہرایا جا سکتا لہٰذا اگر مشائخ کرام میں سے بعض حضرات اس عموم سے باہر مانے جائیں یا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے افضل بھی تسلیم کر لئے جائیں تو اس میں چنداں حرج نہیں اور نہ یہ استثناء مورد طعن و تشنیع ہو سکتا ہے۔ حضرت شیخ محی الدین بن العربی قدس سرہ نے فتوحات مکیہ کے باب نمبر ۳۹۷ جلد ۳ پر تصریح فرمائی ہے کہ اولیاء کرام بدن سے تجرد اور مہاجرت کے بعد مقام ہویت کے مالک بن جاتے ہیں اور ان کا نشان واثر عالم حس میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وھذا کان مشھد ابی السعود بن شبل ببغداد من اخص اصحاب عبدالقادر الجیلانی اور یہ بلند و بالا مقام شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مخصوص ترین تلمیذ اور مصاحب ابوالسعود بن شبل بغدادی کو حاصل تھا کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ میں مستغرق رہتے تھے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے والا مقام ہویت کا مالک نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کو کائنات میں متصرف بادشاہ کی طرح مشاہدہ کرے تو خود بھی اسی کمال کا مظہر بن جاتا ہے اور کائنات میں تاثیر و تصرف اور حکومت و سلطنت اور وسیع و عریض دعاوی اور قوت الٰہیہ کے مظہر کے طور پر ظہور فرما ہوتا ہے۔ جیسے کہ عبدالقادر جیلانیؒ اور ابوالعباس سبتی مراکشی (تا) و اصحاب ھذا المقام علی قسمین منھم من یحفظ علیہ ادب اللسان کابی یزید البسطامی و سلیمان الدبیلی و منھم من تغلب علیہ الشطحات لتحققہ بالحق کعبدالقادر فیظھر العلو علی امثالہ و اشکالہ و علی من ھواعلی منہ فی مقام و ھذا عندھم فی الطریق سوء الادب بالنسبۃ الی المحفوظ فیہ ص ۳۳۷ ج۔ ۳۔ اور اس مقام کے مالک حضرات دو قسم ہیں۔ ایک قسم ان حضرات کی ہے کہ جن کی زبان پر ادب ملحوظ و محفوظ رہتا ہے۴ جیسے کہ ابو یزید بسطامی اور سلیمان دیلی اور بعض وہ ہوتے ہیں جن پر شطحات غالب آ جاتی ہیں کیونکہ وہ حق کے ساتھ (صفت ملیک کے مظہر کے طور پر) متحقق ہوتے ہیں جیسے کہ شیخ عبدالقادر الجیلانی پس وہ اپنے ہم مرتبہ اور ہم منصب لوگوں پر برتری اور فضیلت ظاہر کرتے ہیں اور اپنے سے بلند مرتبت حضرات پر بھی اور یہ اہل اللہ کے نزدیک اس طریق میں سوء

Marfat.com

ادب ہے بنسبت محفوظ اللسان حضرات کے وکان عبدالقادر الجیلی رحمه اللّٰه تعالٰی ممن شطح علی الاولیاء والانبیاء بصورة حق فی حاله فکان غیر معصوم اللسان اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات میں سے تھے جنہوں نے اولیاء اور انبیاء پر اپنے حال کے مطابق حق کی صورت میں شطح سے کام لیا پس محفوظ اور معصوم زبان والے نہ تھے۔ ص ۳۳۷۔ ج ۳

صاحب فتوحات قادری سلسلہ کے بزرگ سمجھے جاتے ہیں اور ارباب مکاشفات سے بھی ہیں مگر انہوں نے مقام ہویت والے سب حضرات کو دوسری قسم سے افضل گردانا اور دوسری قسم والوں میں سے محفوظ اللسان حضرات کو افضل قرار دیا اور بطور تمثیل حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور فیض یافتہ ابوالسعود بن شبل کو اور حضرت بایزید بسطامی کو بھی افضل قرار دے دیا اور حضور شیخ عبدالقادر جیلانی پر ان کے مرید و تلمیذ کو بھی فضیلت دے ڈالی۔

لہٰذا افضلیت مطلقہ کے دعوے کرنا قطعاً" زیبا نہیں ہے بلکہ بعض حضرات ایک پہلو سے افضل ہیں تو دوسرے حضرات دوسرے پہلو سے کوئی مشاہدہ ذات میں اکمل ترین تجلی سے بہرہ ور ہے اور کوئی افادہ خلق اور تدبیر کائنات پر مامور اور متعدی منفعت کا سرچشمہ کوئی خداداد مرتبہ و مقام کا علانیہ اظہار کرتا ہے اور کوئی تواضع اور عبدیت کا اظہار کرتا ہے۔ کوئی رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد بعدی کا مظہر تو کوئی لا یا رب اجوع یوما" و اشبع یوما کا نمونہ۔ کوئی فسخرنا له الریح تجری بامره رخاء حیث اصاب والشیاطین کل بناء و غواص و آخرین مقرنین فی الاصفاد والی عطا پر نازاں ہونے والے پیغمبر کا نمونہ بن کر سامنے آتا ہے اور کوئی کونین کے مالک ہونے کے باوجود اور ملائکہ کا بھی مخدوم و مولیٰ ہونے کے باوجود صرف ایک جن پر بھی اپنا تصرف ظاہر کرنے کو روانہ رکھنے والے نبی کی شان تواضع اور عبدیت کا مظہر اتم بن کر کما قال علیه السلام "فذکرت دعوة اخی سلیمان فترکته خاسئا"" او کما قال صرف انبیاء علیہم السلام میں یہ تخالف اطوار و تعدد طرق موجود نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی یہ تفاوت موجود ہے۔ کچھ حالت استغراق میں ہیں کہ کون و مکان سے

Marfat.com

منہ موڑے ہوئے ہیں جیسے علیون اور کچھ مختلف ذمہ داریاں سنبھال کر اپنی خداداد قدرت و طاقت کا سکہ جمائے ہوئے ہیں جیسے جبرائیل و عزرائیل لہٰذا اولیاء کرام میں ایسے تفاوت کا اعتراف و اقرار عین صواب ہے۔ اور واقعہ و حقیقت کے عین مطابق اور افضلیت کے دعاوی میں تطبیق کی موزوں ترین صورت کیونکہ قسم اول اور مقام ھویت کے مالک ملائکہ علیون کی طرح مشاہدہ ذات بحت میں مستغرق ضرور ہیں اور اس لحاظ سے ان کے برابر نہیں ہو سکتے لیکن تدبیر کائنات اور نفع خلائق کے لحاظ سے دوسرے قسم میں جو فضیلت موجود ہے وہ پہلے فریق میں نہیں ہے۔

شیعہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں مذکور روایات میں حصر و قصر والا معنی پیدا کر کے گمراہی کا راستہ اپنایا اور دوسرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے حق میں گستاخی و بے ادبی پر اتر آئے۔ اگر ہم بھی حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے خداداد فضائل و کمالات میں حصر و قصر کی راہ پر چل نکلیں۔ تو اپنی جانوں پر ظلم کے مرتکب ہوں گے۔ سیدھی سی بات ہے کہ آپ کے لئے محبوبیت۔ قطبیت غوثیت اور تدبیر و تصرف والی شان مسلم ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے حضرات ان مراتب سے محروم ہیں جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ باب مدینۃ العلم ہیں یحب اللّٰہ و رسولہ و یحبہ اللّٰہ و رسولہ کے مصداق ہیں مگر دوسرے حضرات صحابہ کے بارے میں سمجھنا کہ وہ باب مدینۃ العلم نہیں یا محب اللّٰہ و محب الرسول نہیں یا محبوب اللّٰہ و الرسول نہیں سراسر غلط ہے اور ان حضرات کے حق میں تقصیر اور کوتاہی ہے۔

نیز جب مسلم اولیاء کرام اس قول میں سے متعدد اقسام اور متعدد حضرات کو مستثنیٰ قرار دے رہے ہیں جیسے کہ حضرت علامہ محمد احمد صاحب نے ناقابل تردید حوالہ جات سے ثابت کیا تو ان اولیاء کرام کو جھٹلانے کا بھی کوئی جواز نہیں بلکہ دیگر اکابر اولیاء کرام سے بھی اس طرح کا جملہ "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ" کا سرزد ہونا منقول ہے اور اس میں تخصیص روا ہے تو آپ سے منقول جملہ میں کیونکر روا نہیں ہوگی۔ بلکہ ضروری ہے کہ اس میں تخصیص کا قول کیا جائے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے غایت عقیدت پر فائز ہونے کے باوجود غوثیت کبریٰ کو خلفاء اربعہ رضی

Marfat.com

اللہ "عنہم میں بالترتیب ثابت کرنے کے بعد ائمہ اہل بیت (امام حسن 'امام حسین ' امام زین العابدین' امام محمد باقر' امام جعفر صادق' امام موسیٰ کاظم' امام علی رضا' امام محمد تقی' امام علی نقی' امام حسن عسکری) میں اس کو ثابت فرمایا پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اپنے دور میں اس منصب پر فائز تسلیم کیا اور حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد اس منصب کے ان کی طرف منتقل ہوجانے کا دعویٰ فرمایا (ملفوظات اعلیٰ حضرت) لہٰذا جب آپ جیسے انتہائی عقیدت مند اس عموم واطلاق کے قائل نہیں تو اس پر اصرار کرنا ٹھیک نہیں اور جیسے کہ قبل ازیں عرض کیاجا چکا کہ کتاب اللہ کا قطعی الثبوت عام جب ایک مرتبہ مخصوص ہو جائے تو پھر خبرواحد اور قیاس سے بھی اس کی تخصیص جائز ہے تو اتنے بڑے بڑے اکابر اولیاء کرام جو حضرت شیخ کے اس قول کی تخصیص کے قائل اور معتقد ہیں ان کے اقوال کو نظر انداز کرنے اور نا قابل اعتناء واعتداد ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ہے نیز یہ توجیہ بھی ممکن ہے کہ ہرایک صاحب کمال نے اپنے زعم اور اپنے خیال میں اپنے عطا کردہ مرتبہ ومقام کو بے مثال اور منفرد وممتاز سمجھا ہو جیسے آخری آخری شخص جو دوزخ سے چھٹکارا حاصل کرکے جنت میں داخل ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مشرف ہوکر پکار اٹھے گا "ما اعطی احد مثل ما اعطیت" اور ایک روایت کے مطابق دوزخ سے نکلتے ہی پکار اٹھے گا "لقد اعطانی اللّٰہ شیئاما اعطاہ احدا من الاولین و الاخرین○" مسلم شریف جلد اول باب الشفاعۃ حالانکہ اس کا مرتبہ فی الواقع سب سے کم ترین ہوگا تو ان حضرات نے اپنے متعلق یا اپنے مشائخ کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ بھی اس کریم کے فضل وکرم پر اپنے زعم اور خیال کے مطابق خوشی ومسرت کا اظہار ہے۔ اور اس میں کمال وارفتگی اور غایت محویت اور حد درجہ کی استغراقی حالت پائی گئی ہے لہٰذا ان کا مقام کل حزب بما لدیھم فرحون○ ہے اور ہمارے لئے انا بکل موقنون کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے اگر سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی اپنے بارے میں "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ" فرماتے ہیں تو شیخ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی اپنے شیخ طریقت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

؎ پیر ماپیر است مولانا فرید مثل او در خلق مولیٰ نافرید

اگر ہمارے لئے محبوب سبحانی کے فرمان پر ایمان لانا ضروری ہے تو محبوب الٰہی کے فرمان کو جھٹلانا بھی نا ممکن ہے اور اس میں صرف اولیاء کی بات نہیں کی گئی۔ بلکہ پوری مخلوق سے ان کو بے مثل قرار دیا گیا ہے۔ تو کیا اس مصرعہ کو عموم پر رکھا جا سکتا ہے ؟ کیا ظاہری معنی مراد لینا ممکن ہے ؟ اور اگر اس میں سے انبیاء کرام علیہم السلام صحابہ کرام آئمہ اہل بیت اور بعض دیگر متقدمین اولیاء کرام اور بعض متاخرین اولیاء ومشائخ کو مخصوص کرلیں تو پھر اس قدر مخصوص عام کو آپ کی مدح میں ذکر کرنا درست ہوگا یا نہیں؟ دوسری صورت لغو اور باطل ور نہ محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ کی ذات مورد طعن و تشنیع بن جائے گی اور پہلی صورت یقیناً" درست ہے۔ تو قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه بھی ایسی تخصیصات کے باوجود مقام مدح میں ذکر کرنا یقیناً" درست ہوگا لہٰذا حد ادب میں رہنا لازم ہے اور مناسب تاویل وتوجیہ اور موزوں ترین تخصیص وتقییید ضروری ہے جس طرح صحابہ کرام کے بارے میں اہل السنت کا موقف ہے "نکف عن ذکر الصحابة الا بخیر" یہاں بھی ذکر بالخیر میں عافیت ہے اور تنقید واعتراض اور ردو انکار میں سراسر خسران ہے اور بالخصوص ایسا انداز جو کہ توہین وتحقیر پر مشتمل ہو وہ باری تعالیٰ کے ساتھ مبارزت کے مترادف ہے کما فی الحدیث القدسی "من عاد لی ولیا فقد آذنته بالحرب"

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الان حصحص الحق

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے قول

"قدمی هذه علٰی رقبة کل ولی للّٰه"

کا صحیح مفہوم اکابر و مسلم اولیاء اللہ کے ارشادات کی روشنی میں

کلام الاولیاء الاکابر

علی

قول الشیخ عبدالقادر

المعروف به

حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ

تالیف لطیف: پیر طریقت رہبر شریعت شمس الفقہاء علامہ ابوالحامد والمحامد مولانا محمد احمد چشتی فریدی نظامی شیخ الحدیث والتفسیر بانی و مہتمم۔

دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور۔

ناشر: تنظیم غلامان شمس الفقہاء پاکستان بصیر پور ضلع اوکاڑہ فون نمبر ۷۱۱۰۹ کوڈ نمبر ۰۴۴۴۹۔

Marfat.com

نام کتاب :۔ "کلام الاولیاء الاکابر علی قول الشیخ عبدالقادر" المعروف بہ حکایت قدم غوث
کا تحقیقی جائزہ۔
تالیف :۔ شمس الفقہاء علامہ ابوالحامد محمد احمد فریدی مد ظلہ العالی۔
تاریخ اشاعت :۔ ۱۲ جمادی الاخری ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۷ء
ضخامت :۔ ۳۲۰ صفحات
تعداد اشاعت :۔ ۱۰۰۰
ہدیہ :۔ ۱۰۰
ناشر :۔ تنظیم غلاماں شمس الفقہاء پاکستان بصیرپور۔ اوکاڑہ
ملنے کا پتہ :۔
(۱) مرکزی دفتر تنظیم شمس الفقہاء پاکستان بصیر پور دارالعلوم جامعہ فریدیہ
نظامیہ بصیرپور۔
(۲) مکتبہ چشتیہ نزد دار العلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیرپور۔
(۳) کرم پبلی کیشنز سرور مارکیٹ سرکلر روڈ چوک اردو بازار' لاہور۔

Marfat.com

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم

ان اللّٰہ اوحی الی ان تواضعوا حتّٰی لا یبغی احد علی

احد و لا یفخر احد علی احد (ابوداوود شریف ج۔۲ ص ۳۲۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی یہ کہ تواضع کرو حتی کہ کوئی کسی پر سرکشی نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

استفتاء

نمبر ۱:۔ از مخدوم المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے قول " قدمی ہذہ علیٰ رقبۃ کل ولی للہ" کے مفہوم میں بعض لوگ غلو سے کام لیے ہوئے جمیع اولیاء متقدمین ومتاخرین مراد لیتے ہیں آپ مضبوط دلائل کی روشنی میں اس قول کا صحیح مفہوم بیان کریں نیز مشائخ کرام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے علاوہ دیگر سلاسل کے اولیاء کرام کے ارشادات بھی جمع فرمادیں تاکہ تمام اکابر اولیاء کرام کا متفقہ موقف سامنے آجائے

نمبر ۲:۔ بعض قادری حضرات شیخ کے اس قول کیوجہ سے اسقدر تجاوز کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں کہ اولین و آخرین میں سے کوئی بھی مستثنیٰ نہیں۔ نہ صحابہ کرام نہ آئمہ عظام نہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھی بلکہ بعض اسقدر غلو کرتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی گردن پر بھی قدم کے قائل ہیں۔ العیاذ باللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

از مولانا غلام مرتضیٰ فریدی

مولانا منور حسین چشتی

نوٹ :۔ مولانا غلام مرتضیٰ اور مولانا منور حسین نے غالی لوگوں کے کچھ رسائل اور مسودات بھی پیش کیئے ہیں۔

نمبر ۳۔ حضرت شیخ کے اس قول کی بناء پر بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ شیخ کا قدم تمام اولیاء اولین و آخرین پر ہے لہٰذا شیخ سب سے افضل ہیں اور شیخ کے افضل ہونے کیوجہ سے آپ کا سلسلہ تمام سلاسل سے افضل ہے لہٰذا کسی دوسرے سلسلے کا مرید قادری سلسلے میں بیعت ہو جائے تو اس کے لئے تجدید ہے۔ اور اگر کوئی قادری سلسلے کا مرید کسی اور سلسلے میں بیعت کرلے تو یہ نعوذ باللّٰہ من ذلک۔

از حضرت مولانا غلام محمد صاحب فریدی آستانہ عالیہ محمودیہ چشتیہ نزد بصیر پور

Marfat.com

الحمد للّٰہ الذی من علینا بحبیبہ محمد المصطفٰے خاتم الانبیاء و زین امتہ الی یوم القیامۃ بالقطبیۃ الکبری و الغوثیۃ العظمی و العبودیۃ الکملی و فتح علینا ابواب الولایۃ کلھا و ما اغلقھاولا حجرھا منذ فتحھا و الصلوۃ و السلام علٰی من قال لہ ربہ و للا خرۃ خیر لک من الاولی صاحب الشفاعۃ الکبرٰی و الدرجات العلی و آلہ المجتبٰی البررۃ التقی والنقی و صحبہ اولی الصدق و الصفاء والوفا والرضا و اولیاء امتہ الا تقیاء الاخفیاء الابریاء الفتیان الطرفاء امابعد

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب اللھم الھمنی الحکمۃ والصواب

مسئلہ زیر بحث میں تین گروہ ہیں۔

نمبر ۱:۔ حق پرست۔ اعتدال پسند

نمبر ۲:۔ متعصب جو فقط صحابہ و آئمہ کرام کو مستثنٰی مانتے ہیں۔

نمبر ۳:۔ شدید متعصب غالی کہ جن کا غلو حد کفر تک پہنچتا ہے۔

حق پرست اور معتدل حضرات اسی بات کے قائل ہیں کہ آپ کا قدم اس وقت کے اولیائے کرام پر تھا لاغیر اور آپ کا زمانہ قطبیت اس منصب پر فائز ہونے سے لیکر تا انتہائے مدت عمر ہے فتوحات مکیہ ص ۲۸۹ ج ۴ میں ہے لکن الموت عزل الوالی متعصب لوگ صحابہ و آئمہ کو تو مستثنٰی مانتے ہیں مگر دیگر کسی شخصیت کو مستثنٰی ماننے کیلئے تیار نہیں۔ اور اس قول سے جمیع اولیائے ہر عصر مراد لیتے ہیں

شدید غالی انبیائے کرام کو بھی مستثنٰی نہیں مانتے اور اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

Marfat.com

ہمارا موقف

آپ سے یہ قول غلبہ سلطان حال و فناء تام کی ابتداء میں بوجہ سکرو مستی سرزد ہوا جیسے سیدنا بایزید بسطامی کا قول " سبحانی ما اعظم شانی "اور " لوائی ارفع من لواء محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم"
ایسے اقوال از قبیل متشابہات ہوتے ہیں جنہیں شطحیات اولیاء کہا جاتا ہے اولیاء کاملین جب مقام فناء سے آگے گزر جاتے ہیں تو ایسے اقوال سے توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ نیز ان کا ظاھری معنی نہ مقصود ہوتا ہے نہ مراد البتہ ایسے اقوال کا کوئی نہ کوئی درست و صحیح محمل ضرور ہوتا ہے اسلئے کہ اولیاء کاملین صادق ہوتے ہیں کاذب نہیں ہوتے ایسے اقوال سے قائل کا اپنے زمانہ میں تفرد معلوم ہوتا ہے یعنی وہ اس دور کا قطب ہے اور ھر عصر کا قطب اپنے ہمعصر اولیاء میں تا وقت وفات افضل ہوتا ہے۔ البتہ جماعت افراد اس حکم سے مستثنٰی ہے کہ ان میں سے کوئی شخص قطب وقت سے بھی افضل و اعلم باللہ ہو سکتا ہے۔ اور بوجہ وفات جب اسکا دور قطبیت اختتام پذیر ہو جاتا ہے تو اسکے ہم زمانہ اولیاء میں سے کوئی شخص اس سے بھی اعلی و افضل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس قول کا بھی صحیح مفہوم یہ ہے کہ آپ اپنے وقت کے متفرد و قطب تھے اور اپنے زمانہ قطبیت میں موجود اولیاء کرام سے تا وقت وفات افضل تھے نہ کہ جمیع متقدمین و متاخرین سے یہی وجہ ہے کہ بوقت صدور کلام ہذا جو اولیاء کرام زندہ موجود تھے انہوں نے احتراما سر جھکا دیا قول ہذا کے ظاھری معنی کے اعتبار سے تو انبیاء و رسل بھی اسمین آتے ہیں اسلئے کہ ھر نبی اور رسول ولی بھی ہوتا ہے اور ولی کی تعریف ان پر صادق آتی ہے ملاحظہ فرمایئے درس نظامی کی معروف و متداول کتاب شرح عقائد نسفی۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہاں ولی کا عرفی معنی مراد ہے تو بھی لفظ ولی کے عرفا اطلاق میں صحابہ کرام آئمہ عظام حضرت اویس قرنی امام مہدی اور بعد از نزول سیدنا عیسی علیہ السلام کے صحبت یافتہ لوگ آتے ہیں حالانکہ یہ حضرات یقیناً سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے افضل ہیں۔ لہٰذا اس قول سے مراد صرف آپ کے ہم زمانہ اولیاء ہونگے لاغیر یہی موقف تمام اکابر اولیاء کرام کا ہے اسپر قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی، شاذلی، سب

Marfat.com

سلاسل کے مسلم اولیاء کاملین یک زبان اور متفق ہیں۔ واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل واللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

حاشیہ :۔

ا وھی طائفة خارجة عن حکم القطب و حد ھالیس للقطب فیھم تصرف فتوحات مکیه ص ۱۹۹ ج اوالا فراد من البشر الذین لا یدخلون تحت دائرة القطب فتوحات ص ۱۳۷ ج ۳ وفی الافرد من یکون اکبر منه فی العلم باللّٰه فتوحات۔

(ص ۱۳۷ ج ۳)

بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغه فاذا ہو زاہق

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

ارشادات اولیاء عظام کا خلاصہ

سب سے پہلے ہم آئندہ صفحات میں مندرجہ ارشادات اولیائے عظام کا خلاصہ نمبروار ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تاکہ اجمال کے بعد تفصیل سے مسئلہ زیر بحث خوب واضح ہو سکے

نمبر ۱:۔ ہر دور میں امت محمدیہ کے اولیائے کرام کی قدسی جماعت میں سے ایک شخص مقام قطبیت عظمی و غوثیت کبری پر فائز ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان والا شان مثل امتی کمثل الغیث لا یدریٰ اوله خیر ام آخره خیر۔ "میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے نہیں جانا جا سکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر" اس بات کیطرف اشارہ کرتا ہے۔

نمبر ۲:۔ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کا قول " قدمی هذه علی رقبة کل ولی للّٰه" بھی مشعر بمقام غوثیت عظمی و قطبیت کبری ہے۔

نمبر ۳:۔ جو شخص اپنے وقت کا غوث اعظم یا قطب اعظم قطب الاقطاب یا فرد ہوتا ہے وہ مقام اولال میں قیام کے باعث ایسے کلمات جو اسکے مقام کی خبر دیتے ہوں کہہ دیتا ہے۔

نمبر ۴:۔ بعض حضرات ایسے کلمات کا اظہار فرما دیتے ہیں اور بعض خاموش رہتے ہیں خاموش رہنے والے اظہار فرمانے والوں سے افضل ہوتے ہیں "کہ وہ اولی پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور اولیائے کرام کے اصل حال کے قریب تر ہوتے ہیں کہ اظہار مقام انبیاء ہے۔

نمبر ۵:۔ مقام اولال والے حضرات جب اپنے اس مقام سے آگے گزر کر مقام عبودیت محضہ پر پہنچتے ہیں تو ایسے کلمات سے رجوع کرتے ہوئے عجز و انکسار و تواضع کا اظہار کرتے ہیں۔

Marfat.com

نمبر ۶ :۔ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کا بھی صحیح مفہوم یہ ہے کہ آپ اپنے عصر کے غوث اعظم اور قطب اعظم تھے لہٰذا جس وقت آپ اس مقام پر فائز ہوئے اس وقت سے لیکر تاوقت وفات اپنے زمانہ کے اولیاء سے افضل تھے نہ کہ سب متقدمین و متاخرین سے بلکہ آپ کے ہم عصر اولیاء سے بھی بعض حضرات آپ سے بھی افضل مقام اوراعلی مرتبہ پر فائز ہوئے۔

نمبر ۷ :۔ صحابہ کرام اور آئمہ عظام بھی دائرہ ولایت میں داخل ہیں۔ بعض حضرات کا یہ دعوی کہ "صحابہ کرام و آئمہ عظام پر عرفا لفظ ولی کا اطلاق نہیں ہوتا" درست نہیں ہے۔

نمبر ۸:۔ بعض غالی قادری شیعان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت شیخ کے حق میں انتہائی غلو سے کام لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام اور آئمہ عظام اور نعوذ باللہ من ذالک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گردن پر بھی قدمکے قائل ہیں ایسے لوگ بے دین اور زندیق ہیں۔

نمبر ۹ :۔ اولیاء اللہ پر فنا سکر اور صحو کی حالتیں طاری ہوتی ہیں۔ ھر ولی اللہ حالت سکر وفنا سے گزر کر ھی حالت صحو میں پہنچتا ہے اور صحو میں بھی آمیزش سکر باقی ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا شقیں اکابر اولیاء کرام کے ارشادات کا خلاصہ ہیں جو ہم آئندہ صفحات کے اندر ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

نمبر ۱۰ :۔ بعض اعتراضات اور انکے جوابات تلک عشرة کاملة آئندہ صفحات میں ہم مندرجہ بالا ہر شق کو مدلل طور پر بیان کر رہے ہیں ھذا مضمون کی ابتداء

قادری حضرات کی معتبر و مستند ترین کتاب بھجۃ الاسرار اسے کی روایات

سے کی جارہی ہے جو اس روایت زیر بحث کا اصل ماخذ ہے۔

Marfat.com

مصنف بہجۃ الاسرار شیخ نوربدین علیہ الرحمتہ کی وہ روایات جن سے ظاھر ہوتا ہے کہ اس قول کا تعلق صرف اسوقت کے اولیاء سے ہے۔

نمبر ۱:۔ شیخ ابوبکر سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ عنقریب عراق میں ایک آدمی ظاھر ہو گا جس کا نام عبدالقادر ہو گا جو قدمی ہذہ الخ کہے گا وتدین له الاولیاء فی عصره ذلک الفرد فی وقته اور اس کیلئے اس کے زمانے کے اولیاء کرام جھک جائیں گے یہ اپنے وقت کا فرد ہے۔

نمبر ۲:۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں تندرج الاولیاء فی وقته تحت قدمه ذلک الذی یشرف به اهل زمانه وینتفع به من راٰه۔ اس کے وقت میں اولیائے کرام اس کے قدم کے تحت ہونگے اور اس کے زمانے والے اس کے ساتھ شرف پائیں گے اور جو آپکو دیکھے گا آپ سے نفع پائے گا۔

نمبر ۳:۔ روایت نمبر ۳ میں ہے کہ شیخ ابوالوفاء نے فرمایا " لهذا الشاب وقت اذا جاء افتقر الیه فیه الخاص والعام" آگے فرماتے ہیں فتواضع له رقاب الاولیاء فی عصره اذهوقطبهم فی وقته فمن ادرک منکم ذلک الوقت فلیلزم خدمته" کہ اس جوان کا ایک وقت ہے جب یہ وقت آئے گا تو اسوقت میں خاص و عام اسکے محتاج ہونگے اور اس کے لئے اس کے زمانے کے اولیاء کی گردنیں جھک جائیں گی۔ اس لئے کہ وہ اپنے وقت میں انکا قطب ہے۔ تم میں سے جو بھی اسوقت کو پائے تو اسکی خدمت کو لازم پکڑے۔ اس روایت سے شمس وامس کیطرح واضح ہے جس وقت شیخ ابوالوفاء یہ بیان کر رہے تھے وہ آپکا وقت نہیں تھا آپ کا وقت قطبیت آنے والا تھا اور آپکے زمانے کے اولیاء آپ کے لئے اسلئے جھکے کہ آپؒ اپنے وقت کے قطب تھے لہٰذا ان لوگوں کا دعوی باطل ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ آپکے زمانہ قطبیت سے پہلے

Marfat.com

بھی حضور ﷺ تک آپ کا ہی وقت تھا۔ اور بعد میں بھی قیامت تک آپکا ہی وقت ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہو گیا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول مقام قطبیت پر دلالت کرتا ہے۔ اور شیخ ابوالوفاء کے کلام کے وقت کوئی اور شخص قطب تھا۔

نمبر ۴ :۔ روایت نمبر ۴ میں ہے کہ شیخ عقیل سے ایک دن اسوقت کے قطب کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہمارے اسوقت میں وہ مکہ میں مخفی ہے۔ اسے صرف اولیاء ھی پہچانتے ہیں عنقریب عراق میں ایک عجمی جوان ظاہر ہو گا وھو قطب وقتہ وہ اپنے وقت کا قطب ہے۔ وہ کہے گا قدمی ھذہ الخ لوکنت فی زمانہ لوضعت لہ راسی۔ اگر میں اسکے زمانے میں ہوتا تو اس کیلے اپنا سر جھکا دیتا۔ واضح ہوا کہ متقدمین اس قول کے تحت نہیں آتے ورنہ آپ کیوں فرماتے لوکنت فی زمانہ

نمبر ۵ :۔ روایت نمبر ۵ میں ہے کہ شیخ حماد بن مسلم الدباس کی خدمت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آئے آپ کے سامنے ادب سے بیٹھ گئے کچھ دیر بعد چلے گئے تو شیخ حماد نے فرمایا لھذا العجمی قدم تعلو فی وقتھا علی رقاب الاولیاء فی ذالک الوقت کہ اس عجمی کا قدم اپنے وقت میں اس وقت کے اولیاء کی رقاب پر ہو گا۔ فی ذالک الوقت کی قید نے مسئلہ بالکل ہی واضح کر دیا ہے اس طرح اس روایت میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔ لتوضعن لہ رقاب الاولیاء فی زمانہ

نمبر ۶:۔ روایت نمبر ۶ میں شیخ کے طالب علمی کے ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ جس وقت آپ مدرسہ نظامیہ بغداد میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تو بغداد میں ایک آدمی تھا جسے غوث ۲ کہا جاتا تھا اور اس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ جب چاہتا ہے ظاہر ہو جاتا ہے اور جب چاہتا ہے چھپ جاتا

Marfat.com

ہے۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابن سقاء اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہ اسوقت جوان تھے اس غوث کی زیارت کا قصد کیا راستہ میں ابن سقا نے کہا کہ میں ایسا سوال کرونگا جس کا وہ جواب نہ دے سکے گا۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھوں گا وہ کیا کہتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس سے اللہ کی پناہ کہ میں اس سے کوئی شیئی پوچھوں۔ میں اسکے سامنے بیٹھ کر اسکی زیارت کی برکات کاانتظار کرونگا جب ہم داخل ہوئے تو اسے اپنی جگہ پر نہ دیکھا (الی ان قال) پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کیطرف نظر کی اور اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا یا عبدالقادر لقد ارضیت اللّٰہ و رسولہ بادبک اے عبدالقادر تو نے اپنے ادب کے باعث اللہ اور اسکے رسول کو راضی کرلیا میں تجھے دیکھ رہا ہوں تو بغداد میں کرسی پر بیٹھ کر قدمی ھذہ الخ کہہ رہا ہے وکانی اری الاولیاء فی وقتک قد حنوار قابھم اجلالالک اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرے وقت کے اولیاء نے تیری تعظیم کیلئے اپنی گردنیں جھکا دیں ہیں۔

روایت بالا سے یہ امور عیاں ہیں نمبر ا حضرت شیخ اپنے وقت کے قطب تھے۔

نمبر ۲ :۔ ہر دور میں ایک قطب یا غوث ہوتا ہے حضرت شیخ سے پہلے اور بعد دوسرے حضرات اس منصب پر فائز ہوتے رہے اور ہوتے رہیں گے۔

نمبر ۳ :۔ حضرت غوث پاک اپنے وقت سے پہلے دوسرے بزرگوں سے برکات حاصل کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور انکا ادب کرتے رہے۔

نمبر ۴ :۔ آپ کے وقت سے مراد آپکا زمانہ قطبیت ہے۔ جو کہ اسوقت شروع ہوا جس وقت آپ نے کرسی پر بیٹھ کر یہ کلام فرمائی اور تاوقت وفات جاری رہا۔

Marfat.com

نمبر ۵ :۔ اگر آپ کا قدم اولیائے ہر عصر پر ہوتا۔ تو پھر ان حضرات کی خدمت میں حصول فیض و برکت کیلئے ھرگز نہ جاتے اور یہ حضرات یہ نہ فرماتے کہ اسکا قدم اپنے وقت کے اولیاء کی گردن پر ہو گا بلکہ یہ فرماتے کہ اسکا قدم ہماریگردن پر بھی ہے اور فیض دینے کی بجائے فیض لیتے حضرت شیخ عدی بن مسافر نے اس قول کا معنی بیانکرتے ہوئے کہا ھی مفصحة عن مقام الفردیة فی وقتہ یہ اپنے وقت میں مقام فردیت کو بیانکرتا ہے۔ شیخ ابوالخافر نے کہا فلکل وقت فرد کہ ہروقت کا ایک فرد ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ افراد متقدمین میں سے کسی اور کو یہ بات کہنے کا امر نہیں دیا گیا (یہ امر آئندہ اوراق میں حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی و دیگر اولیائے کرام کے ارشادات سے عیاں ہو رہا ہے کہ اولیاء کی قدسی جماعت میں صاحب سکوت صاحب کلام سے افضل ہوتا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں) شیخ ابی سعید قیلوی سے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ھی لسان القطبیة و من الاقطاب فی کل زمان من یؤمر بالسکوت فلایسعه الاالسکوت و منهم من یؤمر بالقول فلا یسعه الاالقول کہ یہ لسان قطبیت ہے اور ہر زمانہ کے اقطاب میں سے کسی کو امر سکوت دیا جاتا ہے تو اس کے لئے سکوت کے سوا گنجائش نہیں اور کسی کو بولنے کا امر دیا جاتا ہے اس کیلئے بولے بغیر چارہ نہیں۔ ان ھر دو روایتوں سے روز روشن کیطرح مبین ہوا کہ یہ قول مقام فردیت اور قطبیت کو بیانکرتاہے۔ اور ھر زمانہ میں ایک قطب ہوتا ہے کسی کو سکوت کا امر ہوتا ہے تو وہ چپ رہتا ہے اور بعض حضرات کو قول کا امر ہوتا ہے تو وہ کلام فرماتے ہیں۔ شیخ خلیفہ نے کہا لا غروان قالها الفرد فی وقته۔ اگر اپنے وقت کے فرد نے یہ کہا ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ شیخ ابوماجد کردی نے فرمایا لم یبق ولی للّٰه فی الارض فی ذلک الوقت الا حناعنقه اس وقت میں زمین

Marfat.com

پر موجود کوئی ولی اللہ باقی نہ رہا مگر اس نے اپنی گردن جھکا دی (اولیاء کا سر جھکانا صرف اس وقت پایا گیا جب آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات سر زد ہوئے اور بعد میں آپکی زبان مبارک سے نہ تو یہ کلمات سر زد ہوئے اور نہ ہی سر جھکانا پایا گیا۔) ایک روایت میں ہے ووضع ثلث مائة وثلثة عشر ولیا للّٰہ عزوجل روسھم فی جمیع آفاق الارض فی ذالک الوقت کہ تمام روئے زمین کے اس وقت کے تین سو تیرہ اولیائے کرام نے اپنے سر جھکا لئے۔ حرمین شریف میں سترہ عراق میں ساٹھ عجم میں چالیس شام میں تیس مصر میں بیس مغرب میں ستائیں یمن میں تیئس حبشہ میں گیارہ سدیا جوج ماجوج میں سات وادی سراندیپ میں سات کوہ قاف میں سنتالیس جزائر بحر محیط میں چوبیس اس روایت میں تو سر جھکا نے والے تمام اولیائے کرام کی تعداد بھی بیان کر دی گئی۔ اور اس روایت میں بھی فی ذلک الوقت کی قید ہے اس روایت کو بیانکرنے والے بھی اپنے وقت کے قطب شیخ لو لو الارمنی ہیں۔ (بہجۃ ص ۱۰) ص ۱۶۲ میں ہے۔ ریحانۃ اسرار الاولیاء فی ھذالزمان واقرب اھل الارض الی اللّٰہ واحبھم الیہ فی ھذا العصر ص ۱۶۵ میں ہے لا یوھب ولی فی ھذا الوقت حالا ولا مقاما الا علی یدیہ ص ۱۵۶ میں ہے ھو خلیفۃ الا ولیاء و المشائخ فی ھذا الوقت و سلطان الوجود فی ھذا العصر ص ۱۴۸ مں ہے شیخ عقیل نے فرمایا سینفرد فی وقتہ و سیرد الیہ الامر وہ اپنے وقت کافرد ہوگا اور کام اس کیطرف لوٹا دیا جائیگا۔ ص ۱۰۲ میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے لکھتے ہیں یقول غیر مرۃ عثر اخی حسین الحلاج
فلم یکن فی زمانہ من یا خذیدہ ولو کنت فی زمانہ لا خذت بیدہ کہ آپ بارہا کہاکرتے تھے کہ میرے بھائی حسین حلاج

Marfat.com

لغزش کھا گئے تو ان کے زمانہ میں ایسا کوئی نہیں تھا جو ان کا ہاتھ پکڑتا اگر میں اسکے زمانے میں ہوتا تو ضرور اسکا ہاتھ پکڑتا روایات مذکورہ اور انکے علاوہ بے شمار روایات میں فی زمانه فی وقته فی عصره فی اوانه ۳؎ کی قیود اس چیز کو اظہر من الشمس کر رہی ہیں۔ کہ آپ اپنے وقت کے قطب غوث اور فرد تھے اور آپ کا قدم صرف اپنے ہمعصر اولیاء کی رقاب پر تھا نہ کہ جمیع متقدمین و متاخرین پر۔ اور ہر زمانے کے لئے الگ الگ اقطاب اغواث اور افراد ہیں۔ جیسا کہ پچھلی روایات کے علاوہ ص ۱۷۳ کی روایت خضر میں بھی ہے۔فهل لهولاء الاحباب رجل فرد فی کل وقت یرجعون الی امره قال نعم فقلت و من هو فی وقتنا هذا قال هو الشیخ عبدالقادر۔

حاشیہ:۔

۱؎ بہت سے لوگوں نے اس کی حکایات اور سندوں پر طعن کیا ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری الدررالکامنہ ص ۱۴۲۔ میں فرماتے ہیں جمع مناقب الشیخ عبدالقادر و سمی الکتاب بهجة قال جمال جعفر و ذکر فیها غرائب و عجائب و طعن الناس فی کثیر من حکایاته ومن اسانیده فیها۔ حقیقت یہ ہے کہ بڑے بڑے متقی اور پرہیزگار بننے والے قادری حضراۃ بھی اس موضوع پر رطب یابس سے گریز نہیں کرتے۔

۲؎ لطائف اشرفی میں ہے حضرت خواجہ اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی بانی سلسلہ اشریفہ نے فرمایا کہ ایک غوث کی دعا سے دوسرے شخص کو منصب غوثی مل سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کو اس غوث کی دعا سے یہ نعمت ملی جس کی زیارت کے لئے عبداللہ ابن سقا اور آپ گئے تھے۔

ملاحظہ فرمایئے لطائف اشرفی کی عبارت۔

حضرۃ قدوۃ الکبریٰ مے فرمودند غوث در نظر مردم گاہ پنہاں مے گرد دو گاہ ظاہر و رواست کہ بدعاء غوث دیگر را نصیب ایں منصب مے شود چنانکہ غوث الثقلین حضرۃ

Marfat.com

شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی از دعاء غوث بشرف ایں منصب مشرف شد لطائف اشرفی ص ۱۰۱۔

۳۔ یاد رہے کہ باتفاق علماء روایات میں مفہوم مخالف معتبر ہوتا ہے۔ اعلی حضرت اہلاک الوہابیین ص ۱۵ میں لکھتے ہیں فان المفهوم المخالف معتبر فی الروایات وکلام العلماء بالاتفاق شرح الوقایه ص ۴۳ ج ۲ میں ہے لا خلاف فی ان التخصیص بالذکر فی الروایات یدل علی نفی الحکم عما عداہ۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ روایات میں تخصیص کے ساتھ ذکر کرنا ماعدا سے نفی حکم پر دلالت کرتا ہے۔

اکابر اولیائے کرام کے ارشادات

امام عبدالوھاب الشعرانی کی روایت اور حضرت علی الخواص و حضرت شیخ اکبر قدست اسرارھم کے فرمانات

اس قول کے بارے میں اکابر اولیاء کرام کیا فرماتے ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت قطب ربانی سیدی امام عبدالوھاب الشعرانیؒ اپنے شیخ قطب وقت علی الخواص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا " کان الشیخ محی الدین رضی اللّٰه عنه یقول الشیخ ابوالسعود عندی اکمل من الشیخ عبدالقادر و قد اطلعت الی مقامات کثیر من الرجال فما عرفت لهذا الرجل قرارا فقلت لشیخنا انی رایت فی بهجة الشیخ عبدالقادر انه لم یقل قدمی هذه علی رقبة کل ولی للّٰه تعالٰے الا باذن فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوکان ذلک بامر من اللّٰه ماوقع منه ندم حین و فاته فقد بلغنا انه وضع خده علی الارض و قال هذا هوالحق الذی کنا عنه فی غفلة وندم و استغفر و معلوم ان الندم لایکون عقب امتثال الاوامر الالهیة انمایکون عقب ارتکاب اهویة النفوس فتامل ذلک الجواهر والدرر علی الابریز ص ۱۴۲

Marfat.com

۵۸۴۹

ترجمہ :۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ ابوالسعود میرے نزدیک شیخ عبدالقادر سے اکمل ہیں میں نے کثیر اولیاء کے مقامات پر اطلاع پائی تو اس آدمی کیلئے (کہیں) قرار نہ پایا تو میں نے اپنے شیخ کو کہا کہ میں نے بجہ شیخ عبدالقادر میں دیکھا ہے کہ آپ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی للّٰه باذن اللّٰه کہا ہے تو شیخ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر یہ قول بامرالٰہی ہوتا تو آپ سے وقت وفات میں ندامت واقع نہ ہوتی۔ ہمیں یہ امر بتحقیق پہنچا کہ بلا شبہ آپ نے اپنا رخسارہ زمین پر رکھ دیا اور کہا کہ یہ ہی حق ہے جس سے ہم غفلت میں تھے اور ندامت کا اظہار کیا اور استغفار کیا اور یہ بات بلا شبہ معلوم ہے کہ ندامت اوامر الٰھیہ کے امتثال کے بعد نہیں ہوتی بلکہ صرف اھویہ نفوس کے ارتکاب کے بعد ہوتی ہے۔ اس عبارت سے مندرجہ ذیل نتائج واضح ہیں۔

نمبر ۱ :۔ سیدالمکاشفین حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے نزدیک شیخ ابوالسعود شیخ عبدالقادر سے اکمل و افضل ہیں۔

نمبر ۲ :۔ حضرت علی الخواص اور حضرت امام شعرانی بھی اسی کے قائل ہیں۔

نمبر ۳ :۔ آپکے ہم زمانہ و ہمعصر حضرات آپ سے بھی بلند مرتبہ ومقام پر فائز ہو سکتے ہیں۔

نمبر ۴ :۔ آپکے زمانہ سے مراد صرف ظاھر حیات ہے۔

نمبر ۵ :۔ آپ نے قدمی هذه الخ امر سے نہیں فرمایا۔

نمبر ۶ :۔ بہجۃ الاسرار کا اس بیان میں کوئی اعتبار نہیں۔

نمبر ۷ :۔ آپ نے وقت وفات میں اس قول سے استغفار کی اور ندامت کا اظہار کیا اور آپکو حال ادلال و سکر سے بالکل آخر وقت میں رجوع حاصل ہوا۔

نمبر ۸ :۔ جو کام امر سے کیاجائے اس پر ندامت نہیں ہوتی بلکہ اھو یہ

Marfat.com

نفوس کے ارتکاب پر ہوتی ہے۔ نیز یاد رہے فتوحات میں حضرت ابن عربی کا بیان اور الدرر والجواھر میں حضرت علی الخواص کا بیانکہ بتحقیق یہ بات ثابت ہوئی کہ اپنے اس قول سے رجوع کیا حقائق واقعیہ و ظاھر یہ ہیں مکشوفات ظنیہ نہیں ہیں۔ کسی کشف کا ان کے مقابل لانا بے جاہے شیخ ابوا لسعود کا اکمل ہونا حضرت ابن عربی اور حضرت علی الخواص کے کشف سے ثابت ہے توسید المکاشفین سے زیادہ کس کا بیان و کشف معتبر ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں حضرات بہت قریب زمانہ کے ہیں۔ اور اصحاب اسرار میں سے ہیں اور ان کے ساتھ امام شعرانی کی تصدیق و تسلیم بھی شامل ہے۔

حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

جو کہ خود بنفس نفیس اس مجلس میں حاضر تھے اور یہ خود اور ان کے شیخ اور عم حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کے مصاحبان خاص و محرمان راز میں سے تھے کا اس بارے میں ارشاد اور رائے ملاحظہ فرمایئے۔ عوارف المعارف شریف ص ۱۱ میں ہے فقل ان ینفک مرید فی مبادی ظھور سلطان الحال من العجب حتی لقد نقل عن جمع من الکبار کلمات مؤذنة بالا عجاب وکل مانقل من ذلک القبیل من المشائخ لبقایا السکر عندھم و انحصار ھم فی مضیق سکر الحال و عدم الخروج الی فضاء الصحوفی ابتداء امر ھم و ذلک اذاحدق صاحب البصیرة نظرہ یعلم انه من استراق النفس السمع عند نزول الوار دعلی القلب و النفس اذا استرقت السمع عند ظھور الوار د علی القلب ظھرت بصفتھا علی وجه لا یجفو علی الوقت و صلافة الحال فیکون من ذلک کلمات مؤذنة بالعجب کقول بعضھم "من تحت خضراء السماء مثلی وقول بعضھم" قدمی

Marfat.com

على رقبة جميع الاولياء و كقول بعضهم اسرجت والجمت وطفت فى اقطار الارض وقلت هل من مبارز فلم يخرج الى احد اشارة منه فى ذلک الى تفرده فى وقته و من اشكل عليه ذلک ولم يعلم انه من استراق النفس السمع فليزن ذلک بميزان اصحاب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آله وسلم و تواضعهم و اجتنابهم امثال هذه الكلمات و استبعادهم ان يجوز للعبد التظاهر بشيئى من ذالک ولكن يجعل لكلام الصادقين وجه فى الصحة و يقال ان ذلک طفح عليهم فى سكر الحال وكلام السكارى يحمل

ترجمہ :۔ کیونکہ روحانی حالت کے غلبہ کے ظہور کے ابتدائی دور میں شاذ و نادر ہی کوئی مرید عجب خود پسندی سے خالی ہوتا ہے۔ یہانتک کہ اکابر صوفیہ سے خود پسندی کے بہت سے اقوال نقل کئے گئے ہیں۔ اور جتنے کلمات بھی مشائخ سے اس قبیل کے منقول ہوئے ہیں وہ بدیں وجہ ظہور پذیر ہوئے کہ ان مشائخ میں سکرو مستی کے باقیماندہ اثرات موجود تھے۔ اور وہ حالت سکر و مستی کے تنگ دائرے میں بند تھے اور اپنے امر کی ابتداء میں ہوش و صحو کی وسیع فضا میں نہیں نکلے تھے۔

اگر کوئی صاحب بصیرت دقیق نظر سے دیکھے تو اسے معلوم ہو جائیگا کہ یہ روحانی واردات کے قلب پر نزول کے وقت نفس کی چوری سے سنی ہوئی باتیں ہیں۔ کیونکہ جب نفس واردات قلب کے ظہور کے وقت چوری سے کچھ سنتا ہے تو وہ اپنی صفت کے مطابق ایسے طریقہ سے ظہور کرتا ہے۔ کہ وقت اور حال کی صفائی پر گراں نہیں گزرتا ہے تو اسوقت اس سے ایسے کلمات صادر ہوتے ہیں جو خود پسندی کا اظہار کرتے ہیں جیسا کہ ایک بزرگ نے کہا کہ اس نیلگوں آسمان کے نیچے میرے برابر کون ہے اور دوسرے بزرگ نے کہا میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے۔ ایک اور بزرگ کا قول ہے میں

Marfat.com

نے زین کسی اور لگام کھینچی اور روئے زمین کے چاروں طرف پھرا اور چیلنج دیا کہ ہے کوئی جو مقابلہ کے لئے آئے مگر میرے مقابلہ میں کوئی نہیں آیا ان اقوال میں قائل کا اس طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے زمانے میں یکتا ہے۔ اگر کسی کو اشکال پیش آئے اور نہ جانے کہ یہ نفس کی چوری سے سنی ہوئی باتیں ہیں تو وہ اس قسم کے اقوال کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ترازو میں تولے اور ان کی تواضع کو خیال کرے کہ وہ اس قسم کے الفاظ سے پرہیز کرتے تھے اور کسی بندہ حق کیلئے وہ یہ مناسب نہیں سمجھتے تھے کہ وہ ایسے کلمات نکالے تاہم ایسے مخلص حضرات کے کلام کو قابل عذر سمجھنے کی ایک وجہ نکالی جائے گی اور یوں کہا جائے گا کہ ان کا یہ جوش کلام مستی کے حالت میں ہے اور متوالوں کا کلام برداشت کرلیا جاتا ہے۔ نتائج عبارت مندرجہ بالا یہ ہیں۔

نمبر ۱:۔ کبار اولیاء کی ایک جماعت سے کلمات عجب نقل ہوئے ہیں۔

نمبر ۲:۔ جو کچھ بھی مشائخ سے اس قبیل سے نقل کیا گیا ہے بسبب سکر صادر ہوا ہے ہاں خیال رہے یہاں بھی لفظ کل ہے۔

نمبر ۳:۔ غور پر صاحب بصیرت کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس قسم کی باتوں سے نفس استراق سمع کرتا ہے۔

نمبر ۴:۔ قول حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی کلمات عجب میں شامل ہے جیسے کہ دوسروں کے اقوال من تحت خضراء السماء الخ اور اور اسر جت والجمت الخ

نمبر ۵:۔ ایسے کلمات قائل کے فرد وقت ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اور عجب میں شامل ہونے کے باوجود صدق من حیث الفردیة الوقتیہ ہوتا ہے اسلئے کہ کاذب تو ولی ھی نہیں ہو سکتا۔

نمبر ۶:۔ ھر فرد وقت کلمات شطحیہ والہ بر علو کہہ سکتا ہے چنانچہ بہجۃ الاسرار میں ہے لا غرو ان قالها الفرد فی وقته اور بہت حضرات نے کہے بھی ہیں۔ مگر تمام ازمنہ میں ایسے کلمات کے قائل کی افضلیت کلام کے مطلق ہونے کی حیثیت سے ثابت نہیں ہو سکتی صرف زمانہ قطبیت میں ہی

Marfat.com

افضلیت و فردیت ثابت ہوتی ہے ورنہ تعارض بین کلام المشائخ لازم آئے گا اس سے بجتہ کی یہ بات باطل ہوگئی کہ کسی اور نے ایسے کلمات نہیں کہے۔تو اسے ان کے علم پر حمل کیا جائے گا۔

نمبر ۷ :۔ جسے یہ کلمات سمجھ نہ آئیں کہ یہ دالہ بر عجب ہیں وہ ایسے کلمات کا میزان صحابہ رضی اللہ عنہم سے وزن کرلے اور تواضع صحابہ اور ایسے کلمات سے ان کے اجتناب پر نظر کرے۔

نمبر ۸ :۔ نیز اس سے ثابت ہوا کہ ایسے کلمات کے قائل حضرات سے اجتناب کرنیوالے حضرات افضل و اکمل ہیں چنانچہ صحابہ کرام نے ایسا کلام نہیں فرمایا۔ اسی طرح دوسرے حضرات سے بھی ایسے ہیں جو کلمات عجب سے دور رہے۔ اور عبودیت محضہ اور عجز و تواضع پر قائم رہے۔ جو کہ اولیائے کرام کے مناسب حال اور ان کا اصل مقام ہے۔

نمبر ۹ :۔ نیز ایسے کلمات عجب اس وقت کے اعتبار سے صدق پر مبنی ہوتے ہیں مگر عبودیت مکلفہ شرعیہ کے پیش نظر دار دنیا میں ان کا اظہار صحیح نہیں۔ یہ بہت بڑا اعتراض ہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ان نیک لوگوں کی بات سکر حال پر حمل کرلی جائے اور مستون کا کلام برداشت کر لیا جاتاہے۔ نیز صاحب بجتہ کی اس روایت کی تحقیق بھی واضح ہو گئی کہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قول امر سے کہا ہے۔ صاحب بجتہ پر تعجب شیخ خود اپنی کتاب میں اسے عجب و سکر قرار دے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ عوارف المعارف شریف عام مسلمانوں کے لیے عموما اور چشتی حضرات کے لئے خصوصا نہایت ہی اہم ہے۔ اے کہ عوارف المعارف وہ کتاب ہے جو بانی سلسلہ سہرودیہ حضرت شیخ شہاب الدینؒ کی تصنیف ہے اور حضرت مصنف نے خود حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کو دی اور پھر حضور بابا صاحب سے حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی

Marfat.com

نے پڑھی اور تاحال مشائخ کرام سلسلہ عالیہ چشتیہ میں تعلیم و تعلم جاری ہے تو واضح ہوا کہ یہ بیان حضرت بابا صاحب حضرت سیدنا محبوب الٰہی و غیر ھما مشائخ کا مصدقہ ہے کہ بلا تردید سلسلہ تعلیم و تدریس جاری ہے حضرت محبوب الٰہی کے ارشادات ہمارے موقف کے مئوید ہیں۔

حاشیہ :۔ ا؎ فرمایا حضرت قطب المشائخ خواجہ گنج شکر قدس سرہ کافی مدت تک حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی صحبت میں رہے آپ نے ان کی کتاب "عوارف المعارف" کا سبق بھی مریدین کو دیا اسی وجہ سے عوارف المعارف کا درس ہمارے مشائخ کے لئے بطور سند ا؎ آیا ہے اور ہر شیخ نے اپنے شیخ سے اس کتاب کا درس لیا ہے۔

مقابیس المجالس ص ۹۸۱ ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ ظاہر ہے کہ جن حضرات کی سند مصنف علیہ الرحمہ کے ساتھ متصل ہے انہیں مشائخ کا بیان کر دہ مفہوم ہی معتبر قرار دیا جائے گا۔ اور متصل سند چشتی حضرات کی ہے۔

حضرت سیدنا محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء ارشاد فرماتے ہیں

آنچہ اولیاء بیروں مید ہند از مستی ایشاں است کہ ایشاں اصحاب سکر اندبر خلاف انبیاء کہ اصحاب صحو اند فوائد الفواد شریف ص ۵۴ وہ جو اولیاء ظاہر کر دیتے ہیں ان کی مستی کیوجہ سے ہے اسلئے کہ یہ اصحاب سکر ہیں بر خلاف انبیاء کے اسلئے کہ وہ اصحاب صحو ہیں:۔ پھر فرمایا مرد را کشف و کرامت حجاب راہ است کار استقامت محبت دارد والحمد للّٰہ علی ذلک مرد کے لئے کشف و کرامت حجاب راہ ہے اصل مقصود استقامت محبت ہے والحمدللّٰہ علی ذلک فوائد الفواد شریف ص ۱۹ میں ہے کہ آپ نے فرمایا آں زماں کہ اولیاء در غلبات شوق میباشند از سر سکر چیزے میگویند اما آنکہ کامل است ہیچ نوع از اسرار بیروں ندہد بعد ازاں دو بار ایں یک مصرعہ بر لفظ مبارک راند۔

Marfat.com

مرداں ہزار دریا خوردند و تشنہ رفتند

بعد ازاں فرمود حوصلہ وسیع میباید کہ اسرار راشاید و اہل ایں معنی بتمامی اصحاب صحواند بندہ پرسید کہ مرتبہ اصحاب سکر بالا تریا مرتبہ اصحاب صحو فرمود کہ مرتبہ اصحاب صحو واللہ اعلم۔

جب اولیاء غلبہ شوق میں ہوتے ہیں تو بوجہ سکر کچھ کہہ دیتے ہیں بہر حال وہ جو کامل ہے انواع اسرار میں سے کچھ بھی ظاہر نہیں کرتا۔ پھر دو بار یہ مصرعہ زبان مبارک پر جاری فرمایا مرد ہزار دریا نوش کر جاتے ہیں اور تشنہ رہتے ہیں۔

(حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ لکھتے ہیں۔

؎ توڑے جو دریا نوش ہن
یر جوش تھیں خاموش ہن)

اسکے بعد فرمایا کہ حوصلہ وسیع چاہئے جو اسرار کے لائق ہو۔ اور ایسے لوگ اصحاب صحو ہوتے ہیں۔ بندہ نے عرض کی کہ اصحاب سکر کا مرتبہ بلند ہوتا ہے یا اصحاب صحو کا؟ فرمایا اصحاب صحو کا مرتبہ بلند ہے۔ فوائد الفواد شریفہ کے ص ۲۰۲ میں ہے سخن در طائفہ افتاد کہ دعویٰ کرامت کنند و خودرا بکشف معروف گردانند فرمود کہ ایں معنی چیزے نیست بعدازاں بر لفظ مبارک راند کہ فرض اللّٰہ تعالٰی علی اولیائہ کتمان الکرامت کما فرض علی انبیائہ اظہار المعجزۃ۔پس اگر کسے کرامت خود پیدا کند ترک فرضے کردہ باشد چہ کار کردہ باشد۔ بعد ازاں فرمود کہ سلوک راصد مرتبہ نہادہ اند ہفد ہم مرتبہ کشف و کرامت است اگر سالک ہم دریں مرتبہ بماند ہشاد و سہ دیگر کے رسد؟

اس جماعت کی بات چلی جو کرامت کا دعوی کرتے اور خود کو کشف کے ساتھ معروف بناتے ہیں۔ فرمایا یہ بات کچھ بھی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء پر کرامت کا چھپانا اسی طرح فرض کیا ہے جیسے اپنے انبیاء پر معجزہ کا اظہار فرض کیا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنی کرامت ظاہر کرتا ہے تو اس نے ایک فرض ترک کیا تو کون سا کام کیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ سلوک کے سو مرتبے مقرر فرمائے ہیں سترہواں

Marfat.com

مرتبہ کشف و کرامت ہے اگر سالک اس منزل میں رہ جائے تو باقی ۸۳ تک کیسے پہنچ پائے گا۔

حضرت بایزید بسطامی کے بارے فرمایا او وقتے گفتہ بود سبحانی ما اعظم شانی بعد ازاں در آخر عمر مستغفرشد و گفت من ایں سخن نیکو نگفتم من جہودے بودم ایں ساعت زنار میگسلم از سر مسلمان میشوم وی گویم۔

اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ فوائد الفواد ص ۳۲۸ آپ نے کسی وقت سبحانی ما اعظم شانی کہا تھا اس کے بعد آخر عمر میں اس سے استغفار کی اور کہا میں نے یہ بات اچھی نہیں کہی میں یہودی تھا اب زنار توڑتا ہوں اور از سر نو مسلمان ہوتا ہوں اور پڑھتا ہوں اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ نیز فرماتے ہیں کشف برسرا و کفش۔ کشف کے سر پر جوتا۔

حضرت خواجہ سید محمد مبارک علوی کرمانی المعروف امیر خورد خلیفہ و خادم خاص حضرت سلطان الاولیاء و المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء پر کرامت کا چھپانا اسی طرح فرض کیا ہے جسطرح انبیاء پر معجزہ کا ظاہر کرنا فرض کیا ہے۔ پس اگر کوئی ولی کرامت کا اظہار کرتا ہے تو وہ ترک فرض کرتا ہے اور کتنا برا کرتا ہے۔ سلوک میں کشف و کرامت کا درجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں آپ نے فرمایا سلوک کے سو مرتبے ہیں ان میں سے سترھواں مرتبہ کشف و کرامات کا ہے اگر سالک اسی کشف و کرامات کے چکر میں رہے تو ۸۳ درجے کب طے کرے گا بعد ازاں سلطان المشائخ نے فرمایا کہ جو کچھ اولیاء اللہ سے ظاہر ہوتا ہے اور لوگوں کے سامنے آتا ہے وہ ان کی مستی ہے بر خلاف انبیاء کے وہ اہل صحو (اہل ہوش) ہیں (تا) خواجہ ثنائی اولیاء کی اس کیفیت کو مستی سے تعبیر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب تو نے اسرار کو ظاہر کر دیا تو تجھے دنیا میں زیادہ دیر نہیں رہنا چاہئے اور اسے اس شعر میں ظاہر کیا ہے۔

ہیچ منمائے روئے شہر افروز۔ چوں نمودی بروسپند بسوز
آں جمالے تو چیست ہستی تو۔ وآں سپند تو چیست مستی تو

Marfat.com

پھر سلطان المشائخ نے فرمایا جو ولی کامل ہوتا ہے وہ کسی منزل میں بھی اسرار ظاھر نہیں کرتا۔ فرمایا کہ اسرار کے ضبط کرنے کیلئے بھی بڑے عزم و حوصلے کی ضرورت ہے اس کام کے اہل اہل صحو ہیں۔ نیز سلطان المشائخ نے فرمایا کہ انسان کی راہ میں کشف و کرامت حجاب راہ ہیں اصل کام تو استقامت ہے۔ کرامت کا ظاھر کرنا بڑی بات نہیں یہ تو گداؤں کا کام ہے۔ بعد ازاں سلطان المشائخ نے فرمایا خواجہ ابولحسن دریائے دجلہ کے کنارے پہنچے ایک مچھیرے کے ہاتھ میں جال دیکھ کر فرمایا جالکو پانی میں ڈالو اور مچھلیاں پکڑو اگر میں صاحب ولایت ہوں گا تو تمہارے جال میں ایسی مچھلی آئے گی جواڑ ھائی سیر کی ہو گی۔ مچھیرے نے جال پانی میں ڈالا جو مچھلی اسکے جال میں آئی تو وزن کرنے کے بعد اسکا وزن معلوم ہوا کہ پورا اڑھائی سیر ہے یہ خبر شیخ جنید کو پہنچائی گئی۔ حضرت جنید نے اس خبر کو سن کر فرمایا کاش کہ اس کے جال میں سیاہ سانپ آتا تاکہ وہ ابوالحسن کو ڈس لیتااور وہ ھلاک ہوجاتا لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں ایسا فرماتے ہیں فرمایا اسلئے کہ اگر سانپ اسکو کاٹ لیتا اور وہ ھلاک ہو جاتا تو وہ شہید ہوتا لیکن اب میں نہیں جانتا کہ کرامت کے اس غرور کیوجہ سے اس کا کیا انجام ہو گا۔

حضرت خواجہ سید محمد مبارک فرماتے ہیں کاتب الحروف عرض پرداز ہے کہ ہمارے تمام مشائخ قدس اللہ اسرارھم کا طریقہ اپنی کرامت و بزرگی کوچھپانا تھا جیسا کہ ان بزرگوں کے تذکرے کے ضمن میں موقع و محل سے اپنی اپنی جگہ لکھا جا چکا ہے۔ خواجہ حکیم ثنائی نے کیا اچھا کہا ہے۔ بیت

من غلام گزیدہ مردانم　　باد دائم فدائے شاں جانم
قدرشاں پیش امر پالیدہ　　کشف رازیر کفش مالیدہ

بحث سکر

یہاں خصوصی طور پر قابل غور اور اہمنکتہ یہ ہے کہ قطب ربانی حضرت امام شعرانی ان کے شیخ حضرت علی الخواص اور شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قادری کے علاوہ حضرت محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے محرم راز و مصاحب خاص شیخ الاسلام و المسلمین سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کلام کو سکر حال پر

Marfat.com

محمول کرتے ہیں۔ بعض حضرات حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر ورود سکر کا انکار کرتے ہیں جبکہ اکابر مشائخ و اولیاء عظام اس کو ثابت فرمارہے ہیں۔ خود حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات بھی اسکی تائید کرتے ہیں۔ قصیدہ خمریہ اے معروف بقصیدہ غوثیہ میں ہے۔ سعت و مشت لنحوی فی کؤس فهمت بسکرتی بین الموالی یشربتم فضلتی من بعد سکری

وہ شراب پیالوں میں بھری ہوئی میری طرف دوڑتی ہوئی آئی پس میں دوستوں کے درمیان نشہ سے مست ہو گیا تم نے میرے سکر کے بعد میری بچی ہوئی شراب کو پیا۔

نیز حضرت شیخ ہی کے دیگر قصائد مطبوعہ بر حاشیہ بہجۃ الاسرار میں ہے۔

فاسکر نی حقا فهمت بسکرتی فکان من الساقی خماری وسکرتی

شطحت بها شرقا وغربا و قبلة سقانی حبیبی من شراب ذوی المجدی

فاسکرنی حقا فغبت علی وجدی

تو اس شراب نے مجھے سکر والا کر دیا پس میں اپنے سکر میں مست ہو گیا میرا سکر اور خمار ساقی کیطرف سے تھا۔ میں نے اس شراب محبت کیوجہ سے شرق و غرب و قبلہ میں شطح کا اظہار کیا میرے حبیب نے مجھے عزت والی شراب پلائی تو اس نے مجھے حقیقتاً نشہ والا کردیا تو میں اپنے وجد پر غائب ہو گیا۔

اب یا تو آپ حال سکر میں اقرار سکر فرما رہے ہیں یا حال صحو میں دونوں صورتوں میں سکر ثابت ہے نیز کیا حضرت کے سکر کا منکر حضرت شیخ کا مکذب نہ ہو گا۔

حاشیہ:۔

اے حاشیہ بہجۃ الاسرار ص ۲۲۹ میں ہے مشہور اسمها عندالعوام بالقصیدة الغوثیة وعند الخواص بالخمریه انشدها حضرت الشیخ فی حالت الجذبة والاستغراق قصیدہ غوثیہ مطبوعہ مطبع عزیزی کی ابتداء میں قصیدہ کے فوائد درج ہیں لکھتے ہیں قصیدہ متبرکہ حضرت غوث الثقلین شاہ عبدالقادر

Marfat.com

جیلانی قدس سرہ کا جو آپ نے حالت جذبات میں زبان گوھر فشاں سے فرمایا۔
نمبر ۲:۔

آپ نے فرمایا۔

انا القرآن والسبع المثانی انا کنت فی العلیا بنور
محمدی
وفی قاب قوسین اجتماع الاحبة واعلم علم اللّٰه
احصی حروفه
انا کنت مع نوح باعلی سفینة بحارا و طوفانا علی
کف قدرتی
وکنت و ابراهیم ملقی بناره و ما برد النیران الا
بدعوتی
وکنت مع اسماعیل فی الذبح شاهدا ولیس نزول
الکبش الا بفتیتی
وکنت مع یعقوب فی غشو عینه و ما برائت عیناه
الا بتفلتی
وکنت و موسی فی مناجات ربه و موسی عصاه من
عصای استمدت
وکنت مع عیسی فی المهد ناطقا و اعطیت داؤد
حلاوة نغمتی
انا کنت مع ایوب فی زمن البلا و ما برئت بلواه الا
بدعوتی
انا العاشق المعشوق فی کل مضمر انا السامع
المسموع فی کل نغمة
انا الواحد الفرد الکبیر بذاته انا الواصف الموصوف

Marfat.com

علم الطریقۃ ترجمہ:۔ میں ہی قرآن اور سبع مثانی ہوں میں بلند مقام میں حضرت محمد ﷺ کے نور کیساتھ تھا اور مقام قاب قوسین میں بھی اجتماع احبہ میں اور میں اللہ کا علم جانتا ہوں اور اس کے حروف کا احصاء کرنے والا ہوں میں نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی پر تھا دریا اور طوفان میری کف قدرت پر ہیں میں اسوقت بھی موجود تھا جب ابراھیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے۔ اور آتش ابراہیمی میری ہی دعا سے ٹھنڈی ہوئی میں اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ ذبح میں حاضر تھا مینڈھے کا نزول نہ ہوا مگر میری ہی جوانمردی سے میں یعقوب علیہ السلام کے ساتھ تھا آپکی آنکھ کی خرابی میں۔ آپ کی آنکھیں ٹھیک نہ ہوئیں مگر میری تھوک سے میں اسوقت بھی تھا جب موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کی مناجات میں تھے۔ موسی علیہ السلام کے عصا نے میرے عصا سے مدد حاصل کی میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مہد میں بولنے والا تھا اور داؤد علیہ السلام کو میں نے اپنے نغمہ کی حلاوت عطا کی میں زمانہ بلا میں ایوب علیہ السلام کیساتھ تھا اسکی مصیبت میری دعا سے ہی دور ہوئی میں ہی عاشق معشوق ہوں ہر مضمر میں ہر نغمہ میں سامع اور مسموع میں ہی ہوں میں ہی واحد فرد کبیر بالذات ہوں میں ہی علم طریقت کا واصف و موصوف ہوں۔

نیز فرماتے ہیں یا معشر الانبیاء اوتیتم اللقب و اوتینا مالم تؤتوہ

اے انبیاء کی جماعت تمہیں لقب دیا گیا اور ھم وہ کچھ دیئے گئے جو تمہیں نہ دیا گیا۔ مذکورہ بالا کلمات از قبیل شطح و سکر ہی قرار دیئے جا سکتے ہیں مثلا مقام قاب قوسین میں حضور علیہ السلام کے ساتھ ہونے کا دعوی۔ نیز اللہ کے تمام علم کا احصاء کرنے کا دعوی حالانکہ اللہ جل مجدہ کا علم غیر متناہی ہے جسکا احاطہ سید عالم علیہ السلام کیلئے بھی ثابت کرنا جائز نہیں ہے۔ نیز آپ دعوی فرماتے ہیں کہ داوود علیہ السلام کو میٹھی آواز میں نے دی عیسیٰ علیہ

Marfat.com

السلام کے ساتھ میں بول رہا تھا۔ یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں میری تھوک سے ٹھیک ہوئیں وغیرھا من الدعاوی اس سے بڑھکر یہ کہ بالذات واحد فرد کبیر ہونے کا دعوی۔ صحو پر مبنی ہونے کی صورت میں شرعی لحاظ سے یہ دعاوی کیسے درست ہو سکتے ہیں۔

نمبر ۳:۔ نیز آپ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے صحو۔ اسے ثابت کرتے ہیں اب سنئے صحو حالت سکر کے کسی حد تک زوال کا نام ہے۔ عوارف المعارف شریف میں ہے۔ السکر استیلاء سلطان الحال و الصحو العود الی ترتیب الافعال و تہذیب الاقوال۔ سکر سلطان حال کے غلبہ کا نام ہے اور صحو ترتیب افعال و تہذیب اقوال کیطرف عود کرنا ہے۔ فتوحات مکیہ شریف میں ہے۔ لا یکون صحو فی ھذاالطریق الا بعد سکر۔ اس طریق تصوف میں صحو حاصل نہیں مگر سکر کے بعد نیز فتوحات میں ہے الصحو رجوع الی الاحساس صحو رجوع الی الاحساس کا نام ہے۔ تو صحو سے پہلے سکر کا تسلیم کرنا لازم ہو گا۔ بغیر جذب و سکر و کیف و مستی و محویت و فنا و غلبہ عشق و محبت الٰہی مقام ولایت کیسے نصیب ہو سکتا ہے۔ نیز وہ صحو جو سکر سے افضل ہے وہ وہی ہے جس میں سکر مندرج ہوتا ہے اور جو متضمن سکر ہے۔ دیکھئے مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی دفتر اول حصہ دوم ص ۱۳۳ نیز دفتر سوم حصہ دوم ص ۱۴۵ مکتوب نمبر ۱۲۱ میں ہے۔

غایت ما فی الباب در سکر مراتب کثیرہ است ہرچند سکر بیشتر شطح غالب تر بسطامی باید کہ بے تحاشی قول لوائی ارفع من لواء محمد ازاں بوجود آید پس ہر کہ صحو دارد گمان نکنید کہ سکر ہمراہ او نیست کہ آن عین قصور است صحو خالص نصیب عام است ہر کہ صحو را ترجیح دادہ است مرادش غلبہ صحو است نہ صحو صرف وہم چنین ہر کہ سکر را ترجیح میدہد مرادش غلبہ سکر است نہ سکر خالص کہ آں آفت است جنید قدس سرہ کہ رئیس اصحاب

Marfat.com

صحواست و صحورا برسکر ترجیح میدہد چنداں عبارت سکر آمیزدارد کہ چہ تعداد آں نماید (تا) واز سکراست کہ مباہات وافتخار کردہ میشودواز سکراست کہ مزیت خود بردیگرے اظہار کردہ مے آید اگر صحو خالص باشد افشائے اسرار آنجا کفر بود و خود را ازدیگرے بہتردانستن شرک باشد بقیہ سکر در صحو در رنگ نمک کہ مصلح طعام است اگر نمک نباشد طعام معطل و بیکار بودے۔

گر عشق نہ بودے و غم عشق نہ بودے
چندیں سخن نغز کہ گفتے و شنودے

صاحب عوارف قدس سرہ کہ قول قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ راکہ ازحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ صادر شدہ است بر ھنیات سکر محمول داشتہ است مرادش قصور ایں قول نیست کما توہم کہ اوعین محمدہ اوست بلکہ بیان واقع نمودہ است یعنی صدوراییں قسم سخن کہ مبنی از مباہات و افتخار است بے بقیہ سکر کائن نیست کہ در صحو خالص بہ امثال ایں سخناں تکلم نمودن دشوار است مکتوب نمبر۱۲۱ ج ۳ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ

ترجمہ :۔ غایت ما فی الباب یہ کہ سکر میں مراتب کثیرہ ہیں ہر چند سکر بیشتر ہو گا شطح غالب تر ہو گا کوئی بسطامی ہی چاہئے کہ اس سے بے تحاشا قول لوائی ارفع من لواء محمد صادر ہو پس جو بھی صحو رکھتا ہے اس کے متعلق یہ خیال نہ کریں کہ اسکے ساتھ سکر نہیں ہے کہ وہ عین قصور ہے۔ صحو خالص عوام کا حصہ ہے۔ جس نے صحو کو ترجیح دی ہے۔ اس کی مراد غلبہ صحو ہے نہ کہ صحو خالص۔ اور اسی طرح جس نے سکر کو ترجیح دی ہے اس کی مراد غلبہ سکر ہے نہ کہ سکر خالص کہ وہ آفت ہے۔ جنید جوارباب صحو کے رئیس ہیں اور صحو کو سکر پر ترجیح دیتے ہیں۔ انکی اتنی سکر آمیز عبارتیں ہیں کہ شمار سے باھر ہیں۔ اسی مقام میں تھوڑا سا آگے چل کر حضرت مجدد لکھتے ہیں جس نے بھی اس قسم کی باتیں لکھی ہیں انکا منشا سکر ہے۔ خالص صحو میں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جاننا شرک ہوتا ہے۔

Marfat.com

صاحب عوارف نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول قدمی ھذہ الخ بقیہ سکر ہی پر محمول کیا ہے۔ تو ان کی مراد اس قول کا قصور نہیں جیسا کہ وھم ہوتا ہے بلکہ بیان واقع کیا ہے یعنی اس قسم کی باتوں کا صدور جو کہ مباھات و افتخار کی خبر دیتی ہیں بغیر بقیہ سکر کے ثابت نہیں کہ صحو خالص میں ایسی باتیں کہنا مشکل ہے۔ اس بحث سے روز روشن کیطرح ثابت ہو گیا کہ جسے بھی ولی تسلیم کیا جائے اس کیلے سکر کا ثبوت* ماننا لازمی ہو گا۔ کیونکہ یہی ذریعہ قرب ہے۔ اور اس کے بعد صحو میسر ہوتا ہے اور وہ بھی متضمن سکر تا کہ جذب وسلوک دونوں جمع ہو جائیں یہ ہے سالک مجذوب یا مجذوب سالک نتیجہ واضح ہے حضرت غوث پاک یقیناً ولی ہیں۔ تو انکے لئے بھی سکر و جذب یقینی طور پر ماننا پڑے گا۔

حاشیہ:۔

ا۔ متعصب قادری حضرت کے لئے سکر کے انکاری اور صحو کے مثبت ہیں حالانکہ نہیں جانتے کہ حالت سکر میں قائل معذور ہوتا ہے مگر حالت صحو میں ایسی باتوں کے صدور پر کوئی عذر بھی باقی نہیں رہتا فتوحات میں ہے لا سیما ان ظھرت منه فی حال صحو ص ۲۳۳ ج ۲

سیدنا عبدالقادر پر شطحات واولال کا غلبہ تھا

امام الکاشفین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ فتوحات مکیہ شریفہ میں تحریر فرماتے ہیں ص ۵۶۰ ج ۳

الباب السابع والتسعین وثلاث مائت

فانه تعالٰی ما یتجلی له الا فی صورة محمدیة فتراه فی رؤیت محمدیه وهی اکمل رؤیت یری فیها الحق ویها فیرفعه بها منزلا لا یناله الا المحمدیون وهو منزل

Marfat.com

الهويت فلا يزال فى الغيب مشهده فلا يرى له اثر فى الحس وهذا كان مشهد ابى السعود بن شبل ببغداد من اخص اصحاب عبد القادر الجيلى فاذا كان صاحب هذا الشهود غير صاحب هويت بل يشهده فى الملكوت مليكا (الى ان قال) فيظهر بالاسم الظاهر (الى ان قال) واصحاب هذا المقام (اى غير صاحب الهويت) على قسمين منهم من يحفظ عليه ادب اللسان كا بى يزيد البسطامى وسليمان الدنيلى

بلاشبہ حق تعالیٰ اس کے لئے صرف صورت محمدیہ میں ہی تجلی فرماتا ہے تو وہ اسے رویت محمدیہ سے دیکھتا ہے اور یہی اکمل روٴیت ہے جس میں اور جس کے ساتھ حق کو دیکھا جا سکتا ہے۔ تو اسے اس رویت کے بسبب ایسی بلند منزل پر لے جاتا ہے جسے صرف محمدی اولیاء ہی پا سکتے ہیں اور اس منزل کا نام منزل ہویت ہے۔ تو اس کا مشہد ہمیشہ عالم غیب میں ہو تا ہے۔ اور حس میں اس کا کوئی اثر نہیں دیکھا جا تا اور یہی ابو السعود بن شبل بغدادی کا مشہد تھا جو کہ عبد القادر جیلی کے خاص اصحاب سے تھے۔ تو جب اسی مشہد کا حامل صاحب ہویت نہ ہو بلکہ اپنے آپ کو ملکوت میں ملیک (بادشاہ) مشاہدہ کرے (تا) تو وہ اسم ظاہر کے ساتھ ظہور کرتا ہے۔ (تا) اور اس مقام کے اصحاب (غیر صاحب ہویت) دو قسم پر ہیں انمیں سے بعض ایسے ہیں کہ جن پر ادب لسان کی حفاظت کی جاتی ہے۔ جیسے بایزید البسطامی اور سلیمان الدنیلی

ومنهم من تغلب عليه الشطحات لتحققه بالحق كعبد القادر فيظهر العلو على امثاله واشكاله وعلى من هو اعلى منه فى مقامه وهذا عندهم سوء ادب بالنظر الى المحفوظ فيه (اى صاحب الهوية ومنهم الشيخ ابو

Marfat.com

السعود كما قدم المصنف ذكره والقسم الاول من ہذين القسمين وان الذى يشطح باللّٰه على اللّٰه فذلک اكثر ادب مع اللّٰه من الذى يشطح علي امثاله (الى ان قال) وكان عبد القادر الجيلى رحمه اللّٰه ممن يشطح على الاولياء والانبياء بصورة حق فى حاله فكان غير معصوم اللسان

اولیاء میں سے وہ ہیں جن پر شطحیات کا غلبہ ہوا اس کے تحقق بالحق ہونے کی بنا پر جیسے عبدالقادر تو وہ اپنے امثال واشکال پر اور جو ان سے اعلی مقام پر ہوتا ہے اس پر بھی برتری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یہ محفوظ کی طرف نظر کے اعتبار سے سوء ادب ہے (یعنی صاحب ہویۃ اور انہیں میں سے شیخ ابو السعود ہیں جیسے کہ مصنف نے ان کا پہلے ذکر کیا ہے اور ان دو قسموں میں سے قسم اول) اور بلاشبہ جو شخص اللہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر شطح کا اظہار کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا زیادہ ادب کرنے والا ہے بنسبت اس شخص کے جو اپنے امثال پر شطح کا اظہار کرتا ہے اور عبد القادر جیلی رحمہ اللہ ان میں سے تھے جو اپنے حال میں بصورت حق اولیاء وانبیاء پر شطح کا اظہار کرتے تھے تو آپ غیر معصوم اللسان تھے حضرت شیخ اکبر کی عبارت مندرجہ بالا سے مندرجہ ذیل نتائج ثابت ہوتے ہیں

(۱) حضرت شیخ عبدالقادر پر شطحیات سکر کا بہت غلبہ تھا۔ کیونکہ آپ متحقق بالحق یعنی مقام وحدت وفناء میں تھے۔ (۲) آپ نے نہ صرف اپنے امثال واشکال برابر ومساوی پر ہی علو اور بڑائی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ جو اپنے مقام میں شیخ سے اعلی تھا اس پر بھی بلندی کا اظہار کیا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ شیخ اکبر علیہ الرحمہ کے نزدیک بعض حضرات آپ سے بلند مقام پر فائز ہیں مگر شیخ جیلانی علیہ الرحمہ نے ان پر بھی تفوق کا اظہار کیا ہے (۳) یہ اظہار علو سوء ادب ہے بہ نسبت اس کے جو اس سے محفوظ ہے۔ جو اس

Marfat.com

قسم کی شطحیات سے محفوظ ہیں انہیں حضرت شیخ اکبر نے صاحب الھویت کا نام دیا ہے۔

ان میں حضرت شیخ اکبر نے شیخ ابو السعود علیہ الرحمہ کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز ان دو اقسام میں سے قسم اول کے اولیاء بھی محفوظ فی الشطح ہیں

(۴) جو مقام وحدت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ پر شطح کا اظہار کرتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ادب مع اللہ رکھتا ہے جو امثال پر شطح کا اظہار کرتا ہے۔

(۵) حضرت شیخ جیلانی اولیاء کے علاوہ انبیاء پر بھی اظہار شطح کرتے رہے ہیں۔

(۶) آپ کی زبان شطحیات و سکریات سے معصوم نہیں تھی۔

(الی ان قال

وبالجملة فان الادلال علی اللّٰہ لا یصح من المقر بین من اہل اللّٰہ جملة واحدة" ومن ادعی التقریب مع الادلال فلا علم له بمقام التقریب ولا بالاہلیة الصحیحة واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

(تا) اور حاصل کلام یہ کہ اہل اللہ مقربین کی جانب سے ادلال علی اللہ کسی طور درست اور صحیح کام نہیں اور جس نے باوجود ادلال کے دعوی تقریب کیا تو اسے نہ مقام تقریب کا کوئی علم ہے اور نہ ہی اہلیت صحیحہ کا۔

Marfat.com

اولیاء پر ستر کرامات واجب جیسے کہ انبیاء پر اظہار معجزات واجب

نیز فتوحات میں ہے ص ۳۶ ج ۳ ولهذارات الطائفة ان خرق العوائد واجب ستر ها على الاولياء كما ان اظهار ها واجب على الانبياء لكونهم مشرعين لهم التحكم فى النفوس والاموال والاهل فلا بد من دليل يدل على ان التحكم فى ذلک لرب المال و النفس والاهل فان الرسول من الجنس فلا يسلم له دعواه ماليس له باصل الا بدليل قاطع و برهان والذى ليس له التشريع ولا التحكم فى العالم بوضع الاحكام فلاى شيئ يظهر خرق العوائد حين مكنه اللّٰه من ذلک ليجعلها دلالة له على قربه عنده لا لتعرف الناس ذلک منه فمتى اظهر ها فى العموم فلرعونة قامت به غلبت عليه نفسه فيها فهى الى المكر والا ستدراج اقرب منها الى الكرامة فالملا مية اصحاب الـ الصحيح فى ذلک فهم الطبقة العلياء و سادات الطريقه المثلى و المكانة الزلفى فى العدوة الدنيا والعدوة القصوى ولهم اليدالبيضاء فى علم المواطن واهلها وما تستحق ان تعامل به ولهم علم الموازين و اداء الحقوق

یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ کے نزدیک اولیاء پر خرق عوائد (کرامات) کا ستر واجب ہے جیسے کہ انبیاء پر خرق عوائد (معجزات) کا اظہار واجب ہے اسلیئے کہ وہ شریعت جاری فرمانے والے ہیں۔ انہیں نفوس و اموال و اہل میں تحکم حاصل ہے لہٰذا ایسی دلیل ضروری ہے جو دلالت کرے کہ یہ تحکم مال نفس اور اہل کے رب، کا ہے۔ پس بے شک رسول اسی جنس سے ہے پس اسکا دعوی تسلیم نہیں کیا جائے گا جو کہ اسکا اصل کام نہیں۔ مگر دلیل قاطع اور برھان سے اور وہ شخص جسکا کام وضع احکام کے ساتھ

Marfat.com

تشریع و تحکم نہیں کس وجہ سے خرق عوائد کا اظہار کرے گا جب اللہ تعالیٰ نے اسے یہ قوت اس لئے عطا فرمائی کہ اسے اپنے عنداللہ قرب پر دلالتہ بنائے نہ اس لئے کہ لوگوں پر اس چیز کا اظہار کرے پس جب حالت عموم میں کرامت کا اظہار کرے تو یہ اس رعونت کیوجہ سے ہے جو اس کے ساتھ قائم ہے اسکا نفس اس پر غالب ہے تو یہ خوارق بنسبت کرامت کے مکر و استدراج کے اقرب ہیں تو ملامیہ اس معاملہ میں اصحاب علم صحیح ہیں پس وہی بلند مرتبہ کے لوگ ہیں اور بہترین طریقہ اور مقام قرب کے سادات ہیں دنیا و آخرت میں اور مقامات اور اہل مقامات اورانکے استحقاق کے علم میں انہیں کے پاس ید بیضاء ہے اور تمام موازین اور اداء حقوق کا علم بھی انہیں کے پاس ہے۔۱۲

البتہ حضرت شیخ اس مقام اعلی کیطرف بوقت وفات منتقل ہوئے جیسا کہ حضرت ابن عربی نے بارہا صراحتا فرمایا ہے

نیز فرمایا ہے۔

فان الوارث یجب علیه ستر الحال الظاهر

فان اظهاره موقوف علی الامر الالهی الواجب

بلا شبہ وارث پر ستر حال ظاہر واجب ہے پس بے شک اس کا اظہار امر الٰہی وجوبی پر موقوف ہے۔ فتوحات مکیہ ص ۴۵۸ ج ۳

ہر مدل بقدر ادلال خود معرفتہ باللہ میں ناقص ہوتا ہے

نیز فتوحات مکیہ شریفہ ص ۲۳۳ ج ۱ میں ہے۔

فاعلم انه حکی عن بعضهم انه قال اقعد علی البساط یرید بساط العبادة وایاک والا نبساط ای التزم ماتعطیه حقیقة العبودیة من حیث انها مکلفة بامور حدها له سیدها فانه لو لا تلک الامور لا قتضی مقامها الا دلال و الفخر والزهو من اجل مقام من هو عبدله (الی ان قال) فما قبض العبید من الادلال و ان یکونوا فی الدنیا مثل مالهم فی الاخرة الا التکلیف فهم فی شغل باو امر

Marfat.com

سیدهم الی ان یفرغوا منها فاذالم یبق لهم شغل قاموافی مقام الا دلال الذی تقتضیه العبودیة و ذلک لا یکون الا فی الدار الاخرة فان التکلیف لهم مع الانفاس فی الدار الدنیا فکل صاحب ادلال فی هذه فقد نقص من المعرفة باللّٰه علی قدر ادلاله ولا یبلغ درجة غیره ممن لیس له ادلال ابدا فانه فاتته انفاس کثیرة فی حال الذی یناقض الاشتغال به الادلال فلیست الدنیا بدار ادلال الاتری عبدالقادر الجیلی مع ادلاله لما حضرته الوفاة و بقی علیه من انفاسه فی هذه الدار ذلک القدر الزمانی وضع خده فی الارض و اعترف بان الذی هو فیه الان هو الحق الذی ینبغی ان یکون العبد علیه فی هذه الدار و سبب ذلک انه کان فی اوقات صاحب ادلال لما کان الحق یعرفه به من الحوادث الاکوان عصم اللّٰه اباالسعود تلمیذه من ذلک الادلال فلازم العبودیة المکلفة مع انه الانفاس الی حین موته فما حکی انه تغیر علیه الحال عند موته کما تغیر علی شیخه عبدالقادر

جان لو بعض اولیائے کرام سے حکایت کی گئی ہے انہوں نے کہا اپنی بساط پر بیٹھئے یعنی بساط عبادت پر اور انبساط سے پرہیز کرو یعنی جو کچھ حقیقت عبودیت دیتی ہے اس حیثیت سے کہ وہ کچھ امور کی مکلفہ ہے جن کی حد انکے سید نے مقرر کر دی ہے کا التزام کرو اگر یہ امور مکلفہ نہ ہوتے تو مقام عبدیت جس کا وہ عبد ہے اس کے مقام کیوجہ سے ادلال و فخرو زھو کا تقاضا کرتا ہے۔ بندوں کو ادلال اور اس چیز سے کہ دینا میں آخرت کے مثل ہوں کوئی چیز نہیں روکتی مگر تکلیف۔ پس وہ اپنے سید کے احکامات کی ادائیگی میں مشغول ہیں۔ یہاں تک کہ ان سے فارغ ہوں جب ان کیلے مشغولی باقی نہ رہی تو مقام ادلال میں قائم ہونگے۔ جسکا عبودیت تقاضا کرتی ہے۔ اور یہ دار آخرت میں ہی ہو گا۔اسلئے کہ دار دنیا میں جب تک سانس ہے تکلیف موجود ہے تو اس دار دنیا کا ہر صاحب ادلال بقدر اپنے ادلال کے معرفت باالله میں ناقص ہے اور

Marfat.com

صاحب اولال اس شخص کے درجے کو نہ پہنچے گا جس کے لئے کبھی اولال نہ ہوا اسلئے کہ صاحب اولال کے حال اولال میں بہت سے سانس ضائع ہو گئے وہ اس چیز سے غائب رہا جو اس پر دار دنیا میں واجب تھی یعنی تکلیف جس میں مشغولی اولال کے مناقض و منافی ہے۔ کیا تو عبدالقادر جیلانی کو نہیں دیکھتا اپنے اولال کے باوجود جب وقت وفات ہوا اور آپ کے انفاس میں سے معمولی وقترہ گیا تو آپ نے اپنا رخسارہ زمین پر رکھا اور اقرار کیا کہ یہ حال جس میں اب ہوں یہی حق ہے جس پر دار دنیا میں بندے کا ہونا لائق ہے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ آپ اپنے وقت میں صاحب اولال تھے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حوادث اکوان کا علم دے دیتا تھا اللہ تعالیٰ نے آپکے تلمیذ ابوالسعود کو اس اولال سے محفوظ رکھا آپ نے تمام زندگی وقت وفات تک عبودیت مکلفہ کو لازم پکڑے رکھا تو آپ کے بارے میں یہ حکایت نہیں کی گئی کہ بوقت وفات آپ کا حال بھی متغیر ہوا ہو جیسا کہ آپ کے شیخ عبدالقادر جیلانی کا حال متغیر ہوا۔

حضرت شیخ اکبر کے اس کلام سے حسب ذیل نتائج عیاں ہیں۔

نمبر ۱:۔ بساط عبودیة پر ٹھہرنا ضروری ہے۔ یعنی حقیقت عبودیت (بندگی) اس حیثیت سے کہ انسان کو دینا میں اسکا مکلف بنایا گیا اور اس تکلیف عبودیت میں سید و مالک نے اس کیلے کچھ امور کی حد مقرر فرمادی ہے پر قیام لازمی ہے۔

نمبر ۲:۔ اگر عبودیة مکلفه بامور نہ ہوتی تو یہ عبودیت اولال زھو و فخر کا تقاضا کرتی ہے اس حیثیت سے کہ یہ ایک بہت بڑے سید کی عبودیت ہے۔

نمبر ۳:۔ مکلف ہونا فخر واولال و شطح کا مانع ہے کیونکہ مکلف اوامر سید میں مشغول ہوتا ہے۔

نمبر ۴:۔ جب عبد اس شغل تکلیف سے فارغ ہو گا تو مقام اولال میں قائم ہو گا مگر یہ دار آخرت میں ہی ہو سکے گا کیونکہ تکلیف مع الانفاس قائم ہے۔

نمبر ۵:۔ جو بھی دنیا میں صاحب اولال ہوا ہے وہ بقدر اولال معرفتہ باللہ میں

Marfat.com

ناقص رہا۔

نمبر ٦ :۔ صاحب اولال اس کے مرتبہ کو نہیں پا سکتا جو صاحب اولال نہیں ہے۔

نمبر ۷ :۔ صاحب اولال کے بہت سے سانس ضائع ہو گئے کیونکہ اولال تکلیف کے منافی ہے۔

نمبر ۸ :۔ دنیا دار اولال نہیں اور شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب اولال تھے۔

نمبر ۹ :۔ وفات کے قریب حضرت شیخ نے اپنا رخسارہ زمین پر رکھ دیا اور اعتراف کیا کہ یہ حال جس میں میں اب ہوں یہی حق ہے اور دنیا میں بندہ کیلئے اسی پر قائم رہنا لائق ہے۔

نمبر ۱۰ :۔ وہ صاحب اولال تھے چونکہ اللہ تعالیٰ انہیں حوادث اکون جنوا دیتا تھا یعنی وہ انکا اظہار فرما دیتے تھے۔

نمبر ۱۱ :۔ حضرت شیخ کے تلمیذ شیخ ابوالسعود کو اللہ نے محفوظ فرمایا انہوں نے عبودیت مکلفہ مع الانفاس کو موت تلک لازم پکڑے رکھا۔

نمبر ۱۲ :۔ بوقت وفات حضرت شیخ جیلانی کا حال متغیر ہو گیا مگر شیخ ابوالسعود کے حال میں کوئی تغیر نہ ہوا۔

نمبر ۱۳ :۔ حضرت شیخ کے معمر حضرات میں سے بھی بعض حضرات آپ، زمانہ کے بعد یا آپ کے زمانہ میں ہی آپ سے بلند مقام پر فائز ہوئے مثلاً شیخ ابوالسعود اور آپکے زمانہ سے مراد قطبیت پر فائز ہونے سے وفات تک کا زمانہ ہے۔ یاد رہے کہ حضور ﷺ کے کلام مبارک انا سید ولد آدم و لافخر وغیرہ سے جواب نہیں دیا جاسکتا اس لئے کہ انبیاء پر غیر انبیاء کا قیاس نہیں کیا جا سکتا قائلین افضلیت شیخ تو کہتے ہیں کہ حضرت غوث پر کسی کا قیاس نہیں کیا جا سکتا تو حضور آقائے نامدار سرکار مدینہ ﷺ پر کسی دوسرے کا قیاس کیسے کیا جا سکتا ہے۔ نیز انبیاء علیہم السلام بذریعہ وحی معصوم ہیں، بخلاف اولیاء کے کہ انہیں ایسا قطعی ذریعہ میسر نہیں۔ نیز

Marfat.com

انبیاء کو حکم اظہار ہے کہ ان کا کام تشریع ہے۔ بخلاف اولیاء کے کہ انہیں ستر کا حکم ہے۔ اور انکی تبلیغ بحکایت ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فتوحات و دیگر کتب تصوف کسی قدر تفصیل آگے بھی مذکور ہوگی حضرت ابن عربی لکھتے ہیں۔

اوجب اللّٰہ علی الرسل اظہار ھا لکونھم مامورین بالدعاء الی اللّٰہ ابتداء والولی لیس کذالک لانہ یدعو الی اللّٰہ بحکایۃ دعوۃ الرسول ولسانہ لا بلسان یحدثہ کما یحدث لرسول آخر والذی اسئل اللّٰہ تعالٰی ان یرزقنا اعلی مقام عندہ یکون لا علی ولی فان باب الرسالۃ و النبوۃ مغلق فتوحات ص ۵۳۱ ج ۲

فتوحات کیہ ص ۸۰ ج ۲ میں ہے فان الرجال فی ذلک کانوا تحت قھر عبدالقادر فیما یحکی لنا من احوالہ و احوالھم فکان یقول ھذا عن نفسہ فیسلم لہ حالہ فان شاھدہ یشھدلہ بصدق دعواہ فانہ کان صاحب حال مؤثرۃ ربانیۃ مدۃ حیاتہ لم یکن صاحب مقام و ما انتقل الی حال ابی السعود و ان کان تلمیذہ الا عند موتہ وھی الحال الکبری وکانت ھذہ الحال مستصبحۃ لابی السعود طول حیاتہ فکان عبدامحضالم یشب عبودیتہ ربوبیۃ فاعلم ذلک

بلا شبہ اسوقت مردان حق قہر عبدالقادر کے تحت تھے جیسا کہ ہمیں آپکے اور مردوں کے احوال بتائے گئے ہیں تو آپ ایسی بات اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے مگر آپ کا حال سلامت رہتا بلا شبہ آپ کا شاھد آپکے صدق دعوی کی شھادت دیتا ہے بلا شبہ آپ اپنی مدت حیات تک صاحب حال موثر ربانی تھے صاحب مقام نہ تھے اور ابوالسعود کے حال کی جانب منتقل نہ ہوئے اگرچہ وہ آپکے تلمیذ تھے مگر بوقت موت حالانکہ یہی (ابوالسعود کا حال) حال کبریٰ ہے۔ اور ابوالسعود کا ساری زندگی یہی حال تھا۔ (ابوالسعود) عبد

Marfat.com

محض تھے۔ آپ کی عبودیت میں ربوبیت کی آمیزش نہ تھی اس بات کو جان لو۔
نیز ص ۱۳۱ ج ۲ میں ہے۔ فان قلت ما المکر قلنا ارداف النعم مع المخالفت وقدر ایناہ فی اشخاص و ابقاء الحال مع سوء الادب و ھو الغالب علی اھل العراق و مانجی منہ فی علمناالا ابوالسعود بن شبل سید وقتہ
اگر تو کہے کہ مکر کیا ہے تو ہم کہیں گے مخالفت کے باوجود نعمتوں کا عطا فرمانا۔ ہم نے یہ سوء ادب کے باوجود ابقاء حال کئی اشخاص میں دیکھا اور اھل عراق پر یہی غالب ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس (مکر) سے کوئی بھی نجات نہ پاسکا سوا ابوالسعود بن شبل کے جو اپنے وقت کے سید تھے ص ۲۳۲ ج ۲ پر لکھتے ہیں۔ فان الشطح نقص بالانسان لانہ یلحق نفسہ فیہ بالرتبۃ الالھیۃ و یخرج عن حقیقتہ فیلحقہ الشطح بالجھل باللّٰہ و بنفسہ وقد وقع من الاکابر ولا اسمیھم لانہ صفۃ نقص و اما رعاع الناس فلا کلام لنا معھم فانھم رعاع بالنظر الی ھؤلاء السادۃ واذا وقع مثل ھذا من السادۃ فعلیھم یقع العتب منا وقد یشطح ایضا الادنی علی الاعلی کمثل الشطحات علی مراتب الانبیاء وھی اعظم عند اللّٰہ فی المواخذۃ من شطحھم علی اللّٰہ فان مرتبۃ الالہ تکذبھم بالحال و عند السامع و اما شطحھم علی الانبیاء فموضع شبھۃ یمکن ان تقبل الصحۃ فی نفس الامر فیغتر بھا السامع الحسن الظن بہ الذی لا معرفۃ عندہ بمراتب اصناف الخلق عند اللّٰہ فیغار اللّٰہ لذلک حیث ھو حق للغیر و ما یؤثر من الضلالۃ فی الناس فیواخذ صاحب الشطحت بھاولا سیما ان ظھرت منہ فی حال صحو وکذالک من الشطحات المنقولۃ عن السادۃ رؤیۃ فضلیۃ جنسھم من البشر علی الملئکۃ جھلا منھم و ھم مسؤلون مواخذون بذالک عند اللّٰہ والعالم باللّٰہ

Marfat.com

المکمل هو الذی یحمی نفسه ان یجعل اللّٰه علیه حجة بوجه من الوجوه و من ارادان یسلم من ذلک فلیقف عندالا مر و النهی و الیرتقب الموت و یلزم الصمت الا عن ذکر اللّٰه من القرآن خاصة فمن فعل ذلک فلم یدع للخیر مطلبا ولا من الشر مهربا وقد استبراء لنفسه واعطی کل ذی حق حقه کما اعطی اللّٰه کل شئی خلقه و هنا هو العاقل مقصود الحق من العالم و ما فوق هذه المرتبة مرتبة لمخلوق اصلا هنا قد مشی من الفتوة طرف صالح فی حکمها فی الجناب الا لهی۔

بلا شبہ شطح انسان میں نقص ہے اس لئے کہ وہ شخص اپنے آپ کو رتبۂ الاصیہ کے ساتھ لاحق کر دیتا ہے اور اپنی اصلیت و حقیقت سے نکل جاتا ہے۔ تو شطح اسے جہل باللہ و بنفسہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اور بتحقیق یہ چیز اکابر سے وقوع پذیر ہوئی مگر میں ان کا نام نہیں لیتا اسلئے کہ یہ صفت نقص ہے۔ بہر حال عام اولیاء ہمارا ان سے کوئی کلام نہیں کہ وہ ان سادات کی نسبت سے عوام ہیں۔ اور جب ایسا کلام سادات سے واقع ہو جائے تو ہماری طرف سے ان پر عتاب واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی ادنی اعلی پر اظہار شطح کرتا ہے۔ جیسے کہ مراتب انبیاء پر شطحات اور یہ عندا للہ مواخذہ میں اعظم ہے۔ بنسبت اللہ کی ذات پر شطح کے۔ اسلئے کہ مرتبۂ الہ جال کے ساتھ اور سامع کے نزدیک ایسے لوگوں کی تکذیب کرتا ہے۔ بہرحال انبیاء پر شطح موضع شبہ ہے نفس الامر میں قبول صحت کا امکان ہے۔ تو حسن ظن رکھنے والا سامع جسے عنداللہ اصناف خلق کے مراتب کا علم نہیں دھوکا کھا جائے گا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے کہ یہ حق غیر ہے۔ اور لوگوں کی گمراھی میں موثر ہے۔ تو اس صاحب شطح پر مواخذہ فرماتا ہے خصوصا اگر شطحات کا صدور و ظہور صحو میں ہوا ہو یوں ہی سادات سے منقولہ شطحات میں سے ہے اپنی انسانی جنس کو جہالت کے ساتھ ملائکہ سے افضل جاننا حالانکہ وہ لوگ بایں سبب عنداللہ مسئول و ماخوذ ہونگے اور عارف کامل وہ ہے جو اپنے آپ کو اس چیز سے بچاتا ہے۔ کہ کسی وجہ سے بھی اسپر اللہ کی حجت قائم ہو تو جو شخص اس

Marfat.com

سے سلامت رہنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ کے امرو نہی پر وقوف اور موت کا انتظار کرے اور سکوت لازم پکڑے ماسواء اللہ کے ذکر کے جو خاص طور پر قرآن پاک سے ہو تو جس نے یہ کر لیا اس نے طلب خیر اور شر سے بھاگنے کا کوئی مقام نہ چھوڑا اور اپنے آپ کو بچا لیا اور ہر حق والے کو اسکا حق دیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ہر شیئ کو اسکی تخلیق دی اور یہی وہ عاقل ہے جو اس عالم سے مقصود حق تعالیٰ ہے۔ اور اس مرتبہ سے اوپر مخلوق کیلئے کوئی مرتبہ نہیں۔ یہ شخص جناب الٰہی میں حکم کے اعتبار سے فتوۃ وجواں مردی کی صالح جانب پر چلا ۱۲

مگر بالاخر جلد ثالث میں آپ نے صراحتا نام ذکر کر ھی دیا جسکا حوالہ سابقا ہوچکا ہے۔

حاشیہ :۔

۱۔ فاین الراحة فی دارا لتکلیف (الی) فاذافرغت من امرانت فیه فانصب فی امر تاتیک فی کل نفس فاین الفراغ (فتوحات ص ۴۳۱، ج ۴)

واعبدربک حتی یاتیک الیقین

Marfat.com

مردان خدا کی چار اقسام

رجال ظاہر رجال باطن رجال حد رجال مطلع

رجال ظاہر سے افضل رجال باطن' رجال باطن سے افضل رجال حد رجال حد سے افضل رجال مطلع ہیں

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رجال ظاہر سے ہیں۔

فتوحات مکیہ ص ۱۸۷ ج ۱ میں ہے۔ ثم اعلم ان رجال اللّٰہ علی اربع مراتب رجالٌ لھم الظاھر و رجال لھم الباطن و رجال لھم الحدو رجال لھم المطلع فان اللّٰہ سبحانہ لما اغلق دون الخلق باب النبوۃ والرسالۃ ابقی لھم الفھم عن اللّٰہ فیما یوحی بہ علی نبیہ ﷺ فی کتابہ العزیز وکان علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان الوحی قد انقطع بعد رسول اللّٰہ ﷺ وما بقی بایدینا الا ان یرزق اللّٰہ عبدا فھما فی ھذا القرآن (الی) فرجال الظاھر لھم التصرف فی عالم الملک و الشھادۃ (الی) وھو المقام الذی ترکہ الشیخ العاقل ابوالسعود بن شبل البغدادی ادبا مع اللّٰہ (الی ان قال) نحن ترکنا الحق یتصرف لنا وھوقولہ تعالٰی فاتخذہ وکیلا فامتثل امر اللّٰہ (الی) واما رجال الباطن فھم الذین لھم التصرف فی عالم الغیب والملکوت (الی) واما رجال الحدفھم الذین لھم التصرف فی عالم الارواح النازیۃ عالم البرزخ والجبروت (الی) واما رجال المطلع فھم الذین لھم التصرف فی الاسماء الالھیۃ فیستنزلون بھا منھا ماشاء اللّٰہ وھذا لیس لغیرھم ویستنزلون بھا کل ماھو تحت تصریف الرجال الثلاثۃ رجال الحد والباطن والظاھر وھم اعظم الرجال

Marfat.com

وهم الملامية هذافی قوتهم و ما يظهر عليهم من ذلک شيئی منهم ابوالسعود وغيره فهم والعامة فی ظهور العجز و ظاهر العوائد سواء وكان لابی السعود فی هولاء الرجال تميز بل كان اكبرهم(الی) وكان يقول ما هوا لا الصلوة الخمس وانتظار الموت و تحت هذاالكلام علم كبير و كان يقول الرجال مع اللّٰه تعالٰی كساعی الطير فم مشغول وقدم تسعی و هذا اكبر حالات الرجال مع اللّٰه اذالكبير من الرجال من يعامل كل موطن بما يستحقه و موطن هذه الدنيا لايمكن ان يعامله المحقق الا بما ذكره هذا الشيخ فاذاظهر فی هذه الدار من رجل خلاف هذه المعاملة علم ان ثم نفسا ولا بد الا ان يكون مامورا بما ظهر منه وهم الرسل والانبياء عليهم السلام و قديكون بعض الورثة لهم امر فی وقت بذالک و هو مكر خفی فانه انفصال عن مقام العبودية التی خلق الانسان لها۔

پھر جان لے بلا شبہ رجال اللہ چار مراتب پر ہیں۔ کچھ ایسے رجال ہیں جنکے لئے ظاھر بعض کیلے باطن بعض کیلئے حد اور بعض کیلئے مطلع ہے۔ بلا شبہ جب اللہ سبحانہ نے باب نبوت و رسالت بند کر دیا تو ان کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کردہ وحی کا فہم عن اللہ باقی رکھا حصرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے تھے بلا شبہ سلسلہ وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد منقطع ہو گیا اور ہمارے پاس باقی نہیں رہا مگر یہ کہ اللہ تعالٰی کسی بندے کو فہم قرآن عطا فرمائے۔ (تا) تو رجال ظاھر کیلے عالم ملک و شھادت میں تصرف ہے (تا) اور یہی وہ مقام ہے جسے شیخ عاقل ابوالسعود بن شبل البغدادی نے ادب الٰہی کے باعث ترک کر دیا (تا) فرمایا ہم نے یہ بات حق تعالٰی پر چھوڑ دی ہے کہ وہ ہمارے لئے تصرف فرمائے اور یہ قول خداوندی ہے اسے اپنا وکیل بنا لے آپ نے امر الٰہی کا امثال کیا۔ (تا) بہر حال رجال باطن وہ لوگ ہیں جن کے لئے عالم غیب ملکوت میں تصرف ہے۔ (تا) اور رجال حد وہ لوگ

Marfat.com

ہیں جنکو عالم ارواح ناریہ عالم برزخ و جبروت میں تصرف حاصل ہے (تا) اور رجال مطلع وہ ہیں جنہیں اسماء الہیہ میں تصرف حاصل ہے۔ تو ان میں سے جس قدر اللہ چاہتا ہے یہ لوگ نازل کر لیتے ہیں اور یہ چیز انکے غیر کیلئے نہیں اور رجال ثلاثہ حد و باطن وظاہر کی تصریف میں جو کچھ ہوتا ہے اسے بھی یہ لوگ نازل کر لیتے ہیں یہ رجال اللہ میں سب سے اعظم و افضل ہیں اور یہ لوگ ملامیہ ہیں یہ چیزیں انکی قوت میں ہیں لیکن ان پر اس میں سے کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی ان میں سے ابوالسعود وغیرہ ہیں تو وہ عالم لوگ ظہور عجز اور ظاہر عوائد میں برابر ہیں اور ابوالسعود کو ان رجال میں ایک تمیز خاص حاصل تھا بلکہ آپ ان میں سے اکبر تھے۔ (تا) اور آپ فرمایا کرتے تھے صرف پانچ نمازیں ہیں اور انتظار موت اس کلام کے تحت بہت بڑا علم ہے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ بندہ اللہ کی بارگاہ میں سعی کرنے والے پرندے کی مانند ہے منہ مشغول اور قدم دوڑتے ہوئے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مردوں کے حالات میں سے اکبر حال ہے۔ اسلئے کہ مردان خدا میں سے بڑا اور اعلیٰ وہ ہے جو ہر مقام اور موطن میں وہ معاملہ کرے جس کا وہ مقام مستحق ہے۔ اور اس موطن دنیا میں محقق کے لئے کوئی اور معاملہ ممکن نہیں مگر وہی جو اس شیخ نے ذکر کیا۔ تو جب اس دار دنیا میں کسی شخص سے اسکے خلاف ظاہر ہو تو معلوم ہو گیا کہ یہاں نفسانیت کا دخل ہے۔ اور یہ بات ضروری ہے مگر یہ کہ وہ مامور ہو اور وہ صرف رسل و انبیاء ہی ہیں کبھی بعض ورثہ کو اسکا امر ہوتا ہے لیکن یہ امر خفی ہے اسلئے کہ یہ اس مقام عبودیت سے انفصال ہے جس کیلئے انسان پیدا کیا گیا۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ رجال ظاہر کیلئے تصرف ثابت ہوتا ہے مگر شیخ اکمل ابوالسعود نے اللہ کے ساتھ ادب کیلئے ترک کر دیا کیونکہ یہی افضل ہے نیز اس درجہ سے اوپر اولیاء اللہ کے لئے تین درجات اور ہیں یعنی رجال باطن وحد و مطلع ان درجات پر فائز حضرات رجال ظاہر سے نہایت ہی ارفع و اعلیٰ مقامات پر فائز ہیں۔

الکبریت الاحمر ص ۸۴ میں حضرت امام شعرانی شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں۔

وقال فی الباب السابع والتسعین وثلثمائۃ انما ظھر الشیخ عبد

Marfat.com

القادر الجيلی بالتصريف فی الوجود والتاثير والدعوی العريضة لان مشهده من الحق تعالٰی كان حضرة الاسم الظاهر فاعطاه مقام الصولة والهمة والشطح واظهار العلو على امثاله واشكاله بل على من هو اعلٰی منه فی مقامه قال وهٰذا المقام وان كان رفيعا فثم ما هو ارفع منه وهو مقام الادب. و اظهار الذل والمسكنة قال ومن شطح على اللّٰه اكثر ادب ممن شطح على عباد اللّٰه لان اللّٰه تعالٰی يقبل الشطح لوسعه، بخلاف المخلوق لضيفه اليواقيت والجواهر ص ۱۰۴ تصنیف حضرت امام شعرانی میں ہے فان قلت فهل القتل بالهمة والولاية والعزل الذی يقع من بعض الاولياء كمال فيهم ام نقص فالجواب هو نقص بالنسبة لما فوقه من المقامات واعطى الشيخ ابو السعود ابن الشبل مقام التصريف فی الوجود فتركه وقال نحن قوم تركنا الحق تعالٰی يتصرف لنا فكان اكمل من الشيخ عبدالقادر الكيلانی مع انه تلميذه هكذا ذكر الشيخ فی الباب الثانی والتسعين ومائة من الفتوحات

کہ آپ نے باب ۳۹۷ میں فرمایا کہ شیخ عبدلقادر الجیلانی تصریف و تاثیر فی الوجود اور دعوائے عریضہ کے ساتھ ظاہر ہوئے اس لئے کہ آپ کا مشہد حق تعالیٰ سے حضرۃ اسم ظاہر تھا تو اس نے آپ کو صولت وہمت شطح اور اپنے امثال واشکال بلکہ اس پر بھی اظہار علو دیا جو اپنے مقام میں آپ سے اعلی تھا۔ شیخ اکبر فرماتے ہیں یہ مقام اگرچہ رفیع ہے مگر یہاں اس سے بھی ارفع مقام ہے اور وہ مقام ادب واظہار ذل ومسکنت ہے اور جس نے احکام الٰہی پر شطح کا اظہار کیا اس کی نسبت زیادہ ادب والا ہے جس نے اللہ کے بندوں پر شطح کا اظہار کیا۔ اس لئے کہ اللہ اپنے وسع کے باعث شطح قبول کر لیتا ہے بخلاف مخلوق کے اس لئے کہ مخلوق کے ہاں تنگی ہے اگر تو کہے کہ کیا ہمت اور ولایت کے ساتھ قتل کر دینا یا معزول کر دینا جو کہ بعض اولیاء سے واقع ہوتا ہے کمال

Marfat.com

ہے یا نقص تو جواب یہ ہے کہ مافوق مقامات کے اعتبار سے یہ نقص ہے شیخ ابوا لسعود بن شبل کو مقام تصریف فی الوجود عطا فرمایا گیا تو آپ نے اسے ترک کر دیا اور فرمایا کہ ہم وہ قوم ہیں کہ ہم نے حق تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہے کہ ہمارے لئے تصرف فرمائے۔ لہٰذا آپ شیخ عبدالقادر جیلانی سے باوجود آپ کے تلمیذ ہونے کے افضل تھے۔

Marfat.com

تمام مقامات سے اعلیٰ مقام عبودیتہ محضہ ہے

صاحب روح المعانی ص ۵۵ ج ۶ پر
الحافظون لحدود اللّٰہ کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں
هم القائمون فی مقام العبودیة بعد کشف صفات الربوبیة لهم فلا یتجاوزون ذالک وان حصل لهم ما حصل فهم فی مقام التمکین والصحو لایقولون ما یقوله سکاری المحبة ولا یهیمون فی اودیة الشطحات (الی) فان الوقوف عند القدر من شان الکاملین ومن هنا قیل لاتوثر همة العارف بعد کمال عرفانه ای اذا تیقن وقوع کل شیئ بقدره تعالیٰ الموافق للحکمة البالغة وان ماشاء اللّٰه کان وما لم یشاء لم یکن ولم یتهم اللّٰه فی شیئ من الفعل والترک سکن تحت کهف الا قدار وسلم لمدعی الارادة وانصت لمنادی الحکمة وترک مراده لمراد الحبیب بل لا یرید الا ما یریده وهو الذی یقتضیه مقام العبودیة المحضة الذی هو اعلی المقامات ودون ذالک مقام الا دلال ولقد کان حضرة مولانا القطب الربانی الشیخ عبدالقادر الکیلانی قدس سره فی هذا المقام وله کلمات تشعر بذالک لکن لم یتوقف قدس سره حتی انتقل منه الی مقام العبودیة المحضة کما نقل مولانا عبدالوهاب الشعرانی فی الدرر والیواقیت وقد ذکران هذا المقام کان لتلمیذه حضرت مولانا ابوالسعود الشبلی قدس سره صاحب روح المعانی ص ۵۶ ج ۱۷ پر تحت قوله تعالیٰ بل عباد مکرمون لا یسبقونه بالقول وهم بامره یعملون رقم طرازہیں اشارة ان الکامل لا یختار شیئاً شانه التفویض والجریان تحت مجار الاقدار مع طیب النفس ومن هنا قیل ان القطب الربانی الشیخ عبدالقادر الکیلانی قدس

Marfat.com

سرہ وغمرنا برہ لم یتوقف حتی ترقی عن مقام الادلال الی التفویض المحض وقد نص علی ذالک الشیخ عبدالوھاب الشعرانی فی کتابہ الجواھر والیواقیت

وہ وہ ہیں جو کشف صفات ربوبیت کے بعد مقام عبودیت میں قائم ہیں تو اس سے تجاوز نہیں کرتے خواہ انہیں حاصل ہے جو بھی حاصل ہے۔ تو وہ مقام تمکین وصحو میں ہیں جو کچھ سکاری محبت کہہ جاتے ہیں یہ لوگ نہیں کہتے۔ اور نہ ہی او دیہ شطحات میں بھٹکتے ہیں۔ (تا) پس بلاشبہ وقوف عندالقدر کاملین کی شان ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ کمال عرفان کے بعد عارف کی ہمت موثر نہیں ہوتی۔ یعنی جب اسے کامل یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ ہر شئی کا وقوع تقدیر الٰہی سے ہے۔ جو کہ حکمت کاملہ کے موافق ہے اور یہ کہ جو اللہ نے چاہا ہوا اور کسی شئی کے فعل وترک میں اللہ تعالیٰ پر اتہام نہیں لگاتا کھف اقدار میں سکون پذیر ہو جاتا ہے اور مدعی ارادہ کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے۔ اور منادی حکمت کے لئے خاموش ہو جاتا ہے۔ اور اپنی مراد حبیب کی مراد کے لئے ترک کر دیتا ہے۔ بلکہ کسی شئی کا ارادہ ہی نہیں کرتا مگر اس چیز کا جس کا محبوب ارادہ فرمائے۔ اور یہی (تواضع وعجز ونیاز) وہ ہے جس کا مقام عبودیۃ محضہ تقاضا کرتا ہے جو کہ تمام مقامات سے اعلی مقام ہے اس سے نیچے مقام ادلال ہے اور حضرت مولانا قطب ربانی شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ اس مقام میں تھے اور آپ کے کچھ ایسے کلمات ہیں جو اس کی خبر دیتے ہیں لیکن آپ یہاں متوقف نہ رہے بلکہ یہاں سے مقام عبودیۃ محضہ کی طرف منتقل ہوگئے جیسا کہ مولانا عبدالوھاب الشعرانی نے الدرر والیواقیت میں نقل فرمایا ہے اور آپ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ مقام (عبودیۃ محضہ) آپ کے تلمیذ مولانا ابوالسعود الشبلی قدس سرہ کا تھا آیہ کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کامل کسی کام میں اپنا اختیار استعمال نہیں کرتا بلکہ اس کی شان یہ ہے بطیب خاطر جمیع معاملات اللہ جل شانہ کے سپرد کر دینا اور تقادیر الاہیہ کے تحت چلنا اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ قطب ربانی الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ٹھہرے نہ رہے حتی کہ مقام ادلال سے ترقی کر کے تفویض محض تک پہنچے اس پر شیخ

Marfat.com

عبدالوھاب شعرانی نے اپنی کتاب الجواھر والیواقیت میں نص کی ہے۔ ۱۲ لیکن یہ انتقال بوقت انتقال ہوا جب کہ شیخ ابو السعود دیگر کاملین تا مدت حیات اسی اعلی مقام عبودیت محضہ میں رہے وقد نص علی ذالک الشیخ ابن العربی والامام الشعرانی وغیرھما علیھم الرحمۃ والرضوان

اب شطح کی وضاحت ملاحظہ فرمایئے تاکہ بحث پوری طرح واضح ہو جائے

فتوحات مکیہ ص ۳۸۷ ج ۲ میں ہے

ان الشطح کلمۃ دعوی بحق تفصح عن مرتبتہ التی اعطاہ اللّٰہ من المکانۃ عندہ افصح بھا عن غیر امر الٰھی لکن علی طریق الفخر بالراء فاذا امر بھا فانہ یفصح بھا تعریفا" عن امر الٰہی لا یقصد بذالک الفخر قال علیہ السلام انا سید ولد آدم ولا فخر یقول ما قصدت الا فتخار علیکم بھذا التعریف انبائتکم بہ لمصالح لکم فی ذالک ولتعرفوا منۃ اللّٰہ علیکم برتبۃ نبیکم عند اللّٰہ والشطح زلۃ المحققین اذالم یومر بہ فیقولھا کما قالھا علیہ السلام ولھذا بین فقال ولا فخر فانی اعلم انی عبداللّٰہ کما انتم عبیداللّٰہ والعبد لا یفتخر علی العبد اذا کان السید واحدا" وکذا نطق عیسٰی علیہ السلام فبدا بالعبودیۃ وھو بمنزلۃقولہ علیہ السلام ولافخر (الی ان قال) فھذہ کلھا لو لم تکن عن امر الٰہی لکانت من قائلھا شطحات فانھا کلمات تدل علی الرتبۃ عند اللّٰہ علی طریق الفخر بذالک علی الامثال والاشکال وحاشا اھل اللّٰہ ان یتمیز واعن الامثال او یفتخر و او لھذا کان الشطح رعونۃ نفس فانہ لا یصدر من محقق اصلا فان المحقق مالہ مشھود سوی ربہ وعلی ربہ مایفتخر وما یدعی

Marfat.com

بل هو ملازم عبوديته مهيا لما يرد عليه من اوامره فيسارع اليها وينظر جميع من فى الكون بهذه المثابة فاذا شطح فقد انحجب عما خلق له وجهل نفسه وربه ولو انفعل عنه جميع ما يدعيه من القوة فيحيى ويميت ويولى ويعزل وماهو عندالله بمكان بل حكمه فى ذالک حكم الدواء المسهل او القابض يفعل بخاصية الحال لا بالمكانة عندالله كما يفعل الساحر بخاصية الصنعة فى عيون الظاهرين فيخطف ابصار هم عن روية الحق فى ما اتوابه فكل من شطح فعن غفلة شطح وما راينا ولا سمعناعن ولى ظهر منه شطح لرعونة نفس وهو ولى عند الله الا ولا بدان يفتقر ويذل و يعود على اصله و يزول عنه ذلک الزهو الذى كان يصول به فذلک لسان حال الشطح هذا اذا كان بحق هو مذموم فكيف لو صدر من كاذب فان قيل فكيف صورة الكاذب فى الشطح مع وجود الفعل و الاثر منه قلنا نعم ماسالت عنه اماصورة الكاذب فى ذلک فان اهل الله و ذالک المسمى شطحا عندهم حيث لم يقترن به امر الهى امر به كما تحقق ذلک عن الانبياء عليهم السلام فمن الناس من يكون عالما بخواص الاسماء فيظهر بها الا ثار العجيبة والانفعالات الصحيحة ولا يقول ان ذالک عن اسماء عنده و انما يظهر ذلک عند الحاضرين انه من قوة الحال والمكانة عند الله والولاية الصادقة وهوكاذب فى هذا كله و هذالا يسمى شطحا ولا صاحبه شاطحا بل هو كذب محض ممقوت فالشطح كلمات صادقة صادرة من رعونة نفس عليها بقية طبع تشهد لصاحبها ببعده من الله في تلک الحال و هذالقدر كاف فى معرفة حال الشطح

شطح ایسا حق دعوی ہے جس سے بغیر امر الٰہی کے اپنے اس مرتبہ

Marfat.com

ومقام کو بطور فخر بیان کرے جو اسے اللہ تعالیٰ نے نے عطا فرمایا ہے۔ جب اسے امر دیا جائے تو وہ بامر خداوندی اپنی تعریف کرتا ہے اور اس سے فخر کا قصد نہیں کرتا۔ سرکار دوعالم علیہ السلام نے فرمایا انا سید ولد آدم ولافخر۔ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور فخر نہیں۔ آپ فرما رہے ہیں میں نے تم پر فخر کا قصد نہیں کیا لیکن میں نے تمہاری مصالح کے لئے تمہیں خبر دی ہے تاکہ تم اپنے نبی کے عند اللہ رتبہ سے اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان پہچان لو اور شطح محققین کی زلتہ ہے جب امر نہ دیا گیا ہو تو ایسی بات کہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے وضاحت فرمادی ولا فخرفخر نہیں اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں جیسے تم اللہ کے بندے ہو اور عبد عبد پر فخر نہیں کرتا جب کہ سید ایک ہو اور ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام نے نطق فرمایا تو ابتداء عبودیتہ کے اظہار سے کی اور وہ بمرتبہ حضور کے قول ولافخر کے ہے (الی ان قال) تو یہ سب اگر امر الٰہی سے نہ ہوتے تو یہ قائل کی شطحات ہوتے۔ کہ وہ ایسے کلمات ہیں جو عنداللہ رتبہ پر دلالت کرتے ہیں امثال واشکال پر فخر کے طریق سے اور اہل اللہ اس بات سے بہت دور ہیں کہ امثال سے متمیز ہوں یا فخر کریں یہی وجہ ہے کہ شطح رعونت نفس ہے تو وہ کسی محقق سے صادر نہیں ہوتا کہ محقق کا مشہود ماسوی اپنے رب کے کچھ نہیں ہوتا اور اپنے رب پر نہ فخر کرسکتا ہے اور نہ دعوی بلکہ وہ اس کی عبودیت کو لازم پکڑنے والا اور اپنے آپ پر وارد ہونے والے اوامر ربانی کے لئے تیاری کرنے والا ہوتا ہے تو وہ ان کی ادائیگی میں مسارعت اختیار کرتا ہے اور تمام کائنات کو اسی مقام میں دیکھتا ہے تو جب شطح کیا تو اس سے حجاب میں ہوگیا جس کے لئے پیدا کیا گیا۔ اور نہ اپنے آپ کو پہچانا اور نہ ہی اپنے رب کو خواہ وہ جس قوت کا مدعی ہے اس کے تمام تر اثرات کا اس سے ظہور ہو وہ زندہ کر دے یا مار دے یا والی بنائے یا معزول کرے تو اس کے باوجود وہ عند اللہ کسی مقام پر نہیں ہے بلکہ اسکا حکم دوائے مسہل یا قابض کا ہے وہ خاصیت حال سے کرتا ہے نہ عند اللہ مرتبے سے جیسے کہ ساحر خاصیت صفت سے ظاہر بین نظروں میں کرتا ہے تو ان کی آنکھیں حق کے دیکھنے سے بند کرلیتا ہے تو جس نے بھی شطح کا اظہار کیا غفلت سے کیا

Marfat.com

اور ہم نے کوئی ولی دیکھا نہ سنا کہ اس سے رعونت نفس سے شطح کا ظہور ھوا ہو حالانکہ وہ شخص عنداللہ ولی ہو تو وہ لازمی طورپر انکسار و ذلت پیش کرے گا اوراپنے اصل کیطرف عود کریگا اور اس سے یہ فخرو زھو زائل ہو جائے گا جس کیوجہ سے وہ حملہ آور ہوتا ہے تو یہ لسان حال شطح ہے جبکہ حق ہو تو مذموم ہے تو پھر کیسے ہو گا اگر کاذب سے صادر ہو اگر کہا جائے باوجود فعل و اثر کے کاذب فی الشطح کی صورت کیا ہے ہم کہیں گے جو تو نے سوال کیا ہے بہت اچھا ہےکاذب فی الشطح کی صورت یہ ہے کہ اہل اللہ سے اگر کوئی شخص بغیر امر الٰہی کے اسطرح کی کسی چیز کا اظہار کرتا ہے جیسے امور کا تحقق انبیاء علیہم السلام سے ہوتا ہے تو یہ شطح ہے اور بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو خواص اسماء کے عالم ہوتے ہیں تو ان اسماء سے آثار عجیبہ اور انفعالات صحیحہ کا اظہار کرتے ہیں اور یہ نہیں کہتے یہ اسماء کی تاثیر ہے تو حاضرین کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوت حال اور عنداللہ مرتبہ اور ولایت صادقہ کیوجہ سے ہے حالانکہ وہ اس سب میں کاذب ہوتا ہے تو اسکا نام شطح اور اسکے صاحب کا نام شاطح نہیں بلکہ یہ کذب محض ہے جس پر نارانسگی ہے تو شطح کلمات صادقہ ہیں جو رعونت نفس سے صادر ہوئے بقیہ طبع کیوجہ سے یہ اپنے صاحب کو اس حال کیوجہ سے اللہ سے دور کرتے ہیں یہ مقدار حال شطح کی معرفت کیلئے کافی ہے۔

تحکم

اب مزید وضاحت کیلئے تحکم جو کہ شطح کی ہی ایک قسم ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

فتوحات مکیہ شریفہ ص ۵۲۰ ج ۲ میں ہے۔

عين التحكم عند القوم التصرف لاظهار الخصوصية بلسان الانبساط فى الدعاء هذا ضرب من الشطح وقريب منه لما يتوهم من دخول النفس فيه الا ان يكون عن امر الهى فلا مواخذة على صاحبه فيه (الى ان قال) فاذا كان عن امر الهى بتعريف فالانسان فيه عبد ممتثل امر سيده بطريق الوجوب (

Marfat.com

الی ان قال)

فعین التحکم مخصوص بالرسل فی اظهار المعجزات والتحدی بها عن الامر الالهی فانهم مرسلون بالدلالات علی انهم رسل اللّٰه فهم مخبرون بالحال انهم المصطفون الاخیار لا بالقصد ثم قد یقع منهم بعد ثبوت الرسالة قول خارج عن مقتضی الدلالت ولایکون منهم الاعن امر الهی یوذن ذلک القول بمر تبة القائل عنداللّٰه مثل قوله صلی اللّٰه علیه و آله وسلم انا سید الناس یوم القیٰمة فلما کان فی قوة هذه اللفظ اظهار الخصوصیة عنداللّٰه ومن هو مشغول باللّٰه ماعنده فراغ لمثل هذا و من شغل اهل اللّٰه باللّٰه امتثال امر اللّٰه فاخبر علیه السلام حین عم فقال ولا فخر ای ماقصدت الفخر ای هکذا امرت ان اعرفکم فان العارف کیف یفتخر و المعرفة تمنعه و مشاهدة الحق تشغله ولا یظهر مثل هذا ممن لیس بما مور به الا عن رعونة نفس اوفناء لغلبة حال یستغفر اللّٰه من ذلک اذا فارقه ذالک الحال الذی افناه (الی ان قال)و منهم من یبلغ فی التحکیم ان یقسم علی اللّٰه فی امر فیبراء الحق قسمه ومع هذا یستغفر اللّٰه ولو لا ان فیه رائحة ما استغفر والحکایات فی التحکیم عن الصالحین کثیرة لا سیما مایحکی عن عبدالقادر الجیلی رحمۃ اللہ علیہ۔

اولیائے کرام کے نزدیک عین التحکم اظہار خصوصیت کیلئے بلسان انبساط فی الدعاتصرف کا نام ہے یہ سطح کی ہی ایک قسم ہے اور اسکے قریب ہے کہ اس میں بھی نفس کا دخل ہو سکتا ہے۔ مگر یہ کہ امر الٰہی سے ہو تو اس کے صاحب پر کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔ (الی ان قال) جب امر الٰہی تعریف کے بارے میں ہو تو انسان اس میں اپنے سید کے وجوبی امر کا امتثال کرنے والا عبد ہو گا۔ (الی ان قال)

Marfat.com

پس عین تحکم رسل کرام کے ساتھ مخصوص ہے بامر الٰہی اظہار معجزات میں اور تحدی میں کہ وہ ایسے معجزات کے ساتھ بھیجے گئے ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں تو وہ حال کے ساتھ خبر دینے والے ہیں کہ وہ چنیدہ پسندیدہ ہیں نہ کہ قصد سے پھر ثبوت رسالت کے بعد کبھی ان سے دلالت مذکورہ کے مقتضی سے خارج قول بھی وقوع پذیر ہو جاتا ہے لیکن رسل عظام سے ایسا بغیر امر الٰہی کے نہیں ہوتا یہ قول عنداللہ قائل کے مرتبہ کی خبر دیتا ہے۔ جیسے حضور علیہ السلام کا ارشاد انا سید الناس یوم القیامۃ پس جبکہ ان الفاظ سے عنداللہ اظہار خصوصیت ہوتا تھا اور جو اللہ کی ذات کے ساتھ مشغول ہو اس کے پاس ایسی باتوں کیلئے فراغت نہیں ہوتی اور اہل اللہ کا اللہ کی ذات کے ساتھ شغل اسکے امر کا امتثال ہے تو حضور علیہ السلام نے اپنی خصوصیت کی خبر دینے کے بعد ولا فخر فرمایا ۔ یعنی میں نے فخر کا قصد نہیں کیا یعنی مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے کہ تمہیں جنوادوں اسلئے کہ عارف کیسے فخر کر سکتا ہے کہ معرفت اسکو منع کرتی اور مشاہدہ حق اسے مشغول رکھتا ہے۔ اور ایسی بات غیر مامور لوگوں سے ظہور پذیر نہیں ہوتی مگر رعونت نفس یا فنا .غلبۂ حال سے تو جب اس سے یہ حال جس نے اسے مقام فنا میں پہنچا دیا ہے جدا ہوتا ہے تو وہ ایسی بات سے اللہ کی ذات سے مغفرت طلب کرتا ہے۔ اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو مقام تحکیم میں یہاں تک پہنچ جاتے ہیں کہ اللہ کی ذات پر قسم اٹھا دے تو اللہ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے اور اس کے باوجود وہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے اگر اسمیں رائحہ نفس نہ ہوتی تو وہ استغفار نہ کرتا اور تحکیم میں صالحین سے بہت سی حکایات ہیں خاص طور پر عبدالقادر الجیلی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

بحث مکر

اولیاء پر ستر واجب ہے جیسے کہ انبیاء پر اظہار واجب ہے
تاویل سے زیادہ ضرر رساں کوئی چیز نہیں۔

تکمیل بحث کیلئے حضرت ابن عربی کی مکر اللہ پر تحریر بھی پیش خدمت ہے ص

Marfat.com

۵۳۰ تا ۵۳۱ ج ۲۔

واما مکر اللّٰہ بالخاصة فهو مستور فی ابقاء الحال علیه مع سوء الادب الواقع منه و هوالتلذذ بالحال و الوقوف معه وما یورثه من الادلال فیمن قام به و الهجوم علی اللّٰہ و عدم طلب الانتقال منه وما قال اللّٰہ لنبیه و قل رب زدنی علما وما اسمعنا ربک الا تنبیها لنقول ذالک ونطلب من اللّٰہ ولو کان مخصوصا بالنبی لم یسمعنا اوکان یذکر انه خاص به کما قال فی نکاح الهبة فللحال لذة وحلاوة فی النفوس یعسر علی بعض النفوس طلب الانتقال من الامر الذی اورثه ذلک الحال بل لا یطلب المزید الا منه وجهل ان الاحوال مواهب واما المکر الذی فی خصوص الخصوص وهو فی اظهار الآیات و خرق العوائد من غیر امر ولا حد الذی هو میزانها فانه لما وجب علی الانبیاء سترها کما وجب فی الرسل اظهار ها اذا مکن الولی منها واعطی عین التحکیم فی العالم یطلب الممکور به لنقص حظ عن درجة غیره یرید الحق ذلک به وجعل فیهم طلبا لطریق اظهارها من حیث لا یشعر ان ذلک مکر الهی یوء دی الی نقص حظ فوقع الالهام فی النفس باظهار الایات علی ایدیهم من انقیاد الخلق الی اللّٰہ عزوجل وانقیاد الغرقی من بحار الذنوب المهلکة واخذهم عن الماء ولوفات و ان ذلک من اکبر مایدعی به الی اللّٰہ ولهذا کان من نعت الانبیاء و الرسل ویری فی نفسه انه من الورثة وان هذا من ورث الاحوال فیحجبهم ذلک عما اوجب اللّٰہ علی الاولیاء من ستر هذه الایات مع قوتهم علیها وغیبهم عما اوجب اللّٰہ علی الرسل من اظهار ها لکونهم مامورین بالدعاء الی اللّٰہ ابتداء والولی لیس

Marfat.com

كذلك انما يدعوا الى اللّٰه بحكاية دعوة الرسل ولسانه لا يستن يحدثه كما يحدث لرسول آخر والشرع مقرر من عند العلماء به فالرسول على بصيرة فى الدعاء الى اللّٰه بما اعلمه اللّٰه من الاحكام المشروعة والولى على بصيرة فى الدعاء الى اللّٰه بحكم الاتباع لا بحكم التشريع فلا يحتاج الى آية ولا بينة فانه لوقال مايخالف حكم الرسول لم يتبع فى ذلك ولا كان على البصيرة فلا فائدة لا ظهار الآية بخلاف الرسول فانه ينشئى التشريع وينسخ بعض شرع مقرر على يد غيره من الرسل فلا بد من اظهار آية وعلامة تكون دليلا على صدقه انه يخبر عن اللّٰه ازالة ما قرره اللّٰه حكما على لسان رسول آخر اعلاما بانتهاء مدة الحكم فى تلك المسئلة فيكون الولى مع خصوصيته قد ترک واجبا فنقصه من مرتبة مايعطيه الوقوف مع ذالک الواجب والعمل به فلا شيئى اضر بالعبد من التاويل فى الاشياء فاللّٰه يجعلنا على بصيرة من امر نا ولا يتعدى بنا مايقتضيه مقامنا والذى اسئال اللّٰه تعالٰى ان يرزقنا اعلى مقام عنده يكون لا على ولى فان باب الرسالة والنبوة مغلق وينبغى للعالم انه لا يسئال فى المحال

اللہ کا مکر خاص لوگون کے ساتھ ابقائے حال میں مستور ہے باوجود سوء ادب کے جو اس سے واقع ہوا ہے اور وہ ہے حال کے ساتھ تلذذ اور اسکے ساتھ وقوف جو کچھ ادلال دیتا ہے جسکے ساتھ قائم ہوتا ہے اور اللہ کی ذات پر ہجوم اوراس حال سے طلب انتقال ہ عدم اور اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کو رب زدنی علمانہ کہا اور ہمیں نہ سنایا مگر تنبیہہ کیلئے تاکہ ہم یہ کہیں اور اللہ تعالٰی سے طلب کریں اگر نبی پاک کا خاصہ ہوتا تو اللہ تعالٰی ہمیں نہ سناتا یا فرما دیتا کہ یہ آپ کے ساتھ خاص ہے جیسے کہ نکاح ہبہ میں فرما دیا تو طبیعت میں حال کی ایک لذت اور حلاوت ہوتی ہے کہ بعض طبائع پر حال کے

Marfat.com

دیئے ہوئے امر سے طلب انتقال نہایت ہی مشکل ہوتا ہے بلکہ اسی میں اضافہ طلب کرتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ احوال مواھب ہیں خاص الخاص لوگوں میں مکر الٰہی یہ ہے کہ ان سے بغیر امر الٰہی اور حد مقررہ کے آیات و خوارق عادات کا اظہار ہوتا ہے جب اولیاء پر ستر واجب ہے جیسے کہ انبیاء پر اظہار واجب تو جس وقت ولی کو اسپر تمکین دی جاتی ہے اور اسے عالم میں عین التحکیم عطا کیا جاتا ہے تو ممکور اسے طلب کرتا ہے اسلئے کہ اسکا حظ دوسرے سے کم ہوتا ہے۔ تو وہ طلب اظہار کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ یہ مکر الٰہی ہے جو نقص حظ تک پہنچائے گا تو نفس میں اظہار آیات کا الہام واقع ہوتا ہے یعنی خلق کا ذات حق کیلئے انقیاد اور مدد ۔ گناہوں کے سمندروں میں مستغرق لوگوں کو بچانا۔ اگرچہ موت ہی واقع ہو چکی ہو پھر بھی ان کو پانی سے زندہ نکال لینا اور یہ ان بڑی چیزوں میں سے ہیں جن کے ساتھ اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ انبیاء و رسل کے صفت ہے اور وہ ممکور یہ سمجھتا ہے کہ وہ ورثہ انبیاء سے ہے حالانکہ یہ صرف وارث احوال ہے۔ تو ان کو یہ چیز اس بات سے محجوب کر دیتی ہے کہ اولیاء پر باوجود قوت کے ستر آیات واجب ہے۔ اور یہ بھی ان پر مخفی رہتا ہے کہ رسل کرام پر اظہار واجب ہے اس وجہ سے کہ وہ ابتداء دعوت الی اللہ پر مامور ہیں اور ولی ایسا نہیں ہے وہ اللہ کی طرف بحکایت دعوت رسول اور اسی کی زبان سے دعوت دیتا ہے نہ کہ اپنی طرف سے نئی زبان سے جیسا کہ ایک نیا رسول دعوت دیتا ہے۔ اور شرع علماء کے نزدیک مقرر ہے تو رسول دعوت الی اللہ میں بصیرت پر ہوتا ہے کہ اللہ نے اسے احکام مشروعہ کا علم دیا ہے اور ولی دعا الی اللہ میں بحکم اتباع بصیرت پر ہوتا ہے نہ بحکم تشریع لہٰذا وہ کسی آیت و علامت کا محتاج نہیں ہوتا اور نہ ہی بینہ کا اسلئے کہ اگر وہ ایسی بات کہے جو حکم رسول کے مخالف ہو تو اس میں اسکی اتباع نہیں کیجائے گی اور نہ ہی بصیرت پر ہو گا تو اظہار آیات کا کوئی فائدہ نہ ہوا بخلاف رسول کے کہ وہ ایک نئی شریعت بناتا ہے اور ایک دوسرے رسول کے ہاتھ پر مقرر شدہ شرع کو منسوخ کرتا ہے۔ تو اس کے لئے اظہار آیت وعلامت ضروری ہے جو دلالت کرے کہ وہ اللہ کی طرف سے خبر دے رہا ہے۔ تاکہ دوسرے رسول کی زبان سے جو حکم ثابت ہوا

Marfat.com

ہے اسکا ازالہ ہو سکے کہ اس مسئلہ کی مدت متمی ہو چکی ہے تو ولی نے باوجود اپنی خصوصیت کے واجب کو ترک کر دیا ہے تو اس واجب پر وقوف اور عمل سے جو رتبہ اسے ملتا ہے اس میں نقص پیدا کر دیا پس بندے کیلئے تاویل سے زیادہ کوئی چیز نقصان دہ نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کام میں بصیرت پر رکھے اور ہمارا مقام جسکا تقاضا کرتا ہے اس سے تعدی سے بچائے اور وہ جو کچھ میں اللہ سے مانگتا ہوں یہ ہے کہ ہمیں اپنے ہاں وہ اعلیٰ مقام عطا فرمائے جو کسی اعلیٰ ولی کو میسر ہو سکتا ہے کہ باب رسالت ونبوت بند ہو چکا ہے اور عالم کے لئے یہ لائق ہے کہ محال کا سوال نہ کرے۔

شیخ کے ایک قول کی تشریح

نیز نبراس شرح' شرح العقائد ص ۵۶۲ مصنفہ علامہ عبدالعزیز الفرہاروی میں ہے۔

ان قلت قد حکی عن القطب الاعظم عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ انه قال خضنا بحرا وقف الانبیاء علی ساحله قلت اراد الاحول التی لا یحسن صدورها عن الانبیاء کالو جد والرقص والشطحیات اھ فان الحق سبحانه تعالٰی حفظ الانبیاء عنها بتوسیع بواطنهم وکانت تجری فیها بحار العشق والذوق ولا یغلب علیهم الاحوال

اگر تو کہے کہ قطب اعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا ہم ایسے سمندر میں غوطہ زن ہوئے کہ انبیاء اسکے ساحل پر کھڑے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ آپنے ان احوال کا ارادہ فرمایا جنکا صدور انبیاء کیلئے اچھا نہیں جیسے وجد ورقص وشطحیات۔ کہ حق سبحانہ نے انبیاء کو بتوسیع بواطن ان سے محفوظ فرمایا ہے حالانکہ ان میں عشق و ذوق کے سمندر رواں تھے مگر ان پر احوال غالب نہ ہوتے تھے۔

حاشیہ :۔

اھ۔ حاشیہ نبراس میں ہے۔ الشطح عبارة عن کلمة علیها رائحة رعونة ودعوی وهو من زلات المحققین فانه دعوی بحق

Marfat.com

يصفح بها العارف من غير اذن الهی بطريق الشعر كنافی الاصطلاحات

ترجمہ۔ شطح عبارت ہے ایسے کلمہ سے جس میں رائحہ رعونت و دعوی ہو اور یہ زلات محققین سے ہے اسلئے کہ یہ ایسا حق دعوی ہوتا ہے جسکو عارف بطریق شعر بغیر اذن الٰہی بیان کرتا ہے۔

فلا تزكو انفسكم هو اعلم بمن اتقى

Marfat.com

بلا امر الٰہی (وحی) اظہار منزلت و مرتبت زلتہ ہے

فتوحات مکیہ ص ۶۳۶ ج ۲ میں ہے۔

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم ولا فخر اما اذا کان تعریف العارف منزلتہ للناس من غیر امر الٰہی فانہ ھوی نفس بتاویل ظھر لہ وھی زلۃ وقعت منہ ینبغی ان یتعوذ باللّٰہ من شرھا فان الموطن الدنیاوی لا یقتضی الفتح ولا التعریف بالمقام الا بالانبیاء خاصۃ واما الاولیاء فحضرتھم العبودیۃ المحضۃ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولا فخر فرمایا تو جب عارف کا اپنے مرتبہ کا لوگوں کے سامنے بیان کرنا بغیر امر الٰہی کے ہو تو وہ خواہش نفس ہے کسی ایسی تاویل کی وجہ سے جو اسکے سامنے ظاھر ہوئی اور یہ لغزش ہے جو اس سے وقوع پذیر ہوئی لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اسکے شر سے پناہ طلب کرے پس بلا شبہ موطن دنیاوی اپنے مقام و مرتبہ کی تعریف و وضاحت نہیں چاہتا مگر انبیاء کے لئے خاص طور پر بہر حال اولیاء تو ان کا مقام عبودیتہ محضہ ہے یعنی صرف عجزو نیاز۔

حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد امر و نہی جدید کا نزول نہیں ہو سکتا

الیواقیت و الجواھر ص ۵۸ مصنفہ عارف باللہ سیدی امام شعرانی میں ہے۔

قد قال الشیخ محی الدین فی الباب الثانی والعشرین من قال من الاولیاء ان اللّٰہ تعالٰی امرہ بشیئی فھو تلبیس لان الامر من قسم الکلام وصفتہ وھنا باب مسدود دون الاولیاء من جھۃ التشریع وایضاح ذالک انہ لیس فی الحضرۃ الالھیۃ امر تکلیفی الا وھو مشروع فما بقی للاولیاء الا سماع امرھا

شیخ محی الدین نے باب نمبر ۲۲ میں فرمایا ہے کہ جس نے بھی اولیاء میں سے یہ کہا کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اسے کسی شئی کا امر دیا ہے تو یہ تلبیس ہے اسلئے کہ امر قسم و صفت کلام میں سے ہے۔ اور یہ باب بوجہ تشریع اولیاء پر مسدود ہے اسکی وضاحت یہ ہے کہ بارگاہ الٰہی میں جو بھی امر تکلیفی تھا وہ مشروع ہو چکا تو اولیاء کیلئے باقی نہ رہا مگر اسی

امر کا سماع

فتوحات مکیہ ص ۳۸ ج ۳ میں ہے۔

لان الملک لا ینزل بوحی علی قلب غیر نبی اصلا ولا بامر الهی جملة واحدة فان الشریعة قد استقرت و تبین الفرض والواجب والمندوب والمباح والمکر وه فانقطع الامر الالهی بانقطاع النبوة والرسالة ولهذا لم یکتف رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم بانقطاع الرسالة فقط لئلا یتوهم ان النبوة باقیة فی الامة فقال علیه السلام ان النبوة والرسالة قد انقطعت فلا نبی بعدی ولا رسول فما بقی احد من خلق اللّٰه یا مره اللّٰه بامر یکون شرعا یتعبده به فانه ان امره بفرض کان الشارع قد امره به فالامر للشارع وذلک وهم منه وادعاء نبوة قد انقطعت فان قال انما یامره بالمباح قلنالا یخلو اما ان یرجع ذلک المباح واجبا فی حقه فهذا هو عین نسخ الشرع الذی هو علیه حیث صیر بهذا الوحی المباح الذی قرره الرسول مباحا واجبا یعصی بترکه وان ابقاه مباحاکما کان فکذالک کان فای فائدة فی الامر الذی به جاء هذا الملک لهذا المدعی صاحب هذا المقام فان قال ما جاء به ملک لکن اللّٰه امر نی به من غیر واسطة قلنا هذا اعظم من ذلک فانک ادعیت ان اللّٰه یکلمک کما کلم موسی علیه السلام ولا قائل به من علماء الرسوم ولا من علماء اهل الذوق ثم انه لو کلمک او لو قال لک فما کان یلقی الیک فی کلامه الا علوما واخبار الا احکا ما ولا شرعا ولا یامرک اصلا

Marfat.com

فانه ان امرک کان الحکم مثل ماقلنا فی وحی الملک فان کان ذلک الذی دندنت علیه عبارة عن ان اللّٰه خلق فی قلبک علما بامر مافماثم فی کل نفس الا خلق العلم فی کل انسان ما یختص به ولی من غیره وقد بینا فی هذا الکتاب وغیره ما هوالا مر علیه ومنعنا جملة واحدة ان یامر اللّٰه احدا بشریعة یتعبده فی نفسه اویبعثه بهاالی غیره وما نمنع ان یعلمه الحق علی الوجه الذی نقرره وقرره اهل طریقنا بالشرع الذی تعبده به علی لسان الرسول علیه السلام من غیر ان یعلمه ذلک عالم من علماء الرسوم بالمبشرات التی ابقیت علینا من آثار النبوة وهی الرء ویا یراها الرجل المسلم اوتری له (الی) فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوة الاالتعریف وانسدت ابواب الا وامر الالهیة والنواهی فمن ادعاها بعد محمد فهو مدع شریعة اوحی بها الیه سواء وافق بهاشرعنا اوخالف واما فی غیر زماننا قبل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم فلم یکن تحجیر ولذلک قال العبد الصالح خضر ما فعلته عن امری فانه زمانه اعطی ذلک وهو علی شریعة من ربه وقد شهدله الحق بذالک عند موسی وعندنا وزکاه (الی) وکذلک عیسی علیه السلام اذا نزل فلا یحکم فینا الا بسنتنا عرفه الحق بها علی طریق التعریف لا علی طریق النبوة وان کان نبی فتحفظوا یا اخواننا من غوائل هذا الموطن فان تمییزه صعب جدا

اسلئے کہ بلا شبہ فرشتہ وحی و امر الٰہی کسی غیر نبی کے قلب پر ہرگز نازل نہیں کرتا ہے بے شک شریعت مستقر ہو چکی فرض، واجب، مستحب، مباح ومکروہ واضح ہو چکے۔ نبوت و رسالت کے انقطاع سے امر الٰہی کا نزول منقطع ہو چکا اسی لئے رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نبوت و رسالت منقطع ہو گئی میرے بعد نہ کوئی نبی ہے نہ رسول۔ تو اللہ کی مخلوق میں سے کوئی ایسا شخص باقی نہیں جسے اللہ کسی امر سے مامور فرمائے جو شریعت بن جائے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کا تعبد (فرمانبرداری) کرے اگر اسیفرض کا امر دیا ہے تو شارع علیہ السلام کو بھی امر دیا گیا تو درحقیقت وہ امر شارع کیلئے ہے۔ اور اسے وھم ہے۔ اور ایسی نبوت کا ادعا ہے جو منقطع ہو چکی اگر وہ مدعی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مباح کا امر دیتا ہے۔ تو ہم کہیں گے یا تو یہ مباح (بوجہ امر) اسکے حق میں واجب بن جائے گا تو یہ اس شرع کا نسخ ہے جس پر وہ ہے کہ اس (نئی) وحی کے بسبب وہ مباح جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباح قرار دیا واجب بنا دیا گیا کہ اس کے ترک سے عاصی ہو گا اگر اس وحی (جدید) نے اسے مباح ہی رکھا جیسا کہ پہلے تھا تو اس امر جدید کا کیا فائدہ جسے یہ فرشتہ اس مدعی پر لایا اگر یہ کہے کہ فرشتہ وحی نہیں لایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بلا واسطہ امر دیا ہے تو ہم کہیں گے کہ اس سے بھی بہت بڑی بات ہے کہ تو نے دعوی کر دیا کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ کلام فرماتا ہے جیسے کہ موسی علیہ السلام سے کلام فرمائی۔ اسکا قائل کوئی بھی نہیں نہ علماء رسوم سے نہ علماء ذوق (اولیاء اللہ) سے پھر اگر بالفرض اس نے تیرے ساتھ کلام فرمایا تو اس نے تیری طرف علوم (فہم قرآن) یا خبریں القاء فرمائیں نہ احکام و شریعت اور حق تعالیٰ تجھے قطعا کسی شئی کا امر نہ دے گا بلا شبہ اگر اس نے تجھے امر دیا تو حکم اسی طرح ہو گا جیسے ہم وحی ملک میں بیان کر چکے پس یہ جو تو بڑ بڑایا ہے اگر اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ عزوجل نے تیرے دل میں کسی امر کا علم پیدا فرمایا ہے تو علم وفہم اللہ نے ہر انسان میں پیدا فرمایا اسمیں ولی وغیر ولی کا کوئی اختصاص نہیں اور ہم نے اس کتاب اور دیگر کتب میں حقیقت حال کو واضح کر دیا ہے۔ اور ہم نے مکمل طور پر اس بات کو منع کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی کو شرعی امر دے جس پر وہ خود اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے یا اللہ تعالیٰ اسے اس امر کے ساتھ دوسرے لوگوں کی طرف مبعوث کرے اور ہم یہ منع نہیں کرتے کہ حق تعالیٰ ہمارے اور ہمارے اہل طریق کے بیان کردہ طریقہ کے مطابق بذریعہ مبشرات جو کہ آثار نبوت سے ہمارے لئے باقی رکھے گئے

Marfat.com

ہیں اس شرع کا علم عطا فرمائے جس پر وہ رسول اللہ کے ارشاد کے مطابق خدا کی عبادتکرتا ہے۔ مبشرات وہ خواب ہیں جو مرد مسلم خود دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھے جاتے ہیں (تا) تو اولیاء کیلئے آج ارتفاع نبوت کے بعد ماسوائے تعریف (قرآن و سنت کی تفہیم) کے کچھ باقی نہیں رہا۔ اوامرو نواھی الہیہ کے دروازے بند ہو گئے پس جو ان کا دعوی کرے وہ نئی شریعت کا مدعی ہے۔ خواہ ہماری شرع کی موافقت کرتا ہے یا مخالفت بہر حال ہمارے (امت محمدیہ) کے زمانے کے غیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل تجیر (رکاوٹ) نہ تھی اسی وجہ سے اللہ کے عبد صالح حضرت خضر نے کہا ما فعلته عن امری بلا شبہ آپ کو آپکے زمانہ نے یہ چیز دی وہ اپنے رب کیطرف سے شریعت پر تھے۔ حق تعالیٰ نے آپکے لئے اس چیز کی شھادت دی جو موسی علیہ السلام کے ہاں اور ہمارے پاس بھی پہنچی اللہ تعالیٰ نے آپ کا تزکیہ فرمایا(تا) اور یونہی عیسی علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو ہمارے طریقہ کے مطابق حکم فرمائیں گے۔ جسکا علم آپ کو حق تعالیٰ بطریق تفہیم دے گا نہ بطور نبوت اگرچہ وہ نبی ہیں پس اے ہمارے بھائیو اس مقام کے غوائل (گمراہیاں) سے بچ جاؤ بلا شبہ اس کی تمیز بہت مشکل ہے۔

فتوحات شریفہ ص ۱۸۹ ج ۲ میں ہے۔

الامر الالٰھی من صفة الکلام وھو مسدود دون الاولیاء من جھة التشریع

امر الٰہی صفت کلام سے ہے اور یہ اولیاء پر مسدود ہے اسلئے کہ نئی شریعت نہیں آسکتی۔

فتوحات ص ۱۸۸ ج ۱ میں ہے۔

فاذا ظھر فی ھذہ الدار من رجل خلاف ھذہ المعاملة علم ان ثم نفسا ولا بد الا ان یکون مامور ابما ظھر منه وھم الرسل والانبیاء

تو جب اس دار دنیا میں کسی آدمی سے اس معاملہ (عبودیتہ و عجز ونیاز و تواضع)

Marfat.com

کے خلاف کا ظہور ہوا تو معلوم ہو گیا کہ یہاں نفسانیت ہے اور یہ چیز ضروری ہے مگر یہ کہ جو کچھ ظہور پذیر ہوا ہے اسمیں مامور ہو اور مامور صرف انبیاء و رسل ہی ہیں۔

خلاصہ کلام

بحوث سابقہ سے ماہتاب و آفتاب کی طرح نمایاں ہوا کہ حضرت شیخ اکبر و دیگر اولیاء عظام کا موقف یہ ہے کہ اپنے مرتبہ و مقام کا بیان و اظہار بلا امر الٰہی ہو تو یہ بنسبت اعلیٰ ترین و ارفع ترین مقام کے نقص ہے اور بامر الٰہی ہو تو درست ہے مگر یہ دوسری صورت انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔ نیز امر سے مراد حکم بذریعہ وحی الٰہی اور مامور سے مراد مامور بالوحی ہے۔ نیز ابحاث مذکورہ میں اولیاء عظام کے ارشادات عالیہ سے یہ بات بھی آفتاب نیمروز کی طرح عیاں ہو گئی کہ بامر (وحی) الٰہی عنداللہ اپنی مرتبت و منزلت کا بیان درست رائحہ طبع سے پاک و حظ نفس سے مبرا ہے کہ اس صورت میں عبد مامور (نبی) اپنے رب کے امر کا ممتثل (ماننے والا) ہے بلکہ عبدمامور پر اپنا اظہار واجب و لازم ہے کہ اسے اظہار کا حکم دیا گیا ہے اگر باوجود امر کے اظہار نہیں کرتا تو یہ عدم امتثال حکم اور رسالت و تبلیغ میں کوتاہی و تقصیر ہو گی جو کہ بوجہ عصمت ناممکن ہے۔ قرآن کریم میں ہے وان لن تفعل فما بلغت رسالته مگر یہ صورت صرف انبیاء ورسل کے ساتھ خاص ہے کہ باب نبوت و رسالت و تشریع اولیاء پر مغلق و مسدود ہے دوسری صورت یہ ہے کہ

Marfat.com

عبدبلا امر (وحی) الٰہی عنداللہ اپنے مقام ومرتبہ کا اظہار و اعلان کرے یہ صورت رائحہ طبع وحظ نفس سے خالی نہیں ہو سکتی اس میں نفس کا دخل لازمی و لابدی ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی ولی سے ایسے قول کا صدور ہوا آخرکار اس نے ایسی بات سے توبہ و استغفار و رجوع کیا اور حال شطح واولال وزھو و تحکیم سے عبودیتہ محضہ کیطرف منتقل ہو گیا جو کہ ارفع ترین مقام اولیاء ہے یہی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ساتھ ہوا۔ کہ آپ کو بوقت وفات بالکل آخری انفاس میں مقام استطالہ و شطح سے رجوع وانتقال الی مقام العبودیتہ المحضہ حاصل ہوا اور آپکے حال میں آخری انفاس میں تغیر و تبدل واقع ہو گیا جبکہ کتنے ہی ایسے اکمل ترین و ارفع ترین مقام وہیت (عبودیتہ محضہ) کے حامل اولیاء ہوئے ہیں جو ساری زندگی اسی مقام عبودیت پر رہے اور کوئی بری بوں۔ اپنی زبان مبارک سے نہ نکالا جیسے حضرت شیخ ابوالسعود انکا حال بوقت وفات متغیر نہ ہوا۔ فکن عبدامحضا فتوحات

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی مقام اولال میں رکے رہے

اب مسئلہ زیر بحث بالکل بے حجاب و بے غبار ہو گیا کہ حضرت شیخ نہ نبی تھے نہ رسول لہٰذا آپ کا یہ قول بلا امر (وحی) الٰہی تھا اسی وجہ سے آپ نے بھی آخری انفاس میں اس سے استغفار و رجوع کیا۔ حضرت ابن عربی علیہ الرحمہ نے تو بار بار ہر بحث میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کا نام صراحتہ ذکر فرما کر کسی قسم کا خفاء و اشتباہ باقی نہیں رہنے دیا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ رحمہ فتوحات شریف ص ۲۸۶ ج ۲ میں بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مقام اولال میں رک جانے اور آپکی فضیلت آپکے وقت کے ساتھ مخصوص ہونے کی صراحت فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

منھم من یقام فی مقام الاولال کعبد القادر الجیلی ببغداد سببہ وقتہ یعنی ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو مقام اولال میں روک دیے جاتے ہیں جیسے بغداد میں عبدالقادر جیلی جو اپنے وقت کے سردار تھے۔ نیز فرماتے ہیں۔

انتھر الشیخ ابوالسعود شخصادکر عبدالقادر وخصہ مرۃ

Marfat.com

عبدالقادر وافرط فقال واللّٰه انی لا علم حال عبدالقادر کیف کان مع اهله وکیف هو الآن فی قبره فتوحات مکیہ ص ۶۲۷ ج ۲ و ص ۲۲۴ ج ۲ حضرت شیخ ابوالسعود نے ایک ایسے شخص کو جھڑک دیا جس نے شیخ عبدالقادر کا ذکر کیا اور حضرت شیخ عبدالقادر کا مرتبہ بہت بڑھایا اور افراط سے کام لیا پس آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں عبدالقادر کے حال کو خوب جانتا ہوں وہ اپنے اہل کے ساتھ کیسا تھا اور وہ اب اپنی قبر میں کیسے ہے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کی رائے

اب مسئلہ زیر بحث پر امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے بھی ملاحظہ فرمائیے

مکتوبات شریفہ کے ص ۲۹۳ ج ۱ میں ہے۔

آنچہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرمودہ "قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه" اوجمیع الاولیاء صاحب عوارف کہ مرید و مربائے شیخ ابوالنجیب سہروردی است کہ از محرمان ومصاحبان حضرت شیخ عبدالقادر بودہ است ایں کلمہ را از آں کلمات ساختہ است کہ مشعر عجب اند کہ از مشائخ دربدایت احوال بواسطہ بقایائے سکر یافتہ اندو در نفحات از شیخ حماد دباس کہ از شیوخ حضرت شیخ است نقل کردہ است کہ اوبطریق فراست فرمودہ کہ ایں عجمی را قدمیست کہ در وقت وے برگردن ہمہ اولیاء خواہد بود وہر آئینہ مامور شود بانکہ بگوید قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه وہر آئینہ آنرابگوید و ہمہ اولیاء برگردن بنہند بہر تقدیر حضرت شیخ درایں کلام محق اند ایں کلام خواہ از بقایائے سکر از ایشاں سر برزدہ باشد و خواہ مامور باشند باظہار ایں کلام چہ قدم ایشان برگردن ہائے جمیع اولیائے آنوقت بودہ است و جمیع اولیائے آں وقت بزیر قدم ایشاں بودہ اند لیکن باید دانست کہ ایں حکم مخصوص باولیائے آں وقت است اولیائے ماتقدم و ماتاخر ازایں حکم خارج اند چنانکہ از کلام شیخ حماد مفہوم میشود کہ قدم او در وقت وے بر گردن ہمہ اولیاء خواہد بود ونیز غوثے کہ در بغداد بودہ است و حضرت شیخ عبدالقادر و ابن سقاو عبداللہ بزیارت اور فتہ بودند کہ آں غوث بطریق فراست در

Marfat.com

حق شیخ گفته که بینم ترادر بغداد که بمنبر برآمده و میگوئی قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه ومی بینم اولیاء وقت تراکه همه گردن هائے خود راپست کرده اند اجلال و اکرام ایشاں از کلام ایں بزرگ نیز مفہوم که آں حکم مخصوص باولیاء آنوقت بوده است درایں وقت نیز اگر کسے راحق سبحانہ چشم بینا عطا فرماید .بیند چنانچه آں غوث دیده بودکه گردنهائے اولیاء آنوقت زیر قدم وے اند واین حکم تجاوز بغیر اولیاء آنوقت نکرده است در اولیائے ماتقدم ایں حکم چگونہ مجوزبود که شامل اصحاب کرام است که بیقین از حضرت شیخ افضل اند درماتا خر چگونہ متمشی شود که شامل حضرت مہدی است که آنحضرت بقدوم اوبشارت داده است و امت رابوجود او مبشر ساخته واو را خلیفة اللہ فرموده و ہم چنیں اصحاب حضرت عیسی علی نبینا و علیه الصلوتے والسلام که از انبیاء اولوالعزم است از سابقانند وبواسطه متابعت ایں شریعت ملحق باصحاب خاتم الرسل اند علیہم السلام از بزرگی متاخرین ایں امت تواند بودکه آں سرور فرموده باشد علیه وعلی آله الصلوة والسلام "لا یدری اولهم خیر ام آخرهم" بالجمله حضرت شیخ عبدالقادر رادر ولایت شان عظیم است و درجه علیا است و ..ت خاصه محمدیه را علی صاحبها الصلوة والسلام والتحیه ازراه سیر بنقطه آخر رسانیده است و سر حلقه آں دائرہ گشت از اینجا کسے تو ہم نه کند که چوں شیخ سر حلقه دائرہ محمدیه بود باید که از ہمه اولیاء افضل باشد چه ولایت محمدی فوق جمیع ولایت انبیاء است علی نبینا علیہم الصلوت والتحیات زیراکه سر حلقه ولایت محمدی است که از راه سر حاصل گشته است چنانکه گذشت نه سر حلقه مطلق آں ولایت تا افضیلت لازم آید یا آنکه گویم سر حلقه مطلق ولایت محمدیه بودن مستلزم افضلیت نیست زیراکه تو اند بود که دیگرے در کمالات نبوة محمدیه بطریق تبعیت و وراثت پیش قدم بود افضلیت از راه آں کمالات اور اثابت باشد جمعے از مریدان حضرت شیخ عبدالقادر قدس سره در حق شیخ غلوی نمایند و در محبت جانب افراط میگیرند در رنگ محبان مفرط حضرت امیر کرم اللہ وجہه از فحوائے کلمه وکلام ایں جماعت مفہوم میشود که شیخ را ایشاں از جمیع اولیاء ماتقدم و ماتاخر افضل میدانند وغیر از انبیاء علیہم الصلوے والتسلیمات معلوم نیست که دیگرے رابر حضرت شیخ فضل دہند ایں از افراط محبت است

Marfat.com

اگر گویند آں قدر ظہور خوارق و کرامات کہ از شیخ بوجود آمدہ است از ہیچ ولی بظہور نیامدہ پس فضل اورا باشد گویم کہ کثرت ظہور خوارق بر افضلیت دلالت ندارد وتواند بود کہ یکے بود کہ ہیچ خارقے از وے بظہور نیاید افضل باشد ازاں کس کہ خوارق و کرامات ازوے بظہور مے آیند شیخ الشیوخ در عوارف بعد ذکر کرامات و خوارق مشائخ فرمودہ است کل ھذہ مواھب اللّٰہ سبحانہ وقد یکاشف بھا قوم ویعطی وقدیکون فوق ھولاء من لا یکون لہ شیئی من ھذا الآن ھذہ کلھا تقویۃ للیقین ومن منح صرف الیقین لا حاجۃ لہ الی شیئی من ھذہ الکرامات دون ما ذکرنا من الذکر فی القلب ووجود ذکر الذات کثرت ظہور خوارق راولیل پر افضلیت ساختن دررنگ آنست کہ کسے کثرت فضائل و مناقب حضرت امیر راولیل افضلیت او ساز د بر حضرت صدیق رضی اللہ عنہما۔ کہ آنقدر فضائل و مناقب ازوی بظہور نیآمدہ است اے برادر بشنو خوارق عادات بر دونوع است نوع اول علوم و معارف الہیست جل سلطانہ کہ بذات و صفات و افعال واجبی جل وعلی تعلق دارد آں سوائے عقل است و خلاف متعارف و معتاداست کہ بندہ ہائے خاص خود راباآں ممتاز ساختہ است و نوع ثانی کشف صور مخلوقات و اخبار از مغیبات کہ بعالم تعلق دارد و نوع اول مخصوص باہل حق و ارباب معرفت است و نوع ثانی شامل محق و مبطل است زیراکہ اہل استدراج رانیز نوع ثانی حاصل است نوع اول نزد خداجل و علا شرافت و اعتبار دار دکہ باولیاء خود مخصوص ساختہ است و اعدارا دراں شرکت نہ دادہ و نوع ثانی نزد عوام خلائق معتبراست و درانظار ایشاں معزز و محترم ایں معنی اگرچہ از اہل استدراج بظہور آید نزدیک است کہ از نادانی اورا پرستش نمایند و بررطب ویابس کہ اوایشاں را تکلیف نماید مطیع و منقاد او گردند بلکہ محجو باں نوع اول را از خوارق نمے دانند واز کرامات نمے شمرند۔ خوارق نزد ایشاں منحصر نوع ثانی است و کرامات بزعم ایں محجوباں مخصوص بکشف صور مخلوقات است و اخبار از مغیباں ایشاں زہے بے خرداں علمے کہ باحوال مخلوقات حاضر یا غائب تعلق دارد کدام شرافت و کرامت دروے حاصل است بلکہ ایں علم شایان

Marfat.com

است کہ بجہل مبدل گردد تانسیان از مخلوقات و احوال ایشاں حاصل آید معرفت واجبی است حق تعالیٰ و تقدس کہ بشرف وکرامت سزاوار است و باعزاز و احترام شایاں

پری نہفتہ رخ دیو در کرشمہ وناز بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

اور وہ جو حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ نے فرمایا میرا یہ قدم ھر ولی کی گردن پر ہے صاحب عوارف نے جو شیخ ابوالنجیب سہروردی قدس سرہ کے مرید اور تربیت یافتہ ہیں اور شیخ ابوالنجیب سہروردی قدس سرہ حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ کے دوستوں اور راز داروں میں ہوئے ہیں اس کلمے کو ان کلمات میں شامل کیا ہے جو خود بینی کو ظاھر کرتے ہیں۔ اور جو اولیائے کرام سے ابتدائے احوال میں سکر کے باقیماندہ اثرات کیوجہ سے صادر ہوئے اور نفحات میں شیخ حماد دباس سے منقول ہے جو حضرت شیخ کے شیوخ میں سے ہوئے ہیں کہ انہوں نے بطور فراست فرمایا کہ اس عجمی کا قدم وہ مبارک قدم ہے جو اس کے وقت کے اولیاء کی گردن پر ہو گا اور اسکو خدا کی طرف سے حکم ہو گا کہ یوں کہے کہ میرا یہ قدم ھر ولی کی گردن پر ہے اور یہ شخص یہ کلمات ضرور کہے گا اور سب اولیاء اپنی گردن جھکا دیں گے بہر صورت حضرت شیخ اس کلام میں حق بجانب ہیں۔ یہ کلام خواہ سکر کے باقیماندہ اثرات کیوجہ سے آپ سے صادر ہوا ہو یا اس کلام کے اظہار کا آپ کو خدا کیطرف سے حکم ہوا بہرصورت اسوقت کے تمام اولیاء آپ کے قدموں کے نیچے تھے لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ یہ حکم اس وقت کے ساتھ مخصوص ہے پہلے یا بعد کے اولیاء اس حکم سے خارج ہیں جیسے کہ شیخ حماد کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا قدم ان کیوقت میں تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا نیز ایک غوث نے جو بغداد میں تھے اور حضرت شیخ عبدالقادر اور ابن سقا اور عبداللہ ان کی زیارت کے لئے گئے تھے بطریق فراست حضرت شیخ کے حق میفرمایا کہ میں تجھے بغداد میں منبر پر بیٹھا دیکھتا ہوں اور تو اپنی زبان سے کہہ رہا کہ میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ تیرے وقت کے تمام اولیاء نے اپنی گردنیں تیرے احترام اور اعزاز میں جھکا دیں ہیں اس بزرگ کے کلام سے معلوم

Marfat.com

ہوتا ہے کہ وہ حکم اسوقت کے اولیاء کیساتھ خاص ہے اسوقت بھی حق سبحانہ کسی کو چشم بینا عطا فرمائے تو وہ دیکھ سکتا ہے کہ جسطرح اس غوث نے دیکھا کہ اسوقت کے اولیاء کی گردنیں آپ کے قدم کے نیچے ہیں اور یہ حکم اسوقت کے اولیاء کے علاوہ کسی اور کیطرف تجاوز نہیں کرتا۔ پہلے اولیاء کرام میں یہ حکم کیسے جائز ہو جبکہ پہلے اولیاء میں صحابہ کرام بھی داخل ہیں جو حضرت شیخ سے یقیناً افضل ہیں اور کے بعد اولیاء میں بھی یہ حکم کیسے جاری ہو سکتا ہے کیونکہ کے بعد اولیاء میں حضرت امام مہدی بھی شامل ہیں جنکے تشریف لانے کی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے بشارت دی ہے اور امت کو آپ کی بشارت سے نوازا ہے اور انہیں خلیفتہ اللہ فرمایا اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام کیساتھی کہ حضرت عیسیٰ اولوالعزم سابقین انبیاء میں سے ہیں اور اس شریعت کی متابعت کے واسطہ سے اصحاب خاتم الرسل علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ ملحق ہیں متاخرین کی بزرگی کے باعث ہی شاید آنسرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا "کہ نہیں معلوم کہ اس امت کے پہلے بہتر ہیں یا پچھلے (ترمذی) مختصر یہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر کی ولایت میں شان عظیم ہے اور بلند ترین درجہ حاصل ہے ولایت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ کو لطیفہ کے راستے سے نقطہ آخر تک پہنچایا ہے اور اس دائرہ کے سرحلقہ ہوئے ہیں یہاں سے کوئی یہ وھم نہ کرے کہ جب شیخ قدسسرہ ولایت محمدیہ خاصہ کے سر حلقہ ہیں تو سب اولیاء سے افضل ہونگے کیونکہ ولایت محمدی تمام انبیاء کی ولایتوں سے اوپر ہے علی نبینا و علیہم الصلوۃ اسلئے کہ ہم کہیں گے حضرت شیخ قدس سرہ اس ولایت محمدی کے سرحلقہ ہیں جو لطیفہ کے راستہ سے حاصل ہے۔ جیسے کہ پہلے گزرا نہ کہ مطلق ولایت محمدیہ کے سر حلقہ ہیں تاکہ افضلیت لازم آئے یا ہم یوں کہتے ہیں کہ ولایت محمدیہ کا سر حلقہ ہونا افضلیت کو مستلزم نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی دوسرا بطریق تبعیت و وراثت کمالات نبوۃ میں پیش قدم ہو اور ان کمالات کی وجہ سے افضلیت اسے حاصل ہو حضرت شیخ قدس سرہ کے مریدین کی ایک جماعت شیخ قدس سرہ کے حق میں بہت غلو کرتی ہے اور محبت میں حد سے بڑھ جاتی ہے۔ جسطرح حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم

Marfat.com

کے محب (شیعہ) حد سے بڑھ گئے اس جماعت کی گفتگو کے اشارات سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ حضرت شیخ کو پہلے اور بعد آنے والے تمام اولیاء سے افضل قرار دیتے ہیں اور انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات کے سواء کوئی دوسرا معلوم نہیں ہوتا جس کو حضرت شیخ سے افضل تسلیم کرتے ہوں یہ محبت میں افراط کیوجہ سے ہے اگر سوال کریں کہ جسقدر خوارق و کرامات حضرت شیخ قدس سرہ سے وجود میں آئے ہیں اور کسی ولی سے ظاھر نہیں ہوئے لہٰذا سب سے حضرت شیخ قدس سرہ ہی افضل ہونے چاہئے تو میں کہونگا کہ ظہور خوارق کی کثرت افضلیت پر دلالت نہیں کرتی ایسا ممکن ہے کہ کسی ولی سے ایک امر خارق بھی ظاہر نہ ہو۔اور اس ولی سے بہتر ہو جس سے بہت خوارق و کرامات کا ظہور ہوا ہو شیخ الشیوخ (شہاب الدین سہروردی) نے مشائخ کی کرامات و خوارق کے بعد فرمایا کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطائیں ہیں کبھی اولیاء اللہ میں سے ایک گروہ کوان خوارق کا مکاشفہ کرایا جاتا ہے اور اسے عطا کی جاتی ہیں اور کبھی ایسا نہیں بھی ہوتا کہ ان سب لوگوں سے اوپر وہ شخص ہوتا ہے جس سے ان میں سے کوئی بات بھی ظاھر نہیں ہوتی کیونکہ یہ سب چیزیں تقویت یقین کے لئے ہیں اور جسے ویسے ہی یقین عطا کر دیا گیا ہو اسے ان میں سے کسی شئی کی ضرورت نہیں ہوتی تو یہ کرامات جو ہم نے ذکر کی ہیں دل میں ذکر الٰہی کے رسوخ اور ذکر ذات کے وجود سے کم درجہ ہیں۔ کثرت ظہور خوارق کو افضلیت کی دلیل بنانا بالکل ایسے ہے جسطرح کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کثرت فضائل و مناقب کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر افضلیت کی دلیل بنائے کیونکہ جس قدر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فضائل و مناقب ظہور پذیر ہوئے ہیں حضرت صدیق اکبر سے نہیں ہوئے اے برادر عزیز اچھی طرح سن خوارق عادات دو قسم ہیں نوع اول علوم و معارف خداوند تعالیٰ جل سلطانہ ہیں کہ ذات و صفات اور افعال واجب تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں اور نظر عقل کے دائرہ سے ورا ہیں۔ اور متعارف اور معتاد کے خلاف ہیں جن کے ساتھ اس نے اپنے خاص بندوں کو ہی ممتاز فرمایا ہے۔ اور دوسری قسم مخلوقات کی صورتوں کا کشف اور عالم سے تعلق رکھنے والے علوم غیبیہ کی خبریں دینا ہے۔ نوع اول اہل حق اور ارباب

Marfat.com

معرفت کے ساتھ خاص ہے۔ اور نوع ثانی سچے اور جھوٹے دونوں طرح کے لوگوں کو شامل ہے اسلئے کہ اہل استدراج کو بھی نوع ثانی حاصل ہے۔ نوع اول خداجل وعلا کے ہاں بزرگی اور اعتبار رکھتی ہے کہ اسے اس نے اپنے اولیاء کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ اور دشمنوں کو اس میں شریک نہیں کیا اور نوع ثانی عام مخلوقات کے نزدیک معتبر ہے۔ اور ان کی نظروں میں معزز اور محترم ہے۔ یہ چیز اگر اہل استدراج سے ظہور پذیر ہو نزدیک ہے کہ عوام نادانی کے باعث انکی پرستش شروع کر دیں اور رطب ویا بس میں کہ وہ انہیں اسکے متعلق کہیں۔ انکے تابع اور فرمانبردار بن جائیں بلکہ یہ محجوب لوگ یعنی عوام نوع اول کو خوارق میں سے شمار نہیں کرتے کیونکہ انکے نزدیک خوارق قسم ثانی میں منحصر ہیں اور ان محجوبوں کے خیال میں کرامت مخلوقات کی صورتوں کے کشف اور ان کو غیبی چیزوں کی خبریں دینے کے ساتھ مخصوص ہے کتنے بے عقل ہیں۔ وہ علم جو حاضر و غائب مخلوقات کے حالات سے تعلق رکھتا ہے اسمیں کیا شرافت و کرامت ہے۔ بلکہ یہ علم تو اس لائق ہے کہ جہل سے تبدیل ہو جائے۔ تاکہ مخلوقات اور انکے حالات سے نسیان حاصل ہو۔ واجب تعالیٰ وتقدس کی معرفت ہی شرافت اور کرامت اوراعزاز احترام کے لائق ہے۔

پری نے رخ چھپا لیا اور دیو کرشمہ و ناز میں ہے
عقل حیرت سے جل گئی کہ یہ کیسی بوالعجبی ہے

واضح رہے کہ حضرت امام ربانی کے نزدیک یہ قول بوجہ بقیہ سکر ہی صادر ہوا ہے۔ اور جانب سکر ہی آپ کے خیال شریف میں راجح ہے جیسا کہ دفتر سوم حصہ دوم ص ۱۴۵ کے مکتوب نمبر ۱۲۱ سے واضح ہے جو کہ ملخصا صفحہ ۴۷ پر تحریر ہو چکا ہے۔ خیال رہے کہ یہ مکتوب شریف بھی مکتوبات میں سے بالکل آخری ایام کا ہے اس کے بعد صرف تین مکتوبات شریفہ تحریر ہوئے ہیں۔ محترم ناظرین کرام لسان القوم سید المکاشفین حضرت محی الدین ابن عربی و حضرت علی الخواص کی شہادات واقعیہ خارجیہ اور امام شعرانی (جنہیں اعلی حضرت اپنی کتب میں سیدی عارف باللہ امام عبدالوھاب شعرانی لکھتے ہیں) اور شیخ شہاب الدین السہروردی جو حضرت شیخ ابوالنجیب کے تربیت یافتہ ہیں

Marfat.com

اور گھر کے رازدان ہیں نیز اس محفل میں شامل ہونے والے ہیں (جنہوں نے اپنی رائے کو اپنی کتاب میں درج فرما کر اسے صاحب بھجۃ سے محفوظ فرما لیا) اوردیگر اولیائے عظام کے بیانات سنیہ سے مسئلہ کی حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے تاہم بعض توھمات کے دور کرنے کیلے مزید بیان کی ضرورت ہے۔ یہ بات یاد رہے ایک فرد وقت جب اپنے علو کا اظہار کرتا ہے تو چونکہ اس زمانہ کے لوگوں سے واقع میں وہ افضل ہوتا ہے لہٰذا وہ اسکی بات تسلیم کرتے ہیں مگر اسوقت کے لوگوں کا ادب کرنا سر جھکانا اس کلمہ کو عجب و سکر و شطح وادلال سے نہیں نکال سکتا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی اپنی اس کلام میں محق تھے کہ اسوقت کے لوگوں سے آپ بلند مرتبہ تھے لیکن جمیع متقد مین و متاخرین کسی صورت میں قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔

عرفا صحابہ و ائمہ پر لفظ ولی کا اطلاق ہوتا ہے

نیز ثابت ہو گیا کہ بعض لوگوں کا یہ قول کہ عرفا لفظ ولی میں صحابہ کرام و آئمہ عظام داخل نہیں ہیں اور لفظ ولی عرف میں غیرصحابہ و آئمہ پر بولا جاتا ہے درست نہیں۔ اگر ایسا کوئی عرف موجود ہوتا تو یقیناً حضرت مجدد الف ثانی اس سے بے خبر نہ ہوتے اور نفی عموم در ھر عصر پر ولایت صحابہ سے استدلال فرماتے ہوئے یہ نہ فرماتے " در اولیاء ماتقدم ایں حکم چگونہ مجوز بود کہ شامل اصحاب کرام است ص۔ ۱۰ ج۔ ۳۔" نیز ولایت و نبوت کے درمیان کوئی تیسرا مقام نہیں ہے جہاں ولایت کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے نبوت کی ابتداء ہوتی ہے۔ البتہ دائرہ ولایت کے اندر مختلف مخصوص نام ضرور ہیں مثلا صحابہ' تابعین تبع تابعین ' شہداء آئمہ بدلاء ونجباء و نقبا صدقین اقطاب اغواث افراد مگر یہ سب لفظ ولی وحیطہ ولایت میں داخل ہیں تو مقربین بارگاہ میں سے جس پر لفظ نبی کا اطلاق نہ ہو سکے گا اسپر لفظ ولی کا اطلاق ہو گا۔

صریح حوالہ

حضرت شیخ اکبر قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں الخواص منہم الاکابر یقال

Marfat.com

لھم رسل و انبیاء ومن نزل عنھم بقی علیہ اسم الولایۃ فتوحات شریف ص۔ ۱۴۔ ج۔ ۳

انہیں سے خواص اکابر کو رسل اور انبیاء کہا جائے گا اور جوان سے نیچے ہو گا اسپر ولایت کا نام باقی رہے گا تو جو بھی نبی نہ ہو گا اسپر لفظ ولی کا اطلاق ہو گا حضرت شیخ عبدالقادر خود فرماتے ہیں لان نھایۃ الولی بدایۃ النبی بھجۃ ص ۶۴ وکذا فی رسالہ قشیریہ ص ۱۱۸ و خیر المجالس ص ۱۲۰ ملفوظات حضرت شاہ نصیرالدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ۔ نیز فرمایا اول احوال الانبیاء غایت مراقی اقدام الاولیاء بھجۃ ص ۲۹

حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں اصل الطریق ان نھایات الاولیاء بدایات الانبیاء فتوحات مکیہ ص ۵۱ ج ۲۔

حضرت امام شعرانی فرماتے ہیں فھذا کتاب لخصت فیہ طبقات جماعۃ من الاولیاء الذین یقتدی بھم فی طریق اللّٰہ عزوجل من الصحابۃ والتابعین الی آخر القرن التاسع الطبقات الکبری ص ۳ ج ۱

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کشف المحجوب میں فرماتے ہیں نھایت ولایت بدایت نبوت است ص ۱۷۷ بدایت رسول نھایت ولی بود ص ۱۷۸

نیز حضرت خواجہ سید نصیر الدین محمود چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کمال انبیاء کمال رسل سے کم ہے اور کمال اولیاء کمال انبیاء سے کم ہے۔ خیرالمجالس ص ۸۷

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب میں اور شیخ محقق شرح فتوح میں لکھتے ہیں فمنتھی امر الولی ابتداء امر النبی پس نہایت کار ولی ابتدائے کار نبی است ما بعد الولایت والبدلیت الا النبوۃ نیست بعداز درجات ولایت وبدلیت مگر مقام نبوت و چوں مراتب و درجات ولایت تمام گشت مقام نبوت آغاز شد۔ شرح فتوح الغیب ص ۳۱۵ پس ولی کے کام کی نہایت نبی کے کام کی ابتداء ہے ولایت وبدلیت کے درجات کے بعد نہیں مگر مقام نبوت جب مراتب و درجات ولایت تمام ہو

Marfat.com

گئے تو مقام نبوت کا آغاز ہو گیا۔

حضرت داتا صاحب کشف المحجوب ص ۵۳ پر لکھتے ہیں منهم شمع آل محمد و از جمله علائق مجرد و سید زمانئه خود ابوعبداللّٰه الحسین ابن علی ابن ابی طالب رضی اللّٰه تعالٰی عنهما از محتشمان اولیاء بود و قبله اہل بلا وقتیل کربلا ان میں سے شمع آل محمد جملہ علائق سے مجرد سید زمانہ خود ابوعبداللہ حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ آپ معزز اولیاء میں سے تھے قبلہ اہل بلا اور قتیل کربلا فتوحات مکیہ ص ۵۷۱ ج ۲ میں ہے ومن الاولیاء اثنان وهما الحسن والحسین سبطا رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه و آله وسلم اور اولیاء میں سے دو حسن اور حسین رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه و آله وسلم کے سبطین کریمین حضرت ابن عربی فرماتے ہیں ولم یحکم احد من الاولیاء ولا قام فیه مثل هذا المقام مثل ابی بکر الصدیق الا من لا اعرفه فانه رضی اللّٰه تعالٰی عنه ما ظهر قط علیه مما کان علیه فی باطنه من المعرفة شیئی لقوته الا یوم مات رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه و آله وسلم و ذبلت الجماعت ص ۱۶ ج ۳ اولیاء میں سے کوئی بھی ابوبکر کی طرح اس مقام میں قائم نہ ہوا اور نہ اسے محکم کیا۔ مگر وہ جسے میں نہ جانتا ہوں آپ کی قوت کیوجہ سے آپکی باطنی معرفت کبھی ظاھر نہ ہوئی مگر جس دن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی حالانکہ صحابہ کی جماعت کو ذہول ہو گیا امام ابوالقاسم القشیری متوفی ۴۶۵ ھ رسالہ قشیریہ میں "کیا ولی کو اپنی ولایت کا علم ہونا جائز ہے" پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ العشرة من الصحابة صدقوا الرسول صلی اللّٰه تعالٰی علیه و آله وسلم فیما اخبرهم به انهم من اهل الجنة صحابہ میں سے دس حضرات نے اس چیز میں رسول پاک کی تصدیق کی جسکی آپ نے ان کو خبر دی کہ وہ اہل جنت ہیں شیخ الاسلام زکریا الانصاری اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

Marfat.com

فقد علموا بذلک انهم من اولیاء اللّٰه واجمعت الامة علی فضلهم آگے فرماتے ہیں فامارتبة الاولیاء فلا تبلغ رتبة الانبیاء علیهم السلام تو لازمی طور پر انہیں اس خوشخبری سے یقین حاصل ہو گیا کہ وہ اولیاء اللہ ہیں اور امت ان کی فضیلت پر مجتمع و متفق ہے بہر حال اولیاء کا رتبہ انبیا کے رتبہ کو نہیں پہنچتا تمام اولیاء کرام نے ؒ ولی سے اوپر نبی کو اور درجہ ولایت کے اوپر درجہ نبوت کا ذکر فرمایا ہے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کشف المحجوب کے ص ۳۰۳ پر ایک حدیث شریف درج کرتے ہیں اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل فالامثل

سب سے زیادہ سخت آزمائش اور مصیبت انبیاء پر آئی ہے ان کے بعد اولیاء پر پھر درجہ بدرجہ ص ۱۷۷ پر عنوان قائم فرماتے ہیں۔ الکلام فی تفضیل الانبیاء علی الاولیاء اولیاء پر انبیاء کی فضیلت میں کلام ص ۱۶۲ پر فرماتے ہیں فالمعجزة تختص للانبیاء والکرامات یکون للاولیاء معجزہ انبیاء کے لئے خاص ہے اور کرامات اولیاء کیلئے ہوتی ہیں۔ نیز کرامات اولیاء و اثبات ولایت کے عنوان کے تحت حضرت عمرو دیگر صحابہ کی کرامات تحریر فرمائی ہیں نیز کشف المحجوب ص ۳۹۸ پر لکھتے ہیں انبیاء کے بعد اولیاء کرام کو بھی ایک درجہ خوارق عادات امور کا عطا ہوا اور اس کا نام کرامت رکھا گیا۔ کشف المحجوب ص ۴۰۱۔ پر فرماتے ہیں کرامت بغیر تصدیق صاحب معجزہ نہیں ہوتی اور وہ امتی سے ظہور پذیر ہوتی ہے کشف المحجوب ص ۱۶۳ میں ہے شرط معجزہ اظہار است و کرامت کتمان معجزہ کی شرط اظہار ہے اور کرامت کی کتمان (اخفاء) ص ۱۷۷ پر فرماتے ہیں جملہ انبیاء اولیاء باشند امااز اولیاء کسے نبی نباشد۔ جملہ انبیاء اولیاء ہوتے ہیں مگر اولیاء میں سے کوئی شخص نبی نہیں ہوتا۔ اپنے زمانہ کے غوث اعظم سید نا شاہ سلیمان تونسوی کے ملفوظات کے ص ۸۴ میں ہے می فرمودند کہ آدمی انبیاء و اولیاء اند۔ آپ فرماتے ہیں کہ آدمی تو انبیاء اور اولیاء ہیں۔ ملفوظات حضرت تونسوی کے ص ۳۶ میں ہے کہ اگر دنیا بہتر بودے اورا انبیاء و اولیاء قبول می کردندے و حال آں کہ ہیچ نبی و ولی اورا قبول نکردہ۔ فرماتے اگر دنیا بہتر ہوتی تو

Marfat.com

اسے انبیاء و اولیاء قبول فرماتے حالانکہ کسی نبی اور ولی نے اسے قبول نہیں کیا ملفوظات کے ص ۱۴۸ پر فرماتے ہیں اماکرامت آنست کہ اولیاء راباشد آنچہ از ایشان بظہور آید کرامت است۔ بہر حال کرامت وہ ہے جو اولیاء سے ظہور پذیر ہوتی ہے جو کچھ ان سے ظاہر ہو کرامت ہے۔ پیر صاحب گولڑہ شریف سیف چشتیائی ص ۱۸ پر یہ قاعدہ تحریر فرماتے ہیں۔ الولی لا یبلغ درجة النبی۔ تاج الاسلام امام ابوبکر الکلا بادی م ۳۸۰ھ اپنی تصنیف لطیف موضوع تصوف پر معتمد ترین و قدیم ترین کتاب التعرف لمذهب اهل التصوف ص ۷۲ مطبوعہ مصر کے الباب السادس و العشرون میں قولهم فی کرامات الاولیاء کے تحت لکھتے ہیں وجواز ذلک فی عصر النبی وغیر عصره واحد(الی) وقد کان بعد النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم لعمر بن الخطاب حین نادی سارية قال لِسارية يا سارية ابن حصن الجبل الجبل۔ وعمر بالمدينة على المنبر و سارية فی وجه العدو على مسيرة شهر۔ جواز کرامت زمانہ پیغمبر وغیر زمانہ پیغمبر میں برابر ہے (تا) نبی پاک ﷺ کے بعد حضرت عمر سے کرامت کا ظہور ہوا جب آپ نے ساریہ کو ندا کی آپ نے ساریہ کو فرمایا اے ساریہ ابن حصن پہاڑ کو لازم پکڑو پہاڑ کو لازم پکڑو حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ مدینہ پاک میں منبر شریف پر تھے اور ساریہ ایک ماہ کی مسافت پر دشمن کے سامنے التعرف ص ۷۳ میں ہے۔ فالذی للانبیاء معجزات و للاولیاء کرامات انبیاء کیلئے معجزات ہیں اور اولیاء کیلئے کرامات التعرف ص ۷۴ میں ہے لان الاولیاء قد یخشٰی علیهم الفتنة مع عدم العصمت والانبیاء لایخشی علیهم الفتنة بها لانهم معصو مون۔ اسلئے کہ عدم عصمت کیوجہ سے اولیاء پر فتنہ کا خدشہ ہے اور انبیاء پر عصمت کی بناء پر فتنہ کا خدشہ نہیں یہاں سے روز روشن کیطرح واضح ہو گیا کہ جو لوگ معصوم ہیں وہ انبیاء ہیں اور جو معصوم نہیں وہ اولیاء ہیں ۔ التعرف ص ۷۵ میں ہے وهو مع هذا ليس بمعصوم من صغيرة ولا كبيرة فان وقع فی احدهما قار نه التوبة

Marfat.com

الخالصة والنبی معصوم۔ اور ولی مع ہذا صغیرہ وکبیرہ سے معصوم نہیں پس اگران دونوں میں سے کسی ایک میں واقع ہو گیا تو اسکے ساتھ توبہ خالصہ کی مقارنت ہو گی نیزفرماتے ہیں وزوال خوف العاقبة لیس بممتنع بل ھو جائز یعنی ولی سے خوف عاقبت کا زوال ممنوع نہیں بلکہ جائز ہے۔ اور اس دعوی کی دلیل یہ پیش فرمائی و قداخبر النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم اصحابه بانهم من اهل الجنة وشهد للعشرة بالجنة التعرف ص ۷۵ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو خبردی کہ وہ اہل جنت سے ہیں۔ اور دس صحابہ کو بیک وقت جنت کی خوشخبری دی۔ امام اجل ابوابراھیم بن اسماعیل المستملی البخاری اسپر تبصرہ فرماتے ہوئے شرح تعرف ص ۲۷ ج ۳ طبع نول کشور لکھنؤ میں رقمطراز ہیں و گواہی پیغمبر لامحالہ راست باشد و برایشان واجب است بایں گواھی ایمان آور دن و چوں گرویدند ایمان آور دند واز خوف عاقبت ایمن گشتند وبایں ہمہ از جملہ اولیاء بودند۔ پیغمبر کی گواہی لا محالہ سچی ہے۔ اور ان پر لازم و واجب ہے کہ اس گواھی پر ایمان لائیں تو چونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے گرویدہ تھے تو لازمی طور پر ایمان لائے۔ اور خوف عاقبت سے مامون و محفوظ ہو گئے۔ اور اسکے باوجود جملہ اولیاء میں سے تھے امام ابوالقاسم القشیری اپنے معروف و مقبول رسالہ القشیریہ میں باب کرامات الاولیاء کے تحت صحابہ کی کرامات کا ذکر فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا وقد ظهر علی السلف من الصحابة والتابعین ثم علی من بعدهم من الکرامات مابلغ حد الاستفاده ص ۱۶۲ سلف صالحین صحابہ و تابعین اور بعد کے اولیاء سے کرامات کا اسقدر ظہور ھوا ہے جو حد شہرت تک پہنچا ہے۔ یہاں سے شمس و امس کیطرح روشن ہے کہ جس سیکرامت کا ظہور ہوتا ہے وہ ولی ہے اور جس سے معجزہ ظاھر ہوتا ہے وہ نبی ہے کرامت و معجزہ کے مابین کوئی اور چیز حائل نہیں ہے۔ صحابہ کرام سے جو خوارق عادات ظاھر ہوتے ہیں وہ بھی کرامت ہے۔ لہٰذا صحابہ کرام بھی اولیاء میں شامل ہیں۔ خود ان پر عرفا لفظ ولی کا اطلاق ہو گا۔ اور ان سے ظاھر ہونے والے خارق عادت امر پر لفظ کرامت کا اطلاق ہو گا۔ التعرف ص ۱۵۹ میں لکھتے ہیں معجزہ کی شرائط میں سے

Marfat.com

دعوی نبوۃ ہے والولی لا یدعی النبوۃ ولی نبوت کا دعوی نہیں کرتا تو مقربین میں سے جو بھی مدعی نبوت نہ ہوگا وہ ولی ہو گا انتخاب مناقب سلیمانیہ اشاعت گولڑہ ص ۷۷ میں ہے۔

بے نیازی گر بخواہد آں الہ انبیاء و اولیاء رانیست راہ

اگر اللہ تعالیٰ بے نیازی فرمائے تو انبیاء و اولیاء کیلئے کوئی راہ نہیں ہے۔ شرح مواقف ص ۶۷۵ میں ہے یمتاز الکرامت عن المعجزۃ بانھا مع دعوی الولایۃ کرامت معجزہ سے یوں ممتازہے کہ کرامت کے ساتھ دعوی ولایت ہے۔ حضرت مولا علی کے ذکر شریف کے بعد لکھتے ہیں والا جماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء شرح مواقف ص ۷۴۳۔ سلطان الاولیاء و المشائخ حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں اما کرامت آنست کہ اولیاء راباشد کرامت وہ ہے جو اولیاء کیلئے ہو فوائد الفواد ص ۱۱۷ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی خود فتوح الغیب میں فرماتے ہیں واعمال الانبیاء والاولیاء بعد اداء الاوامر و انتھاء النواھی الصبر والرضاء والموافقت فی حالت البلاء وکارہائے پیغمبراں و دیگر دوستان خدا کہ پیروان ایشان اندپس ازگزاردن و بجا آوردن فرمودہائے خدا و باز آمدن از نافرمودھائے وے سبحانہ صبر کردن و راضی بودن و موافقت نمودن است درحالت بلا و آزمائش خدا فتوح و شرح فتوح از شیخ محقق دہلوی ص ۳۸۳ اور انبیاء اور خدا کے دوسرے دوستوں کا کام جو انبیاء کے پیروکار ہیں۔ خدا کے احکام بجا لانے اور نا فرمانیوں سے باز آنے کے بعد صبر کرنا اور حالت بلاء و آزمائش میں راضی رہنا ہے۔ فوائد الفواد شریف ملفوظات حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے ص ۱۱۷ میں ہے معجزہ ازاں انبیاء است کہ ایشاں راعلم کامل و عمل کامل باشد و ایشاں صاحب وحی اند آنچہ ایشاں اظہار کنند آن معجزہ باشد اما کرامت آنست کہ اولیاء راباشد ایشاں را نیز علم کامل و عمل کامل باشد فرق ہمیں است کہ ایشاں مغلوب باشند آنچہ از ایشاں در ظہور آید آں کرامت باشد۔ معجزہ انبیاء سے ہے کہ انکا علم و عمل کامل ہوتا ہے۔ اور یہ صاحب وحی ہیں جو کچھ یہ ظاھر کریں گے معجزہ ہو گا۔ بحر حال کرامت وہ

Marfat.com

ہے جو اولیاء کیلئے ہوتی ہے ان کا بھی علم و عمل کامل ہوتا ہے۔ فرق یہی ہے کہ یہ مغلوب (الحال) ہوتے ہیں۔ جو کچھ ان سے ظہور میں آئے گا کرامت ہو گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جو کچھ صحابہ سے ظاہر ہوتا ہے اسے کیا کہا جائے گا۔ اگر اسے بھی کرامت ہی کہا جائے گا اور یقیناً ایسا ہی ہے تو صحابہ کرام بھی اولیاء ہیں۔ فوائد الفواد ص ۱۶۰ میں ہے لیکن انبیاء واجب العصمت اندواولیاء جائز العصمت لیکن انبیاء واجب العصمت ہیں اور اولیاء جائز العصمت ہیں ص ۲۴۶ میں ہے فرمود آری انبیاء معصوم اندو اولیاء محفوظ فرمایا ہاں انبیاء معصوم ہیں اور اولیاء محفوظ۔ فرمایئے کیا صحابہ کرام بھی محفوظ ہیں یا معصوم۔ یقیناً صحابہ بھی جائز العصمت اور محفوظ ہیں نہ کہ معصوم لہٰذا یہ بھی اولیاء ہیں حضرت ابن عربی ارشاد فرماتے ہیں۔ فالرسل منهم معصومون فی خلافهم والاولیاء محفوظون فی خلافهم فللرسل التشریع و للاولیاء الانفعال فتوحات ص ۱۸۳ ج ۴ شریعت جاری کرنا رسل کرام کا کام ہے اور قبول کرنا اولیاء کا کام بتایئے کیا صحابہ نے بھی شریعت قبول کی یا نہ؟ لسان القوم حضرت محی الدین ابن عربی مومن کی اقسام بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں فالمومن منه طائع وعاص وولی و نبی ورسول فتوحات مکیہ ص ۲۴۲ ج ۱ یعنی مومن کی پانچ اقسام ہیں طائع (فرمانبردار) عاصی (نافرمان) ولی اور نبی اور رسول اب صحابہ کو تلاش کرو وہ کہاں گئے اہل جنت کے اقسام بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ثم اعلم ان اهل الجنة اربعة اصناف الرسل و هم الانبیاء والاولیاء و هم اتباع الرسل علی بصیرة وبینة من ربهم والمؤمنون وهم المصدقون بهم والعلماء بتوحید اللّٰه انه لا اله الاهو من حیث الادلة العقلیة فتوحات ص ۳۱۹ ج ۱۔ پھر جان لے اہل جنت کے چار اقسام ہیں۔ رسل و انبیاء و اولیاء اور یہ وہ لوگ ہیں جو بصیرت اور بینہ کے ساتھ رسل کرام کے پیروکار ہیں۔ اور مومن اور یہ وہ ہیں جو انکی تصدیق کرنے والے ہیں۔ علیہم السلام اور دلائل عقلیہ کے اعتبار سے اللہ کی توحید کے علماء کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی مزید فرماتے ہیں۔ وهولاء الاربع الطوائف یتمیزون فی

Marfat.com

جنت عدن عند روية الحق فى الكثيب الابيض وهم فيه على اربعة مقامات طائفة منهم اصحاب منابر وهى الطبقة العليا الرسل و الانبياء و الطائفة الثانية هم الاولياء ورثة الانبياء قولا وعملا وحالا وهم على بينة من ربهم وهم اصحاب الاسرة والعرش والطبقة الثالثة العلماء باللّٰه من طريق النظر البرهانى العقلى وهم اصحاب الكراسى والطبقة الرابعة وهم المومنون المقلدون فى توحيدهم ولهم المراتب فتوحات ص ۳۲۰ ج ۱ یہ چار گروہ جنت عدن میں کثیب ابیض کے اندر رویت حق کے وقت ایک دوسرے سے متمیز ہونگے اور وہ وہاں چار مقامات پر ہونگے۔ ایک جماعت اصحاب منابر ہو گی۔ یہ سب سے بلند مرتبہ طبقہ انبیاء ورسل کا ہے دوسرا طبقہ اولیاء ہیں جو کہ انبیاء کے قول عمل اور حال میں وارث ہیں۔ یہ اپنے رب کیطرف سے بینة پر ہیں۔ یہ حضرات اصحاب اسرہ و عرش ہیں۔ تیسرا طبقہ بطریق نظر و فکر برھان عقلی کے ساتھ اللہ کا علم رکھنے والا طبقہ ہے یہ اصحاب کراسی ہیں۔ چوتھا طبقہ وہ مومن ہیں جو مقلد فی التوحید ہیں اور انکے بھی مختلف مراتب ہیں۔ ایک اور مقام میں اللہ کے برگزیدہ اور چنیدہ لوگوں کا ذکر فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ فاختار من النوع الانسانی المومنین و اختار من المومنین الاولیاء واختار من الاولیاء الانبیاء واختار من الانبیاالرسل فتوحات ص ۴۶۵ ج ۱ اللہ عزوجل نے نوع انسانی میں سے مومنین کو مومنین میں سے اولیاء کو اولیاء میں سے انبیاء کو انبیاء میں سے رسل کو اپنا برگزیدہ و چنیدہ بنایا۔ غور فرمایئے اللہ کے عباد مختار و مجتبی میں صحابہ کرام کس مقام پر ہیں کیا وہ بھی اتباع رسل ببصیرت و بینہ ہیں یا نہیں؟ نیز اولیاء میں سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء منتخب فرمائے ہیں۔ تو صحابہ کرام کس درجہ میں کھڑے ہیں۔ نیز محرر ہیں۔ الاان البیت ھوالدین الا ان ارکانه ھی الرسالة والنبوة والولایة والایمان ۔خبردار بلا شبہ بیت سے مراد دین ہے بلا شبہ اسکے ارکان رسالت نبوت ولایت اور ایمان ہیں فتوحات ص ۵ ج ۲ پر لکھتے ہیں۔

Marfat.com

المراتب اربع التی تعطی السعادة للانسان هی الایمان و الولایة والنبوة والرسالة چار مراتب ہیں جو انسان کو سعادت دیتے ہیں ایمان ولایت نبوت اور رسالت صاف ظاھر ہے کہ صحابیت کوئی الگ مرتبہ نہیں بلکہ دائرہ و مرتبہ ولایت میں ہی داخل و شامل ہے۔ مزید فرمایا۔ فاعلم ان اللّٰہ تعالٰی لما خلق الخلق خلقهم اصنافا وجعل فی کل صنف خیارا واختار من الخیار خواص وهم المومنون واختار من المومنین خواص وهم الاولیاء واختار من هولاء الخواص خلاصة وهم الانبیاء فتوحات ص ۷۴ ج ۲۔ پس جان لے اللہ تعالٰی نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو انکی کئی اقسام بنائیں ھر صنف میں چنیدہ لوگ بنائے اور ان برگزیدہ لوگوں میں سے خواص چنے اور یہ خواص مومنین ہیں۔ اور مومنین میں سے خواص منتخب فرمائے اور یہ اولیاء ہیں اور ان خواص میں سے خلاصہ و زبدہ کا انتخاب فرمایا اور وہ انبیاء ہیں۔ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

فالمرتبة الاولی ایمان والثانیة ولایة والثالثة نبوة والرابعة رسالة پہلا مرتبہ ایمان دوسرا ولایت اور تیسرا نبوت اور چوتھا رسالت ہے ص ۵۷۳ ج ۲ حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں ہمارے شیخ ابو محمد عبداللہ الشکار یہ ان لوگوں میں سے سب سے بڑے تھے جن سے میری راہ خدا میں ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا یا اخی الرجال اربعة (الی) فاراد بالرجال الاربعة حصر المراتب لانه ماثم الا رسول و نبی وولی ومومن و ماعداهولاء الاربعة فلا اعتبار لهم فتوحات مکیه ص ۹ ج ۳اے میرے بھائی رجال اللہ چار ہیں (تا) پس رجال اربع کے ذکر سے آپ نے حصر مراتب کاارادہ فرمایا اسلئے کہ یہاں صرف رسول نبی ولی اور مومن ہے۔ اور ان چار کے ماسوا کا کوئی اعتبار نہیں یعنی ان چار کے ماسوا غیر معتبر وغیر معتد لوگ ہیں جو مقام قرب میں کسی شمار و قطار میں نہیں آتے۔ فرمایئے صحابہ بھی کسی معتبر و معتد حصے میں ہیں یا نہیں؟ ہیں تو کس حصہ میں ہیں اسکی نشاندھی فرمایئے؟ علامہ اسماعیلحقی روح البیان ص ۵۹ ج ۴ میں فرماتے ہیں

Marfat.com

وللاولیاء فی شان التبتل والتنزہ درجات متفاوتة حسب تفاوت درجات استعداد اتھم اقصاھا ما انتھی الیہ ھمم الانبیاء علیھم السلام جمعوا بین ریاستی النبوة والولایة۔ اولیاء اللہ کے بحسب استعدادات شان تبتل وتنزہ میں درجات مختلفہ ہیں۔ اقصی وہ ہیں جن تک فقط انبیاء کی رسائی ہے انہوں نے نبوت ولایت کی دونوں ریاستیں جمع کر لیں۔ حافظ امام ابونعیم الاصبھانی متوفی ۴۳۰ ھ اپنی تصنیف لطیف حلیتہ الاولیاء کے ص ۶۱ پر تحریر فرماتے ہیں علی ابن ابی طالب نور المطیعین وولی المتقین و امام العادلین ص۔ ۶۶ ۶۷ پر حدیث بیان فرمائی کہ انس بن مالک فرماتے ہیں مجھے نبی ﷺ نے ابی برزہ الاسلمی کی طرف بھیجا تو میں سن رہا تھا کہ آپ نے فرمایا یا ابا برزة ان رب العالمین عھدالی عھدافی علی ابن ابی طالب فقال انہ رایة الھدی ومینار الایمان و امام اولیائی و نور جمیع من اطاعنی کہ اللہ رب العالمین نے میرے ساتھ علی ابن ابی طالب کے بارے ایک عہد کیا ہے پس فرمایا بلاشبہ وہ ہدایت کا جھنڈا ایمان کا مینار میرے اولیاء کا امام اور اطاعت گزاروں کا نور ہے۔ الامام الزاھد ابوعبدالرحمن السلمی طبقات الصوفیہ ص ۴ پر لکھتے ہیں واتبع الانبیاء علیھم السلام بالاولیاء یخلفونھم فی سننھم ویحملون امتھم علی طریقھم۔ اللہ رب العزت نے اولیاء کرام کو انبیاء کے اتباع بنایا کہ یہ ان کی راہوں میں ان کے خلف ثابت ہوں اور انکی امتوں کو انکے طریق پر چلائیں ص ۵ پر فرماتے ہیں ذکرت فی کتاب الزھدمن الصحابة والتابعین وتابع التابعین قرنا فقرنا وطبقة فطبقةالی ان بلغة النوبة الی ارباب الاحوال والمتکلمین علی لسان التفرید وحقائق التوحید واستعمال طرق التجرید فاحببت ان اجمع فی سیر متاخرے الاولیاء کتابا اسمیہ طبقات الصوفیہ

میں نے کتاب الزھد میں صحابہ اور تابعین و تبع تابعین کا قرنا فقرنا طبقة

Marfat.com

فطبقة ذکر کیا یہاں تک کہ نوبت ارباب احوال اور لسان تفرید اور حقائق توحید کے ساتھ تکلم اور طریق تجرید استعمال کرنے والوں تک پہنچی تو میں نے چاہا کہ متاخرین اولیاء کی سیر میں ایک کتاب جمع کروں جسکا نام طبقات الصوفیہ رکھدوں• اس عبارت سے صاف ظاھر ہے کہ صحابہ تابعین تبع تابعین اولیائے متقدمین ہیں۔

عرفا صحابہ و آئمہ پر لفظ ولی کا اطلاق ہوتا ہے
ایک صریح نص اور فیصلہ کن حوالہ

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قادری قدس سرہ اپنی مایہ ناز تصنیف الفتوحات المکیہ ص ۵۶۹ ج ۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔

بل اختص اللّٰہ کل واحد باستعداد وھناک تتمیز الطوائف والا تباع من غیر الاتباع والانبیاء من الرسل والرسل من الاتباع المسمین فی العرف اولیاء بلکہ ہر ایک خصوصی استعداد کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔ اور یہیں سے تمام جماعتیں (ایک دوسری سے) متمیز ہوتی ہیں۔ اتباع غیر اتباع سے انبیاء رسل سے اور رسل اتباع سے جن اتباع (پیروکاروں) کا نام عرف میں اولیاء ہے۔

لوجی عرف عرف کا بڑا شور سنتے تھے حضرت ابن عربی قادری علیہ الرحمتہ نے عرف کے بارے صاف وصریح فیصلہ صادر فرما دیا کہ عرف میں انبیاء و رسل کے جملہ اتباع(پیروی کرنے والوں)کا نام اولیاء ہے۔

• بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا

حضرت شیخ عطار نے تذکرۃ الاولیاء تحریر فرمائی تو ابتداء ذکر ائمہ سے کی حضرت امام حافظ ابونعیم الاصفہانی نے حلیۃ الاولیاء لکھی تو ابتدا ذکر صحابہ سے کی جبکہ جلد اول میں صرف صحابہ ہی کے مناقب مذکور ہیں۔ آپ فرماتے ہیں قد روینا بعض مناقب الاولیاء و مراتب الاصفیاء حلیۃ ص ۱۷ ج ۱ ہم نے اولیاء و اصفیاء کے بعض مناقب و مراتب بیان کئے ہیں مگر یتامی فی العلم کو عرف ابھی

Marfat.com

تک معلوم نہ ہو سکا ان لوگوں پر افسوس کہ درس نظامی کی بالکل ابتدائی کتب بھی انکے زیر نظر نہیں ہیں بدائع منظوم مصنفہ علی رضا بغدادی قادری علیہ الرحمتہ کے ص ۴ پر ہے۔

بعد ازاں حامل لواء نبی شاہ مردان حق علی ولی

پندنامہ شیخ عطار علیہ الرحمتہ میں ہے۔

آنکہ آمد نہ فلک معراج او انبیاء و اولیاء محتاج او

آگے فرماتے ہیں

صاحبش بودند عثمان و علی بہتر آں گشتند در عالم ولی

متعصب غالیو بتاؤ کہاں ہے تمہارا عرف قبیح و شنیع جس نے صحابہ کرام و ائمہ عظام کو اسم ولی سے محروم کر دیا ہے۔

حضرت شاہ ابوالمعالی قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

ثم ارحم اسد اللّٰہ علیا و ولیا فمن العلم جلیا ومن القرب کمالا

جب کرامات اولیاء کے تحت تمام کتب عقائد و تصوف و حدیث میں کرامات اصحاب کا ہی ذکر موجود ہے تو ثابت ہوا کہ نبی سے نیچے سب ولی ہیں لہٰذا صحابہ کرام بھی ولی ہیں اور کوئی ایسا عرف موجود ہے اور نہ قابل قبول جو صحابہ کی قدسی جماعت اور الا ان اولیاء اللّٰہ کے مخاطبین اولین اور مقربین کاملین کو اعزاز و اطلاق لفظ ولی سے خارج کر دے اعلیحضرت تجلی الیقین ص ۴۶ پر لکھتے ہیں افضل الاولیاء الاولین و الآخرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یقیناً اولیاء اولین میں صحابہ بھی شامل و مراد ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ سے بھی افضل ہیں اور یہی اعلیحضرت کا مقصد ہے اعلیحضرت غایۃ التحقیق کے ص ۲۱ پر سبع سنابل شریف کے حوالہ سے لکھتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق از روئے حدیث بعد از انبیاء تمام اولیاء سے افضل ہیں۔ یہاں بھی لفظ اولیاء میں صحابہ شامل ہیں اور بعد الانبیاء اسپر نص صریح ہے تو معلوم ہوا کہ لفظ ولی کا صحابہ پر اطلاق عرف میں اب بھی جاری و ساری ہے۔

Marfat.com

مقابیس المجالس ملفوظات حضرت قطب وقت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ ص ۹۳۰ میں حضرت نے حدیث شریف من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی تشریح فرماتے ہوئے فرمایا وجہ سوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مومنین کے سردار ہیں حتی کہ آپ سید الانبیاء و المرسلین ہیں۔ اگر حدیث کے معنی یہ لئے جائیں کہ جس کا میں سردار ہوں اسکا علی بھی سردار ہے تو حضرت علی کی تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت اور ترجیح ثابت ہوتی ہے اور یہ عقلا و نقلا صریحی باطل ہے کیونکہ ولی ھرگز نبی کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ ولی نبی سے افضل ہو۔ یہ بات متفق علیہ ہے کہ صحابہ کرام اگرچہ مکمل واکمل ہیں پھر بھی اولیاء اللہ ہیں۔ اعلیحضرت مولانا احمد رضا لکھتے ہیں۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل اور رسولوں سے اعلی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بھی لفظ اولیاء میں صحابہ داخل ہیں ورنہ آپ یہ لکھتے کہ خلق سے اولیاء اولیاء سے صحابہ اولیاء سے صحابہ اولیاء سے رسل نہ لکھتے۔ نیز اولیاء کرام کا مشہور و معروف و معمول وظیفہ دعائے حیدری میں ہے۔ یا اسد اللّٰہ یا ولی اللّٰہ نیز نادعلیا مظھر العجائب تجدہ عونا لک فی النوائب کل ھم وغم سینجلی بنبوتک یا رسول اللّٰہ و بولایتک یا علی یا علی یا علی نیز علی ولی اللّٰہ ایک مسلم و معروف بات ہے تو ثابت ہوا کہ یہ دعوی کہ۔

لفظ ولی کا اطلاق عرفا صحابہ پر نہیں ہوتا دعوی بلا دلیل ہے

عوارف المعارف شریف میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا ہی ذکر ہے۔

نیز حضرت مجدد نے اپنے اس مکتوب میں بھی تنصیص و تصریح فرما دی ہے کہ عوارف المعارف شریف میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی قول کا ذکر ہے آپ فرماتے ہیں۔ صاحب عوارف کہ مرید و مربائے شیخ ابوالنجیب سہروردی است کہ از محرمان و مصاحبان حضرت شیخ عبدالقادر بودہ است ایں کلمہ را از آں کلمات ساختہ کہ مشعر عجب اند کہ از مشائخ دربدایت احوال بواسطہ بقایائے سکر یافتہ اند بعض

Marfat.com

نے "فی ابتداء امراھم" سے استدلال کرتے ہوئے اشتباہ پیدا کرنے کی کوشش کی حالانکہ یہاں امر سے مراد امر فنا و غلبہ حال ہے نہ کہ مجاھدہ وریاضت۔ مجاھدہ اور چیز ہے اور غلبہ حال و مقام فنا اور چیز ہے وشتان بینھما۔ راہ خدا میں مجاھدہ و ریاضت کے بعد غلبہ سلطان حال و کیفیت فناء تام حاصل ہوتی ہے۔ تو غلبہ حال و فنا تام کی ابتداء میں مشائخ کبار سے ایسے کلمات صادر ہو جاتے ہیں اور جن مشائخ کبار پر شطحیات کا غلبہ ہوتا ہے ان سے مسلسل سر زد ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ مقام عبدیت کی طرف منتقل نہ ہوجائیں۔ البتہ حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آخری انفاس میں مقام عبدیت محضہ کیطرف منتقل ہوئے کما سبق۔ حضرت شیخ شہاب الدین سھروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لفظ حتی کے بعد مشائخ کبار کی بات کی ہے نہ کہ مبتدی لوگوں کی آپ فرماتے ہیں حتی لقد نقل عن جمع من الکبار اور حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اکابر مشائخ میں شامل ہیں۔ بعض نے لفظ کل کی بجائے لفظ جمیع کے باعث اشتباہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اہل علم کو معلوم ہے کہ روایت دو طرح سے کی جاتی ہے روایت باللفظ اور روایت بالمعنی حضرت شیخ شھاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بالمعنی فرمائی ہے اور ایسا کرنا شائع ذائع ہے ھذا۔

عموم در ھر عصر ٹوٹ گیا

خیال رہے کہ بقول شما کلام زیر بحث میں لفظ کل احصائے افراد کیلئے ہے تو اگر لفظ ولی کا ایک فرد بھی اس حکم سے خارج ہو گیا تو کلیہ و عموم ٹوٹ جائیگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ ولی میں کونسے حضرات داخل ہیں۔ (۱) صحابہ کرام (۲) ائمہ اثناعشر (۳) حضرت اویس قرنی (۴) امام الاولیاء امام حسن البصری (۵) سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ (۶) حضرت سیدہ مریم (۷) وہ مومن جو آخر زمانہ میں حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی معیت و صحبت میں ہونگے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے کے بسبب آپکے رنگ میں رنگین ہونگے

صحابہ کرام اور ائمہ عظام کی افضلیت

Marfat.com

صحابہ کرام اور ائمہ عظام کی افضلیت میں کسے شبہ ہو سکتا ہے۔ صحابہ رسول وہ ہیں جن کے بارے قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے الزمھم کلمة التقوی وکانو احق بھا و اھلھا۔ نیز ارشاد ربانی ہے اولئک اعظم درجة نیز فرمایا و آخرین منھم لما یلحقو ابھم وغیر ذلک من الآیات الکریمة حدیث پاک میں ہے ولوان احدکم انفق مثل احد ذھبا مابلغ مداحدھم ولا نصیفه اگر تم سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد کو نہ پہنچے گا اور نہ اسکے نصف کو ایک اور حدیث شریف ملاحظہ کیجئے اکرموا اصحابی فانھم خیارکم میرے صحابہ کا اکرام و احترام کرو بلا شبہ وہ تم (سب) سے بہتر ہیں۔ ایک اور حدیث ملاحظہ فرمایئے مشکوۃ شریف کے ص ۳۲ پر اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی توضیح اشعة اللمعات کے ص ۱۴۸ ج ۱ پر دیکھئے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں اولئک اصحاب محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم کانوا افضل ھذہ الامة آں مردھا یاران محمد اند کہ فاضل تراز ہر کہ جز ایشاں است درایں امت و ابرھا قلوباً ونیک ترین امت ازروئے دلہا و اعمقھا علما و دورا اندیشاں تر از روئے علم و اقلھا تکلفا و کم تر از روئے تکلف و تصنع و ریاء و مراعات رسوم و عادات کہ متعارف است میاں مردم و بتکلف آنرا بر خود بنہند (الی ان قال) اختار اللّٰہ لصحبة نبیه ولا قامة دینه برگزید ایشاں را خدائے تعالٰی از برائے صحبت پیغمبر خود صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم و برائے برداشتن دین وے ایں دلیلیست برافضلیت و اکملیت صحابہ یعنی چوں پرور دگار تعالٰی از میان تمام خلق ایشاں را برگزید ویاران پیغمبر خود ساخت معلوم شد کہ ایشاں بہترین خلق و خیارامت بودہ اند و جواہر نفوس ایشاں برائے انعکاس انوار ہدایت و ایمان قابل تر و لائق تر چنانکہ در قرآن مجید ے فرماید و الزمھم کلمة التقوی وکانوا احق بھا واھلھا۔ وبودند سزاوار ترو لائق تر بکلمہ تقوی مستحق ترمر آنرا۔ در آثار آمدہ است پرور دگار تعالٰی نظر کرد در تمامہ دلہائے

Marfat.com

بندگان و یافت دل محمد را ﷺ روشن تر و پاک تر پس نہاد نور نبوت را دراں و یافت دلہائے صحابہ راصاف تر و لائق تر پس بر گزید صحبت او ایشاں را وایں خود ظاہر است چنانکہ ہیچ عاقل نہ پسندد کہ آنہائے کہ یاران پیغمبر باشند و مریدان محمد ﷺ و رضی اللہ عنہم و عمرہادر سایہ تربیت او بودہ و خدمت کردہ باشند و ہنوز پاک و صاف نشدہ و بدرجہ کمال نہ رسیدہ باشند۔ مریدان مشائخ را بینید کہ درخدمت ایشاں بچہ درجہ می رسند و آخر ایں منقصت بحضرت وے ﷺ عائدمی گردد (الی ان قال) فاعر فوالھم فضلھم پس بشناسید برائے ایشاں فضل ایشاں را واتبعوھم علی اثرھم و پیروی کنید ایشاں و بروید برنشان پائے ایشاں و تمسکو ابما استطعتم من اخلاقھم و سیرھم و چنگ در آیند باں چہ توانید از خو ہا و روش ہائے ایشاں فانھم کانواعلی الھدی المستقیم پس بدرستیکہ بودند ایشاں برراہ راست درغایت راستی سبحان اللہ ابن مسعود باں بزرگی و علو شان در دین کہ پیغمبر ﷺ۔ در حق وے فرمود رضیت لامتی مارضی بہ ابن ام عبدراضی شدم برائے امت خود باں چہ راضی شد باں ابن ام عبد مراد بداں ابن مسعود است ایں چنیں تفضیل و تعظیم صحابہ کندچہ جائے سخن است نسال اللّٰہ العافیہ

ترجمہ ۔یہ لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے یار ہیں جو کہ فاضل تر ہیں اپنے ھر ماسوا سے اس امت میں اور یہ لوگ ساری امت سے نیک ترین ہیں دلوں کے لحاظ سے زیادہ گہرائی والے ہیں ازروئے علم کے اور تکلف وتصنع ریاء مراعات رسوم اور دوسری عادات جو لوگوں میں متعارف ہیں سے مبرا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت اور اقامت دین کیلئے برگزیدہ فرمایا یہ ہی افضلیت و اکملیت صحابہ کی روشن دلیل ہے یعنی جب پروردگار تعالیٰ نے انہیں تمام مخلوق سے منتخب فرمایا اور انہیں اپنے پیغمبر کا یار بنایا تو معلوم ہو گیا کہ یہ ساری مخلوق سے بہترین اور امت کے خیار ہیں۔ اور ان کے جواہر نفوس انعکاس انوار ھدایت و ایمان کے قابل تر اور لائق تر ہیں جیسے کہ حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے والزمھم کلمة

Marfat.com

التقوی وکانوا احق بھا واھلھا یعنی یہ لوگ کلمہ تقوی کے سزا وار اور لائق تر اور ساری امت سے زیادہ مستحق تھے احادیث میں آیا ہے کہ پرور دگار عالم جل وعلانے اپنے تمام بندوں کے دلوں میں نظر فرمائی تو تمام دلوں سے محمد ﷺ کے دل مبارک کو روشن تر اور پاک تر پایا لہٰذا اس میں نور نبوت رکھ دیا اور صحابہ کے دلوں کو صاف تر اور سب سے زیادہ لائق پایا لہٰذا حضور کی صحبت کے لئے انہیں منتخب فرمایا اور یہ بات توخود ظاھر ہے چنانچہ کوئی عقلمند پسند نہیں کرتا کہ جو لوگ پیغمبر ﷺ کے یار ہوں اور محمد رسول اللہ کے مرید ہوں اور آپکے سایہ تربیت میں زندگیاں بسر کر چکے ہوں اور آپکی خدمت کرتے رہے ہوں ابھی تک پاک و صاف نہ ہوئے ہوں اور درجہ کمال کو نہ پہنچے ہوں مریدان مشائخ کو دیکھو کہ ان کی خدمت میں رہ کر کس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں آخر کار یہ نقص آنحضرت ﷺ کی طرف عائد ہو گا۔ لہٰذا تمام امت پر انکی فضلیت پہچانو اور انکی پیروی اور انکے نقش قدم پر چلو اور انکے اخلاق و سیر عادات و روش کو مضبوطی سے تھام لو یقیناً وہ راہ راست پر تھے راستی کی غایت و نہایت کو پائے ہوئے سبحان اللہ ابن مسعود کے حق میں فرمایا میں اپنی امت کیلئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جسے ابن ام عبد یعنی عبداللہ ابن مسعود پسند کرتے ہیں اور اسقدر تفضیل و تعظیم صحابہ بیان فرماتے ہیں تو کوئی اور انکی عظمت کیا جانے ہم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں اللہ ہمیں صحابہ کی ادنی گستاخی سے بھی بچائے۔ شیخ محقق عبدالحق کی عبارت ختم ہوئی اس عبارت سے بعض نتائج بالکل واضح ہیں۔

Marfat.com

نمبر۱:۔ صحابہ کرام تمام امت سے افضل ترین اور اکمل ترین ہیں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب کی صحبت کیلئے انہیں تمام مخلوق سے منتخب و مختار چنیدہ و برگزیدہ فرمایا لہٰذا یہ لوگ ہی بہترین خلق اور خیار امت ہیں۔

نمبر۲:۔ یہ مدعا خود قرآن کریم سے ثابت ہے الزمھم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھااللہ نے کلمہ تقوی ان کے ساتھ پکا کر دیا اور وھی اسکے سب سے زیادہ حق دار اور اھل تھے اب دوسری آیت اس کے ساتھ ملا لوان اکرمکم عنداللّٰہ اتقاکم نتیجہ خود بخود واضح ہے نیز قرآن کریم فرماتاہے لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوامن بعد وقاتلوا۔ تم میں سے قبل الفتح انفاق و جہاد والے تمہارے برابر نہیں ہیں، وہ لوگ ہی بعد میں انفاق و قتال کرنے والوں سے بہت بڑے درجہ والے ہیں یعنی یہ صحابہ بعد والوں سے درجہ کے اعتبار سے اعظم ہیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں ہے وسیجنبھا الاتقی نیز انہیں اپنے محبوب کا ثانی فرمایا ثانی اثنین اذھما فی الغار نیز فرمایا اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقوی نیز فرمایا والسابقون الاولون نیز فرمایا اولئک یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون وہ ہی نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں و آخرین منھم لما یلحقوابھم اور انمیں سے پچھلوں کو پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ان کا زمانہ نہ پایا یا فضل وشرف میں انکے درجہ کو نہ پہنچے کیونکہ صحابہ کے بعد کے لوگ خواہ غوث قطب ہوجائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پا سکتے خزائن العرفان ص ۶۵۸ ا علیحضرت و مولانا نعیم الدین مراد آبادی۔

نمبر۳:۔ صحابہ کو کسی دوسرے سے کم کہنا درحقیقت خود حضور علیہ السلام کی تنقیص و توہین ہے۔ حضور فرماتے ہیں من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم من اذاھم فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللّٰہ جو میرے صحابہ سے محبت کرتا ہے تو میری محبت کیوجہ سے ان سے محبت کرتا ہے اور جو

Marfat.com

ان سے دشمنی کرتا ہے تو میرے ساتھ بغض کی بناء پر کرتا ہے۔ جس نے انہیں ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اسنے خدا کو ایذا دی۔

نمبر ۴:۔ صحابہ کی روش کی پیروی ضروری ہے جیسے انہوں نے دعلوی اور اظہار کرامات سے پرہیز کیا یہ ہی اسلم طریقہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم روش صحابہ کے خلاف جو بھی روش ہے وہ غیر اسلم غیر مامون اور پر خطر ہے حضرت شیخ محقق تحت حدیث اکرموا اصحابی فانھم خیار کم لکھتے ہیں گرامی دارید یاران مرا زیرا کہ بدرستی ایشاں نیک ترین و برگزید گان شما اند و خود چرانہ باشد کہ مصاحبان وملازمان درگاہ و حاضران گاہ بیگاہ وتربیت یافتگاں علم و عمل وحال اویند و اگر ملازمت و مصاحبت نہ کردہ باشند نظارگیان جمال و مشاہدان طلعت باکمال اویند شیخ ابوطالب مکی رحمتہ گفتہ کہ یک نظرہ کہ برجمال مصطفیٰ افتد چیزے نماید و کارے کشاید کہ دیگراں را بار بعینات و خلوات نہ نماید و نشاید و ایمان عیانی و یقین شہودی کہ ایشاں راست کسی را در آنجا شرکت نیست اشعہ ص ۴۳۲ ج ۴

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے یاروں کی عزت کرو کہ یقیناً یہ تم سب سے نیک ترین اور برگزیدہ ہیں شیخ اسپر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ حضرات مصاحبان و ملازمان درگاہ و حاضران گاہ و بیگاہ ہیں اور علم و عمل وحال میں آپکے تربیت یافتہ ہیں گویا ان میں کمی یا نقص کا قول حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تنقیص و توہین ہے اور اگر ملازمت و مصاحبت نہ بھی کی ہوتی آپکے جمال کا نظارہ کرنے والے اور طلعت باکمل کہ مشاہدین توہیں الشیخ ابو طالب مکی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے ایک نظر جو جمال مصطفیٰ پر پڑتی ہے ایسی چیز دکھاتی ہے اور اسطرح کام کھولتی ہے کہ دوسروں کو چلہ جلت اور خلوتوں سے میسر نہیں ہو سکتی۔ اور ایمان عیانی اور یقین شہودی جو انہیں حاصل ہے۔ کسی دوسرے کو اسمیں شرکت نہیں۔

نیز حضرت اویس قرنی تابعین میں سے ہیں ۔ تابعین کے بارے حبیب اعظم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم نیز فرمایا اکرموا اصحابی فانھم خیار کم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم یہ قرن آنیوالے تمام قرون سے بفرمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم افضل ہے اور اس قرن کے سب افراد سے افضل حضرت اویس قرنی ہیں جنہیں رسول اکرام صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خیر التابعین قرار دیا اور جن سے دعا منگوانے کا صحابہ کو حکم دیا فرمان نبوی ہے ان رجلا" یا تیکم من الیمن یقال له اویس لا یدع بالیمن غیر ام له قد کان به بیاض فدعی اللّٰه فاذھبه الا موضع الدیناراوالدرھم فمن لقیه منکم فلیستغفرلکم و فی روایة قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یقول ان خیر التابعین رجل یقال له اویس وله والدة وکان به بیاض فمروه فلیستغفر لکم نیز شیخ مجدد حضرت اویس کے بارے لکھتے ہیں کہ صحبت رسول علیہ السلام کے علاوہ باقی تمام درجات کی نہایت اور تمام کمالات کی غایت تک پہنچ چکے تھے۔ مکتوبات دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر ۱۲۰ ص ۳۱۳ حضرت امام مھدی وہ ہیں جن کے تشریف لانے کی حضور علیہ السلام نے بشارت دی انہیں خلیفہ اللہ کے لقب سے ممتاز فرمایا۔ نیز حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ اپنے ایک قصیدہ مطبوعہ برحاشیہ بہجة الاسرار عربی مصر ص ۲۲۰ میں لکھتے ہیں ولنا الولایة من الست بربکم واما منا المھدی وھو ختامنا مھدی ہمارے پیشوا اور ہمارے خاتم ہیں یعنی خاتم ولایت محمدیہ حضرت سیدہ مریم کی شان اللہ جل مجدہ نے قرآن پاک میں بیان فرمائی ارشاد باری تعالیٰ ہے ان اللّٰه اصطفاک وطھرک واصطفاک علی نساء العالمین آقائے نامدار جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں حسبک من نساء العلمین مریم بنت عمران خدیجه بنت خویلد و فاطمه بنت محمد و آسیه امراة فرعون بعض احادیث نبویہ سے ازواج مطہرات پر بھی انکی افضیلت مفہوم ہوتی ہے۔ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے قال قال رسول اللّٰه

Marfat.com

صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم سیدۃ نساء اھل الجنۃ مریم بنت عمران ثم فاطمہ ثم خدیجہ ثم آسیہ امراۃ فرعون شیخین نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے خیر نساء رکبن الابل نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وار عاہ علی بعل فی ذات یدہ ولوعلمت ان مریم بنت عمران رکبت بعیرا ما فضلت علیھا احدا ابن جریر نے حضرت فاطمہ سے روایت کی ہے قالت قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم انت سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا مریم البتول بہر حال احادیث و تفاسیر کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت فاطمہ اور بعض ازواج مطہرات کے ماسوا تمام صحابیات پر حضرت مریم کی افضلیت متفقہ ہے۔ تو واضح ہوا کہ حضرت مریم جو کہ صحابیات سے بھی افضل ہیں اور ولیہ ہیں نیز صحابہ کرام اور امام مھدی اور حضرات آئمہ کرام و حضرت اویس قرنی وغیرھم سے اس قول کا عموم درھر عصر ٹوٹ گیا۔

خیال رہے کہ یہ باتیں دلائل شرعیہ ظاھریہ اور آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے ثابت ہیں کوئی کشف نہیں کہ جس میں خطا کا بے حد احتمال ہوتا ہے۔ اور کسی دوسرے پر تسلیم کرنا لازم نہیں ہوتا۔ دیکھئے کتب اصول فقہ تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ لیس قدمہ علی رقبۃ بعض الاولیاء اور اس کی نقیض ہے قدمہ علی رقبۃ جمیع الاولیاء اب ظاہر ہے کہ نقیضین میں سے ایک کا ثبوت دوسری کے رفع کا مستلزم ہے تو اب بقیہ سکر کے باعث صادر شدہ کلام کی تاویل کے بغیر چارہ کار نہیں ہو گا کہ اس کا تحقق صرف اس زمانے کیلئے ہے

ایک اعتراض اور اس کا جواب

نیز یہ کہنا کہ خاص ناموں سے مخصوص حضرات اس قول سے خارج ہیں مثلا صحابہ آئمہ اور یہاں عام اولیائے کرام مراد ہیں تو جوابا عرض ہے کہ مخصوص نام تو بہت سے ہیں مثلا صحابہ تابعین تبع تابعین آئمہ اغواث اقطاب بدلاء نجباء نقباء افراد صدیقین شہداء اگر ان سب مخصوص ناموں سے مختص حضرات خارج ہیں تو باقی کیا رہ گیا صرف

Marfat.com

عام اولیاء کرام تو ان عام اولیاء سے تو ہر زمانہ کے مخصوص اولیاء اللہ بلند مراتب ہی ہوتے ہیں خواہ وہ عام اولیاء کسی بھی زمانہ کے ہوں۔

بعض لوگوں کا حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوب ۱۲۳ ج ۳ سے استدلال اور اس کا جواب

ناظرین پہلے مکتوب ملاحظہ فرمائیں

مکتوب صدو بست وسوم بنور محمد تہاری در بیان آنکہ راہ ہائے کہ موصل اند بجناب قدس دواند بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی راہ ہا کہ بجناب قدس موصل اند دواند راہے است کہ بقرب نبوت تعلق دارد علی اربابہا الصلوۃ والسلام وموصل اصل الاصل است واصلانی ایں راہ بالاصالت انبیاء اند علیہم الصلوۃ والتسلیمات وصحابہ ایشاں واز سائرامتاں ہرکہ را بایں دولت بنوازند اگرچہ قلیل بودند بلکہ اقل ودریں راہ

توسط وحیلولت نیست ہرکہ ازیں واصلاں فیض میگیرد بے توسطے احدے از اصل اخذ مے نماید وہیچ یکے دیگرے حائل نیست وراہے است کہ بقرب ولایت تعلق دارد واقطاب واوتاد وبدلاء ونجباء وعامہ اولیاء اللہ ہمی راہ واصل اند راہ سلوک عبارت ازیں راہ است بلکہ جذبہ متعارفہ نیز داخل ہمیں است وتوسط حیلولت

دریں راہ کائن است وپیشوائے واصلان ایں راہ وسرگروہ ایشاں ومنبع فیض ایں بزرگواراں حضرت علی مرتضٰی است کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم وایں منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد۔ در ایں مقام گویا ہر دو قدم مبارک آں سرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام بر فرق مبارک اوست کرم اللہ تعالٰی وجہہ حضرت فاطمہ وحضرات حسنین رضی اللہ عنہم دریں مقام بایشان شریک اند۔ انگارم کہ حضرت امیر قبل از نشات عنصری نیز ملاذ ایں مقام بودہ اند چنانچہ بعد از نشاء ت عنصری وہرکرا فیض وہدایت ازیں راہ مے رسید بتوسط ایشان مے رسید چہ ایشاں نزدنقطہ منتہائے ایں راہ ومرکز ایں مقام بایشاں تعلق دارد وچوں دورۂ حضرت امیر تمام شد ایں منصب عظیم القدر بحضرات حسنین

Marfat.com

ترتیبا" مفوض ومسلم گشت وبعد از ایشاں بہر یکے از ائمہ اثنا عشر علی الترتیب والتفصیل قرار گرفت ودر اعصار ایں بزرگواراں و بعد از ارتحال ایشاں ہر کرا فیض وہدایت مے رسید بتوسط ایں بزرگواراں بودہ و بحیلولت ایشاں ہر چند اقطاب ونجباء وقت بودہ باشند وملاذ وملجا ہمہ ایشاں بودہ اند۔ چہ اطراف را غیر از لحوق بمرکز چارہ نیست تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسید قدس سرہ وچوں نوبت ایں بزرگوار شد منصب مذکور باو قدس سرہ مفوض گشت ومابین ائمہ" مذکورین وحضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمی گردد ووصول فیوض وبرکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب ونجباء بتوسط شریف او مفہوم مے شود چہ ایں مرکز غیر او را میسر شد۔ ازیں جا است کہ فرمودہ۔ افلت شموس الاولین وشمسنا ابدا علی افق العلی لا تغرب مراد از شمس آفتاب فیضان ہدایت وارشاد است واز افول آں عدم فیضان مذکور وچوں بوجود حضرت شیخ معاملہ کے باولین تعلق داشت باو قرار گرفت و او واسطہ وصول رشد وہدایت گردید چنانچہ پیش ازوے اولین بودہ اند ونیز تا معاملہ توسط فیضان بر پا است بتوسل اوست ناچار راست آمد کہ افلت شموس الاولین وشمسنا الخ سوال ایں حکم منتقض است بمجدد الف ثانی زیراکہ در بیان معنی مجدد الف ثانی در مکتوبے از مکتوبات جلد ثانی اند راج یافتہ است کہ ہر چہ از قسمے فیض در آں مدت بامتاں برسد بوسط او باشد ہر چند اقطاب واو تاد باشند وبدلاء ونجباء وقت بودند گویم کہ مراد بمجدد الف دریں مقام نائب مناب حضرت شیخ است وبنیابت حضرت شیخ ایں معاملہ باو مربوط است چنانکہ گفتہ اند نور القمر مستفاد من نور الشمس فلا محذور۔

سوال:۔ معنی مجدد الف کہ بالا مذکور شد مشکل است زیراکہ در مدت مذکورہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام خواہد نزول فرمود ، حضرت مہدی علیہ الرضوان نیز خواہند ظہور نمود ومعاملہ ایں بزرگواراں برتر از انست کہ بتوسط احدے اخذ فیوض نمایند

جواب:۔ گویم کہ معاملہ توسط مربوط براہ دومی است از دو راہ مذکور کہ عبارت از قرب ولایت است ودر راہ اول کہ عبارت از قرب نبوت است معاملہ توسط مفقود است ہر کہ

Marfat.com

باآں راہ واصل گشتہ است ہیچ حائلے ومتوسطے درمیان ندارد بے توسط احدے اخذ فیوض وبرکات مے نماید۔ توسط وحیلولت در راہ اخیر است؛ فقط ومعاملہ آں متوطن علی حدہ است چنانچہ گذشت۔ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام وحضرت مہدی علیہ الرضوان براہ اول واصل اند چنانچہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما براہ اول واصل گشتہ در ضمن آں سرور اند علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام وآنجا شان خاص دارند علی تفاوت در جا تنبیہہ۔ باید دانست روا است شخصے از راہ قرب ولایت بقرب نبوت بر سد ودر ہر دو معاملہ شریک باشد و بطفیل انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات اورا آنجا ہم بدہند وکار خانہ باو مربوط سازند واینجا ہم معاملہ باومنوط گردانند

؎ خاص کند بندہ مصلحت عام را

ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللّٰہ رب العالمین

Marfat.com

مکتوب نمبر(۱۲۳)

(نور محمد تہاری کی طرف صادر فرمایا)

اس بیان میں کہ جو راہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچانے والے ہیں وہ دو ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

وہ راہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچانے والے ہیں دو ہیں۔ ایک وہ راہ ہے جو قرب نبوت سے تعلق رکھتی ہے

علٰی اربابھا الصلاۃ والسلام اور اصل الاصل تک پہنچانے والی ہے اس راہ سے واصل ہونے والے اصل میں تو انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات ہیں۔ اور انکے صحابہ اور امتوں کے باقی لوگوں میں سے جسکو بھی اس دولت سے نوازیں۔ اگرچہ وہ تھوڑے ہوتے ہیں بلکہ بہت ہی تھوڑے ہوتے ہیں اور اس راہ میں توسط وحیلولت نہیں ہے۔ جو بھی ان واصلین میں سے فیض حاصل کرتا ہے وہ بغیر کسی کے وسیلے کے اصل سے حاصل کرتا ہے۔ اور کوئی بھی دوسرا اسکی راہ میں حائل نہیں ہوتا اور ایک وہ راہ ہے جو قرب ولایت سے تعلق رکھتی ہے اقطاب و اوتاد بدلاء و نجباء اور عام اولیاء اللہ اسی راہ سے واصل ہیں اور راہ سلوک اسی راہ سے عبارت ہے بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے اور اس راہ میں توسط وحیلولت ثابت ہے۔ اور اس راہ کے واصلین کے پیشوااور انکے سردار اور ان بذرگواروں کے منبع فیض حضرت علی المرتضٰی ہیں کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور یہ عظیم الشان منصب آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے ملجاء و ماوی تھے۔ جیسا کہ آپ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسکو بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی۔ اسلئے کہ وہ اس راہ کے آخری

Marfat.com

نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس راہ کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے اور جب حضرت امیر کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضرات حسنین کو سپرد ہوا اور انکے بعد وہی منصب آئمہ اثناعشر میں سے ہر ایک کیلئے ترتیب وار اور تفصیل سے مقرر ہوا۔ اور ان بزرگواروں کے زمانہ میں اور اسی طرح انکے انتقال کے بعد جسکو بھی فیض اور ہدایت پہنچتا ہے۔ ان بزرگواروں کے ذریعہ اور حیلولت سے پہنچتا ہے۔ اگرچہ اقطاب و نجباء وقت ہی کیوں نہ ہوں اور سب کے ملجاء اور ماوی یہی بزرگ ہیں اس لئے کہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کرنے سے چارہ نہیں یہاں تک کہ نوبت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ تک پہنچی اور جب اس بزرگوار تک نوبت پہنچی تو منصب مذکور آپکے سپرد ہوا اور آئمہ مذکورین اور حضرت شیخ کے درمیان کوئی بھی اس مرکز پر مشہود نہیں ہوتا اور اس راہ میں فیوض و برکات کا وصول جس کو بھی ہو خواہ وہ اقطاب و نجباء ہوں آپکے واسطہ ہی سے مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ اور کسی کو میسر نہیں ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے فرمایا۔

افلت شموس الاولین و شمسنا ابدا" علی افق العلی لا تغرب

شمس سے مراد فیضان ہدایت و ارشاد کا آفتاب ہے اور اس کے غروب ہونے کا مطلب فیضان مذکور کا عدم ہے اور جب حضرت شیخ کے وجود سے وہ معاملہ جو پہلے لوگوں سے تعلق رکھتا تھا آپ پر مقرر ہوا اور وہ رشد و ہدایت کے وصول کا واسطہ ہوئے جیسا کہ ان سے پہلے پہلے لوگ تھے اور پھر یہ بھی ہے کہ جب تک فیض کے توسط کا معاملہ قائم ہے انہی کے وسیلہ سے ہے۔ تو لازما" درست ہوا کہ

افلت شموس الاولین و شمسنا الخ

سوال:۔ یہ حکم مجدد الف ثانی سے ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ مجدد الف ثانی کے معنی کے بیان مین جلد ثانی کے ایک مکتوب میں درج ہوا ہے کہ جو کچھ بھی فیض کی قسم سے اس مدت میں امتون کو پہنچتا ہے وہ اسی کے ذریعہ سے ہوتا ہی اگرچہ وہ اقطاب و اوتاد ہوں یا نجباء و بدلاء وقت۔

جواب :۔ میں کہتا ہوں کہ مجدد الف ثانی اس مقام میں حضرت شیخ کے نائب ہیں اور

Marfat.com

حضرت شیخ کی نیابت ہی سے یہ معاملہ اس سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ کہا ہے نور القمر مستفاد من نورالشمس۔ چاند کا نور سورج کے نور سے مستفاد ہے تو اب کوئی استحالہ نہ رہا۔

سوال:۔ مجدد الف کا معنی جو اوپر مذکور ہوا مشکل ہے کیونکہ اسی مدت مذکورہ میں حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام بھی نزول فرمائیں گے اور حضرت مہدی علیہ الرضوان بھی ظاہر ہونگے اور ان بزرگواروں کا معاملہ اس سے بہت بلند ہے کہ وہ کسی کے ذریعہ سے فیض حاصل کریں۔

جواب :۔ میں کہتا ہوں کہ دو راہوں میں سے دوسرے راہ میں توسط کا معاملہ پیش آتا ہے جو کہ قرب ولایت سے عبارت ہے اور پہلی راہ میں جو کہ قرب نبوت سے عبارت ہے توسط کا معاملہ مفقود ہے جو بھی اس راہ سے واصل ہوا ہے کوئی بھی اس میں حائل اور وسیلہ نہیں ہے۔ وہ کسی کے وسیلہ کے بغیر فیوض و برکات حاصل کرتا ہے۔ توسط،اور حیلولت صرف آخری راہ میں ہے۔ اور اس مقام کامعاملہ علیحدہ ہے۔ جیسا کہ گزر چکا اور حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان پہلی راہ سے واصل ہیں۔ جیسے کہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پہلی راہ سے واصل ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے ضمن میں ہیں۔ اور وہ اپنے مختلف درجات میں اس جگہ ایک خاص شان رکھتے ہیں۔

تنبیہہ:۔ جاننا چاہیے کہ جائز ہے کہ کوئی شخص قرب ولایت کی راہ سے قرب نبوت تک پہنچے اور دونوں معاملات میں شریک ہو اور انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کی طفیل اس کو اس جگہ بھی جگہ دے دیں۔اور کارخانہ کو اس سے وابستہ کر دیں اور اس جگہ بھی معاملہ اس سے متعلق ہو۔

؎ خاص کند بندہ مصلحت عام را

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس پر چاہے کرے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العلمین

Marfat.com

مکتوبات مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے مکتوب نمبر ۱۲۳ ج ۳ کا جواب

نمبر ۱:۔ اگر اس مکتوب کو من و عن اسی مفہوم کے ساتھ تسلیم کر لیا جائے جو یہ مدعیان خام پیش کرتے ہیں کہ قطبیت عظمی و غوثیت کبری ان حضرات کے ساتھ مختص ا۔ و منحصر ہے نیز یہ قطبیت عظمی دلیل افضلیت بھی ہے تو اہل سنت کے عقیدہ مسلمہ افضلیت شیخین و خلفائے اربعہ و صحابہ کرام برجمیع امت کا بطلان لازم آئیگا اور یہ مکتوب بایں مفہوم ادلہ اہل سنت کے معارض ہونے کی بناء پر ناقابل قبول ہو گا لہٰذا یا تو یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ قطبیت عظمی و غوثیت کبری آئمہ اثنا عشر و حضرت شیخ میں محصور و مخصوص نہیں یا یہ کہ یہ منصب دلیل افضلیت بر جمیع اولیاء ھر عصر نہیں جمہور اولیاء کرام نہ تو اس منصب کو دلیل افضلیت برجمیع اولیائے ھر عصر تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی محصور و مخصوص بایں حضرات قرار دیتے ہیں جیسا کہ کتب تصوف فتوحات

Marfat.com

وغیرہ میں سے ماہ تاب چہاردہ آفتاب نیم روز کیطرح واضح ہے۔ ناظرین آئندہ صفحات میں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بعض حضرات حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے مکتوب نمبر ۱۲۳ ج ۳ کو مکتوب نمبر ۲۹۳ ج ۱ اور نمبر ۱۲۱ ج ۳ کا معارض قرار دیتے ہوئے مکتوب نمبر ۲۹۳ اور نمبر ۱۲۱ کا ناسخ کہتے ہیں اگر مکتوب آخری کو پہلے دو مکتوبوں کا معارض تسلیم کر لیا جائے تو مکتوب آخری ناسخ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ خود ناقابل قبول ہو گا اسلئے کہ یہ محض کشف پر مبنی ہے جبکہ پہلے دو مکتوب ٹھوس دلائل شرعیہ آیات قرآنیہ و احادیث کثیرہ و شواہد و واقعیہ خارجیہ سے مبرہن و مئوید ہیں۔

جیسا کہ بحث مذکور سے واضح ہو چکا ہے حالانکہ ناسخ کا منسوخ کے ساتھ قوت میں کم از کم برابر و مساوی ہونا ضروری ہے دیکھئے کتب اصول فقہ۔ لہٰذا دلائل شرعیہ سے متصادم مفہوم مکتوب ھذا وامثالہ کو جعلی خود ساختہ قرار دیکر مسترد کر دیا جائے گا۔

حاشیہ ا:۔ خود قادری حضرات بھی اس اختصاص و انحصار کو تسلیم نہیں کرتے چنانچہ اعلیحضرت مولانا احمد رضا قادری فرماتے ہیں۔ (عرض) غوث کے مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں۔ (ارشاد) نہیں بلکہ ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش نظر ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب عبد اللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبدالرب اور وزیر دست چپ عبدالملک اس سلطنت میں وزیر چپ وزیر راست سے اعلی ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا اس لئے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ ہوتا ہے غوث اکبر و غوث ہر غوث حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں صدیق اکبر حضور کے وزیر دست چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست پھر امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیرالمومنین فاروق اعظم و عثمان غنی کو عطا ہوئی اسکے بعد امیرالمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی پھر عثمان غنی کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور امام حسن رضی اللہ عنہ وزیر ہوئے پھر مولی علی کو غوثیت دی گئی تو امامین محترمین رضی اللہ عنہما وزیر

Marfat.com

ہوئے ملفوظات اعلیحضرت ص ۱۴۲ ج۱

نمبر۲:۔ نیز یہ بات قابل غور ہے کہ صرف ایک مکتوب کے فاصلہ سے اگر آپ اپنے پہلے دو مکتوب منسوخ فرما رہے ہوتے تو یقیناً آپ وضاحت و صراحت فرما دیتے کہ میرے پہلے دو مکتوب منسوخ سمجھے جائیں۔ جیسے کہ آپ نے مجدد الف ثانی کے بارے میں وضاحت فرمائی حالانکہ مجدد الف ثانی کے بارے میں وضاحت کرنا اسقدر ضروری واہم نہ تھا جتنا کہ صحابہ کرام امام مہدی اور آخر زمان میں عیسی علیہ السلام کے ساتھیوں کے بارے میں وضاحت کرنا ضروری و اہم تھا یہاں سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یا تو آپ آخری مکتوب کو بحث افضلیت سے غیر متعلق قرار دیتے ہوئے مکاتیب سابقہ کا معارض نہیں سمجھتے تھے یا یہ مکتوب بایں مفہوم (نیز اسکے مثل مضامین جہاں کہیں بھی ہیں) واقعی جعلی و خود ساختہ ہے۔

نمبر۳:۔ نیز اگر دوسرے مکتوب کو مکتوب اول کا ناسخ مان لیا جائے تو یہ بات شیخ مجدد پر بہت بڑے الزام کا باعث بنے گی وہ یہ کہ کیا شیخ مجدد نے آخری عمر میں شیخ قدس سرہ کو صحابہ و امام مہدی و غیرھم سے افضل تسلیم کر لیا تھا؟ اسلئے کہ مکتوب اول میں آپ نے ولایت صحابہ و امام مہدی و غیرھم سے استدلال کرتے ہوئے افضلیت عموم رہمہ عصر کی نفی فرمائی تھی۔

نمبر۴:۔ نیز اگر اسے درست مان لیا جائے تو تسلیم کرنا ہو گا کہ حضرت شیخ قدس سرہ تمام صحابہ کرام (ما سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے افضل ہوں اسلئے کہ یہ مقام تو صرف آئمہ اثنا عشر کو حاصل ہے یا حضرت شیخ کو حالانکہ یہ بات مذہب حق اہلسنت کے خلاف ہے لہٰذا مذہب مہذب اہلسنت سے متصادم ہونے کی بناء پر بایں مفہوم اس مکتوب اور اسکی امثال کو جعلی و الحاقی قرار دیکر مسترد کیا جائے گا۔

نمبر۵:۔ نیز یہ مکتوب بایں مفہوم مذہب روافض کے عین مطابق اور اسکا مؤید ہے۔ ان کا عقیدہ یہی ہے کہ امامت اسے (جو کہ درحقیقت غوثیت عظمی و قطبیت کبری ہی سے عبارت ہے) آئمہ اثنا عشر میں محصور و مخصوص ہے اور یہ دلیل افضلیت بھی

Marfat.com

ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ بارہویں امام کو زندہ اور غائب قرار دیتے ہیں اور متعصب قادری ایک فوت شدہ بزرگ کو تا قیامت اس منصب پر قائم سمجھتے ہیں۔ لیکن جمہور اولیائے کرام کا یہ عقیدہ نہیں ان کے نزدیک جسطرح بیعت کیلئے جیتے جاگتے سانس لیتے اس دنیا میں موجود زندہ پیر کی ضرورت ہے تا کہ اس سے فیض و تربیت حاصل کی جاسکے اسی طرح قطب وقت بھی ایک جیتا جاگتا سانس لیتا اس دنیا میں موجود زندہ ولی ہی ہو سکتا ہے۔ جس سے اولیائے کرام فیض و رہنمائی پا کر لوگوں کو مستفیض فرما سکیں۔ فوت شدہ شخصیت خواہ وہ کتنی ہی بلند پایہ ہو نہ تو اس سے بیعت کی جاسکتی ہے اور نہ ہی وہ جمیع ادوار آئندہ کی قطب ہو سکتی ہے اگر فوت شدہ ہستی سے بیعت کی جا سکتی یا وہ ہمیشہ کے لئے قطب ہو سکتی تو اس کے سب سے زیادہ اھل و مستحق خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہی ہوتے آپ سے ہی لوگ ہمیشہ کیلئے بیعت کرتے رہتے اور آپ ہی منصب قطبیت پر فائز رہتے اسلئے کہ درحقیقت آپ کے وجود عنصری سے قبل بھی سلسلہ فیض وروحانیت آپ سے ہی منوط و مربوط تھا او ربعد میں بھی آپ سے ہی وابستہ اور متعلق ہے۔ جمہور اولیائے کرام اس نظریہ سے اتفاق نہیں کرتے کہ یہ منصب حضرت شیخ پر بند ہو چکا یا یہ آئمہ اثنا عشرو شیخ کے ساتھ مخصوص ہے یا یہ منصب جمیع اولیاء ہمہ عصر پر افضلیت کی دلیل ہے۔ حوالہ جات آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں لہٰذا یہ مکتوب بایں مفہوم اور اسکے ہم مثل مضامین عقیدہ روافض کے مئوید ہونے کی بناء پر الحاقی سمجھے جائیں گے۔

:حاشیہ۔

ا۔ الشیعة هم الذیْن شایعوا علیا رضی اللّٰه عنه و قالوا انه الامام بعد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم واعتقد واان الامامة لا تخرج عنه و عن اولاده۔ التعریفات للعلامه سید میر شریف الجرجانی ص ۱۱۴۔

نمبر۶:۔اصول اسلامی کے مطابق معیار اکرمیت و افضلیت تقوی ہے نہ رنگ و نسل نہ علاقہ و قوم قرآن کریم فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عنداللّٰه اتقاکم تم سب سے

Marfat.com

زیادہ اکرم و افضل اللہ کے نزدیک وہ ہے جو متقی ہے۔ قرآن کریم میں ہی دوسرے مقام پر ہے وسیجنبھا الاتقی۔ مفسرین کرام کا اتفاق ہے کہ یہاں اتقی سے مراد ابوبکر صدیق ہیں۔ یہ مکذوب بایں مفہوم اس اصل شرعی کے بھی خلاف ہے ابن عربی قادری فتوحات مکیہ ص ۲۳۷ ج ۴ میں فرماتے ہیں۔

یقول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم یقول اللّٰہ تبارک و تعالٰی الیوم یعنی یوم القیامۃ اضع نسبکم وارفع نسبی این المتقون قال اللّٰہ تعالٰی مخبرا عبادہ ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم و یقول اللّٰہ تعالٰی فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتسائلون واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج یعنی روز قیامت تمہاری نسب گراتا ہوں اور اپنی نسب مرتفع کرتا ہوں کہاں ہیں متقی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خبر دیتے ہوئے فرمایا ان اکرمکم عنداللّٰہ اتقاکم نیز فرمایا فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتسائلون۔

فتوحات مکیہ ص ۵۴۵ ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

اعلم ان آل الرجل فی لغۃ العرب ھم خاصتہ الاقربون الیہ و خاصۃ الانبیاء و آلھم ھم الصالحون العلماء باللّٰہ المؤمنون (الی) فلاتتخیل ان آل محمد صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم ھم اھل بیتہ خاصۃ لیس ھذا عند العرب و قد قال تعالٰی ادخلو آل فرعون یرید خاصتہ فان آلال لا یضاف بھذہ الصفۃ الا الی الکبیر القدر فی الدنیا و الآخرۃ فلھذا قیل لنا قولوا اللھم صل علی محمد و علی آل محمد اور جان لے کہ بلا شبہ آدمی کی آل لغت عرب میں اسکے خاص ہیں جو اسکے قریبی ہیں اور انبیاء کے خاص اور انکی آل وہ صالح لوگ ہیں جو صاحب ایمان علماء باللہ ہیں (تا) یہ خیال نہ کرو کہ آل محمد ﷺ صرف آپکے اہل بیت ہیں۔

Marfat.com

آل کا یہ معنی عربوں کے نزدیک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ادخلو آل فرعون تو اللہ تعالیٰ اس کے خاص لوگ مراد لیتا ہے۔ اس طریقہ پر آل کی اضافت کسی کبیر القدر شخص کیطرف ھی کیجاتی ہے۔ خواہ دنیا میں بڑا ہو یا آخرت میں اسی وجہ سے ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اللھم صل علی محمد و آل محمد کھو

۔

نمبر۷:۔خود اس مکتوب میں ہے کہ تمام انبیاء کے صحابہ راہ اول کے فیض یافتہ ہیں۔ نیز ھر نبی کی بقیہ امت میں سے بھی ایسے لوگ ہیں جنہیں اس دولت سے نوازتے ہیں۔ ایسے لوگ اگرچہ اولیائے کرام کی مجموعی تعداد کے مقابلے میں بہت کم ہیں مگر بہر حال ہیں ضرور۔ اسی راہ اول سے فیض پانے والوں کیلئے حیلولت و توسط نہیں۔ جب توسط مفقود ہو گیا تو کسی دوسرے کی افضلیت میں کوئی چیز مانع نہ رہی لہٰذا حضرت شیخ کی افضلیت بر جمیع اولیائے ھر عصر ثابت نہ ہو سکی۔۔

نمبر۸:۔نیز اسی مکتوب کی تنبیہہ میں ہے کہ ایسے حضرات بھی ہوتے ہیں جو دونوں راہوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ قرب ولایت کی راہ سے قرب نبوت کی راہ تک پہنچ جاتے ہیں اب ظاھر ہے کہ جب کوئی قرب ولایت کی راہ سے قرب نبوت کی راہ تک پہنچ جائے گا توسط مفقود ہو جائے گا تو افضل ہونے میں کوئی مانع نہ رہے گا واضح باد کہ اکابر اولیاء کرام یا تو براہ راست قرب نبوت کے فیض یاب ہیں یا قرب ولایت سے قرب نبوت تک پہنچے اور قرب نبوت سے فیض یاب ہو گئے۔ آپ لکھتے ہیں زیرا کہ تواند بود کہ دیگرے در کمالات نبوت محمدیہ بطریق تبعیت و وراثت پیش قدم بود افضلیت از راہ آں کمالات اور اثابت باشد

جب توسط مفقود ہو گیا تو ان حضرات کے افضل ہونے سے کوئی چیز مانع نہ رہی اس قسم کے واصلین امت محمدیہ میں قلیل نہیں ہیں بہت ہیں۔

نمبر۹:۔ نیز واسطہ فیض ہونا افضلیت ثابت نہیں کرتا کیا قائلین فضلیت در ہمہ عصر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مشائخ پر فضیلت نہیں دیتے حالانکہ وہ مشائخ

Marfat.com

حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ذریعہ فیض بنے نیز حضرت جبرائیل امین حضور علیہ السلام کے لئے واسطہ وصول وحی الٰہی بنے رہے حالانکہ یقیناً حضور علیہ السلام حضرت جبرائیل سے افضل ہیں نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اخذ فیض کیلئے بحکم الٰہی حضرت خضر کے پاس جانا بھی اس مسئلہ کو واضح کرتا ہے۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر سے افضل تھے

نمبر۱۰:۔ اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ مجدد صرف اس منصب ایصال فیض میں نائب ہیں ورنہ خود براہ راست فیض حاصل کرتے ہیں شیخ مجدد لکھتے ہیں میں اللہ کا مرید بھی ہوں اور اللہ کا مراد بھی۔ میری تربیت کا کفیل اللہ الباقی ہے آگے لکھتے ہیں اس غیرت کیوجہ سے جو اللہ تعالیٰ میرے حق میں رکھتا ہے جائز نہیں رکھا ہے کہ میری تربیت میں کسی دوسرے کا کوئی دخل ہو یا میں اس معنی میں دوسروں کیطرف متوجہ ہوں میں اللہ کا پروردہ ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم نامتناہی کا مجتبیٰ ہوں مکتوب نمبر ۸۷ دفتر سوم حصہ دوم اس منصب مخصوص میں نیابت کے باعث حضرت شیخ جیلانی کی جزوی اسے فضیلت شیخ مجدد پر ثابت ہو گی نہ کلی تو یہ مکتوب شیخ جیلانی کی شیخ مجدد پر بھی مطلق فضیلت کی دلیل نہ بن سکا چہ جائیکہ کسی اور پر افضلیت کی دلیل بنتا۔

حاشیہ:۔ ہر نبی و ولی کو کوئی نہ کوئی جزوی فضیلت و خصوصیت ضرور حاصل ہوتی ہے مگر یہ جزوی خصوصیت دلیل افضلیت مطلقہ نہیں بنتی حضرت ابن عربی قادری فرماتے ہیں لا بد لکل مقرب عنداللّٰہ امر یختص بہ فتوحات ص ۱۵۳ ج ۴ نیز فرمایا لکل شخص من اھل اللّٰہ سلم یخصہ لا یرقی فیہ غیرہ فتوحات ص ۱۶۷ ج ۱۔

نمبر۱۱:۔ اگر اس مکتوب کا بحث افضلیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو متعصب لوگوں کیلئے یہ بے فائدہ اور بے سود مسودہ ہو گا۔

نمبر۱۲:۔ اسی مکتوب میں مجدد الف ثانی نائب قرار دیا گیا ہے تو قطبیت بالاصالۃ حضرت شیخ پر بند اور بالنیابت حضرت مجدد پر ختم لہٰذا متعصب لوگوں میں سے کسی کا یہ

Marfat.com

حق نہیں کہ اپنے مشائخ کو قطب و نائب غوث کے لقب سے یاد کرے کہ قطبیت اصالة و نیابة ختم ہو چکی۔ نیز تسلیم کرنا ہو گا کہ عصر مجدد سے لیکر تا قیامت جس قادری کو بھی فیض حاصل ہوا یا ہو گا نقشبندی شیخ حضرت مجدد کی وساطت سے ہو گا۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد پھنس گیا اے عجب ہیں یہ لوگ اسی مکتوب کا کچھ حصہ جو پسند کے مطابق ہے قبول مگر اسی مکتوب کا وہ حصہ جو پسند کے خلاف ہے مسترد آفتوء منون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض واللّٰہ یقول الحق وھویھدی السبیل۔ فماذا بعد الحق الا الضلال

حاشیہ

۱۔ مولانا ابوالبیان محمد داوود فاروقی نقشبندی مکتوب حضرت مجدد پر تبصرہ فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں اس سے ثابت ہوا کہ حضرت غوث اعظم کا فیضان حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو پہنچا اور اب جب تک کہ فیضان کے وسیلہ کا سلسلہ جاری ہے فیضان غوثیہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے توسل اور توسط ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ سیرت غوث اعظم مصنفہ مولانا مذکور ص ۲۹۹۔

تعجب ہے ان حضرات کو مکتوب ہذا کا اول پسند نہ آخر قبول مگر اوسط کو من پسند مطلب پہنا کر حرز جان بنائے ہوئے ہیں۔

نمبر ۱۳:۔ حضرت مجدد الف ثانی کے قول وصول فیوض و برکات در ایں راہ بہر کہ باشد خواہ از اقطاب ۲۔ و نجباء باشد بتوسط شریف او مفہوم میشود یعنی "جو لوگ اسی راہ ثانی سے واصل ہیں خواہ اقطاب و نجباء ہوں ان کیلئے توسط وحیلولت ہے" سے مراد یہ ہے کہ ان کے ابتداء سلوک میں توسط و حیلولت ہے نہ کہ آخر میں اسلئے کہ اگر آخر میں بھی حیلولت و توسط رہے تو یہ متبوع کے قصور کو مستلزم ہے نہ کہ کمال کو حضرت مجدد تو آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیلولت و توسط بھی قبول نہیں کرتے تو یہاں کسی اور کی کیا گنجائش اسلئے کہ مطلوب اصلی و حقیقی ذات خداوندی ہے تو متبوع وہی باکمال ہو گا جو اپنے تابع کو بلا حجاب و حیلولت مطلوب تک پہنچائے نہ کہ

Marfat.com

خود حائل و حجاب بنا رہے آپ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ عدم توسط رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کمال کو مستلزم ہے نہ کہ قصور کو بلکہ قصور وجود توسط میں ہے کیونکہ متبوع کا کمال یہ ہے کہ اسکا تابع اسکی تبعیت اور اسکے طفیل سے کمال کے تمام درجات تک پہنچے اور کوئی دقیقہ نہ چھوڑے اور یہ معنی عدم توسط میں ہے نہ کہ وجود توسط میں اس سے قبل لکھا حقیقت محمدی تک پہنچنے سے پہلے دنوں طرح سے واسطہ ثابت ہے بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس راہ میں وہ شیوخ جو درمیان میں آئے ہیں وہ شہود سالک میں حاجب و متوسط ہیں افسوس اگر آخر حال میں بھی جذبہ انکا تدراک نہ کرے اور معاملہ پردہ سے بے پردگی تک نہ پہنچے مکتوب نمبر ۱۲۱ دفتر سوم حصہ دوم ص ۱۴۳ آپ نے دیکھا کہ حضرت شیخ قدس سرہ کے محب مفرط کسی طرح بے سمجھی میں حضرت شیخ کیلئے قصور ثابت کرتے ہیں نہ کہ کمال اور جو لوگ کمال ثابت کرتے ہیں انکی مخالفت کرتے ہیں ہاں تو جب توسط و حیلولت مفقود ہو گئی تو کسی دوسرے کی افضلیت میں کوئی چیز مانع نہ رہی تو حضرت شیخ قدس سرہ کی افضلیت درھر عصر برجمیع اولیاء ثابت نہ ہو سکی۔

خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں فاذا بلغ المرید حالة شیخه افرد عن الشیخ فقطع عنه فیتولاه الحق۔ پس بکرم و عنایت خود میگیرد کار اورا حق تعالیٰ فیقطعه عن الخلق جملہ پس قطع میکند و باز میدارد اورا از ہمہ خلق چہ شیخ وچہ غیروے چنانچہ باز داشتہ میشود کودک از شیر پس ازاں تربیت و تغذیت نمودہ میشود بالوان اطعمہ وانواع اغذیہ تامیرسد بدرجہ رجال فیکون الشیخ کا الظئر والدایہ پس میباشد شیخ مانند دایہ کہ شیر میدہد و مرید ہمچو طفل شیر خوارہ درحجر تربیت وے تامدت رضاع کہ قابل اکل اطعمہ واغذیہ گونہ گون نیست میباشد وچوں از شیر باز داشتہ شد حالش دیگر است لارضاع بعد الحولین نیست شیر خوارگی پس از دوسال لا خلق بعد زوال الهواء والارادہ ہم چنیں نیست تعلق بخلق پس ازدورشدن ہوا و خواہش الشیخ یحتاج الیه مادام ثمه هواء وارادة لکسر هما امابعد زوالهما فلا لانه لاکدورة ولا نقصان زیرا

Marfat.com

کہ نیست تیرگی و کمی ونا تمامی بعد اززوال ہو اوارادہ چہ بعد ازحصول فناء کار تمام شدوسلوک کہ عبارت است از سیر الی اللہ .بنہایت رسیدو سالک بمرتبہ کمال رسید و دردر وازہ ولایت درآمد پس ازاں بقاء یافت و کارش بسیر فی اللہ افتاد اکنوں بتربیت تجلیات متنوعہ الہی بوساطت امداد نور محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بمرتبہ تکمیل رسید وبمقام لقا خواہد رسید شرح فتوح الغیب شیخ محقق دہلوی ص ۱۰۳ پس جب مرید شیخ کی حالت پر پہنچ جاتا ہے تو شیخ سے الگ اور جدا کر دیا جاتا ہے۔ پھر حق تعالیٰ خود اسکی تولیت و نگہداشت فرماتا ہے پس اسے ساری مخلوق سے منقطع کر دیتا ہے۔ کیا شیخ اور کیا غیر شیخ جیسے کہ بچے کو دودھ چھڑا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کی تربیت و تغذیت رنگا رنگ طعاموں اور غذاؤں سے کی جاتی ہے تاکہ درجہ رجال تک پہنچ جائے تو شیخ دایہ کی مانند ہے اور مرید طفل شیر خوار کیطرح کہ اسکی تربیت میں مدت رضاع تک رہتا ہے۔ جبتک کہ وہ قسماقسم کے کھانوں اور غذاؤں کے قابل نہیں ہوتا جب دودھ چھڑا دیا جاتا ہے تو اس کا حال دوسرا ہے دو سال کے بعد شیر خوارگی نہیں۔ یونہی ہواؤ ھوس کے زوال کے بعد مخلوق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں شیخ کی محتاجی اسوقت تک ہے جبتک ھواؤ ھوس اور ارادہ موجود ہے تاکہ ھواو ھوس کو توڑا جاسکے بہر حال انکے زوال کے بعد شیخ کی محتاجی نہیں اسلئے کہ اب کوئی کدورت کمی و ناتمامی نہیں اسلئے کہ مقام فناء کے حصول کے بعد کام تمام ہوا اور سلوک جو سیر الی اللہ سے عبارت ہے نہایت کو پہنچا سالک مرتبہ کمال تک پہنچا اور دروازہ ولایت کے اندر داخل ہو گیا اور اسکے بعد مقام بقاء پایا اور سیر فی اللہ کا کام شروع ہو گیا اب تجلیات متنوعہ الہی کی وساطت اور نور محمدی کی امداد سے مرتبہ تکمیل تک پہنچ کر مقام بقا پالے گا۔

حاشیہ:۔

ا؎ نیز یہاں اقطاب سے مراد علاقائی اور مخصوص شعبہ جات کے اقطاب ہوں گے اس لئے کہ قطب الاقطاب کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ کسی کے توسط سے فیض حاصل کرے حضرات نقشبندیہ کی اصطلاح میں قطب و غوث سے اوپر امام اور امام سے اوپر خلیفہ ہوتا ہے لیکن دوسرے سلاسل کے لوگ غوث و قطب سے

Marfat.com

اوپر کے شخص کو قطب الاقطاب یا قطب اعظم یا غوث اعظم کہہ لیتے ہیں چنانچہ حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی قدس سرہ حصر مراتب عروج تا مرتبۂ غوثیت کو کوتہ اندیشی قرار دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیے آئندہ اوراق میں حضرت شیخ شامی کا مکتوب گرامی نیز حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی خلیفہ حضرت مظہر جان جاناں نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اقطاب جزئی و اوتاد و ابدال و نجباء جمیع اقسام اولیاء خدا بوے محتاج مے باشند السیف المسلول ص ۲۷ و ص ۲۸ یہاں آپ نے اقطاب جزئی (علاقائی) کہہ کر بات صاف فرمادی ہے۔

نمبر ۱۴:۔ اگر حضرت مجدد اپنے اس مکتوب کے ساتھ پہلے مکاتیب کو منسوخ فرماتے تو خواجہ محمد معصوم خود اپنے مکتوبات میں وہی سابقہ موقف اختیار نہ فرماتے جب کہ مکاتیب مجدد کا یہ آخری مکتوب نمبر ۱۲۳ ج ۳ حضرت مجدد کی وفات کے بعد خواجہ محمد معصوم ہی معرض تحریر میں لائے۔ اور یہی اسکے سامع بھی تھے جب راوی خود اپنی روایت کی مخالفت کرتا ہے تو یہی بات اسکے غیر معتبر قرار دیئے جانے کیلئے کافی ہے۔ تو واضح ہوا کہ اس مکتوب میں جعل سازی و تحریف ضرور ہوئی ہے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم مکتوبات معصومیہ ص ۲۵۶ مطبوعہ ترکی کے مکتوب نمبر ۲۴ میں فرماتے ہیں۔ و برتقدیر تسلیم ایں خلافت خاص بوقت حضرت آدم علیہ السلام بودہ نہ خلافت موبدہ تا اشکال متصور شود چنانچہ درشان حضرت داؤد علیہ السلام فرمودہ یاداوود انا جعلناک خلیفة و درشان حضرت مہدی علیہ الرضوان واردشدہ فان فیهم خلیفة اللّٰه المهدی وازیں قبیل است قطب ارشاد و غوث وقطب مدار کہ درہر وقت میباشند کہ قطبیت و سائر مناصب مخصوص باز منہ ایشان است وہم چنین "قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه" کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرمودہ است مخصوص باولیاء آں وقت است علی ما حقق اور بصورت تسلیم یہ خلافت حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کے ساتھ خاص تھی نہ خلافت موبدہ کہ اشکال پیدا ہو جیسے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں فرمایا اے دوؤد بلا شبہ ہم نے تجھے اپنا خلیفہ بنایا۔ اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی شان میں وارد ہوا بے شک ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی

Marfat.com

ہے۔ قطب ارشاد اور غوث وقطب مدار اسی قبیل سے ہیں۔ کہ یہ حضرات ہر وقت میں ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ قطبیت اور تمام مناصب انکے زمانوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور اسی طرح قدمی ھذہ الخ جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا اسوقت کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے۔ جیسے کہ تحقیق کر دی گئی ہے۔

نمبر۱۵:۔ آپکی حیات مبارکہ کے اندر معرض تحریر میں آجانے والے مکاتیب کیلئے جس اہتمام اور تحفظ کا خیال رکھا گیا وہ اہتمام و تحفظ اس مکتوب کیلئے نہ ہو سکا۔ بے اہتمامی یہاں تک پہنچی کہ یہ مکتوب بعض نسخوں میں شامل ہو سکا اور بعض میں شامل اشاعت ہی نہ ہو سکا اندریں حالات بعض الفاظ میں تغیر و تبدل کا وقوع پذیر ہو جانا کچھ بعید نہیں لہٰذا آپ کی حیات طیبہ میں آپ کی زیر نگرانی اہتمام کے ساتھ تحریر اور محفوظ کئے گئے مکاتیب کے مقابلہ میں اس مکتوب کو پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ جن جن نکات میں یہ مکتوب آپ کے سابقہ مکاتیب اور قرآن و سنت و اجماع امت سے متعارض ہو گا انہیں مسترد کر دیا جائے گا۔ ورنہ تقریبا تمام کے تمام مکتوبات بیک مکتوب ضائع و بیکار و منسوخ ماننے پڑیں گے اور حضرت کی ساری زندگی کی محنت رائیگاں جائے گی اور یہی متعصب قادری حضرات کا مقصد وحید ہے۔ اسلئے کہ کسی مقام پر آپ نے افضلیت صحابہ کا ذکر فرمایا ہے اور کہیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و مشائخ سلسلہ کے فضائل ومناقب بیان فرمائے ہیں یہی حال اکثر مکاتیب کا ہے۔ آخر میں ہم غالی حضرات کو چیلنج دیتے ہیں کہ حضرت مجدد کا کوئی ایک مکتوب یا ارشاد ایسا پیش کریں جس میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا نزول تام بتایا گیا ہو۔

نمبر۱۶:۔ جمہور اولیاء کرام کے کشف بھی اسکے مطابق و موافق نہیں اسکے خلاف ہیں لہٰذا جمہور اولیاء کے مقابلہ میں انفرادی کشف ناقابل قبول ہو گا حضرات اولیاء کرام کے ارشادات ملاحظہ کیجئے مگر پہلے۔

حضرت علامہ الوسی کا تبصرہ

حضرت علامہ محمود الوسی حضرت مجدد کے مکتوب نمبر ۱۲۳ پر تبصرہ فرماتے ہوئے

Marfat.com

رقمطراز ہیں۔

وهذا مما لاسبيل الى معرفته و الوقوف على حقيقته الابالكشف و انى لى به والذى يغلب على ظنى ان القطب قد يكون من غيرهم لكن قطب الاقطاب لايكون الامنهم لانهم ازكى الناس اصلا واو فرهم فضلا وان من ينال هذه الرتبة منهم لاينا لها الاعلى سبيل الاصالة دون النيابة والوكالة وانا لااعقل النيابة فى ذلک المقام وان عقلت قلت كل قطب فى كل عصر نائب عن نبينا عليه من اللّٰه تعالٰى افضل الصلوة واكمل السلام الكامل المكمل ولا بدع فى نيابة الاقطاب بعده عنه صلى اللّٰه عليه واله وسلم كمانابت عنه الانبياء قبله فهو عليه الصلوة والسلام الكامل المكمل للخليقة والواسطة فى الافاضة عليهم على الحقيقة وكل من تقدمه عصرا من الانبياء وتاخر عنه من الاقطاب والاولياء نواب عنه ومستمدون منه (الى ان قال) وارى ان قوله رضى اللّٰه تعالٰى عنهافلت شموس الخ لايدل على ان من ينال القطبية بعده من اهل البيت الذين عنصر هم وعنصره واحد نائب عنه ليس له فيض الامنه بل غاية مايدل عليه ويومى اليه استمرار ظهور امره وانتشار صيته وشهرة طريقه وعموم فيضه لمن استفاض على الوجه المعرف عند اهله منه روح المعانی ص ۲۰ ج ۱۲ کہ مکتوبات میں یہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر بالا صالتہ قطب تھے اور آپکے بعد جس نے بھی یہ مقام پایا بطور نائب پایا۔ جب امام مھدی تشریف لائیں گے تو وہ بالا صالتہ یہ مرتبہ پائیں گے اور اسکی معرفت اور حقیقت پر وقوف کا بغیر کشف کے کوئی سبیل نہیں اور میرے لئے وہ کہاں۔ اور میرا ظن غالب یہ ہے کہ قطب کبھی اہل بیت کے غیر سے ہوتا ہے مگر قطب الاقطاب ان میں سے ہی ہوتا ہے اسلئے کہ یہ اصل کے اعتبار سے سب سے ازکی اور فضل کے اعتبار سے اکمل ہیں اور

Marfat.com

ان میں سے جو بھی یہ رتبہ پائیگا نیا بت و وکالتہ کے بغیر بالاصالتہ ہی پائیگا اور میں اس مقام میں نیابت نہیں جانتا اگر سمجھوں بھی تو میں کہوں گا کہ ہر قطب ہر زمانہ میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نائب ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اقطاب کی نیا بتہ کوئی عجیب بات نہیں جیسے کہ آپ سے قبل انبیاء آپکے نائب ہوئے ہیں تو آپ ہی مخلوق کو کامل ومکمل کرنے والے اور درحقیقت افاضہ کا واسطہ ہیں اور جو زمانہ میں آپ سے مقدم ہوئے ہیں یعنی انبیاء اور جو مؤخر ہوئے ہیں یعنی اولیاء آپ ہی کے نواب اور آپ ہی سے مستمد ہیں(الی ان قال) اور میں یہ دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ کا قول افلت شموس الاولین الی آخرہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ اہل بیت کرام جن کا اصل اور شیخ جیلانی کا اصل ایک ہے میں سے جو بھی قطبیت پائے گا آپ کا نائب ہو گا زیادہ سے زیادہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ آپکی شہرت اور آپکا سلسلہ قائم وجاری رہیگا۔

اب اصحاب کشف اولیاء کی باتیں سنیں

سند المکاشفین حضرت محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ ص ۱۱۰ ج ۱ میں سیدنا صدیق اکبر کے بارے تحریر فرماتے ہیں فلو فقد النبی صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم فی ذلک الموطن و حضرہ ابوبکر لقام فی ذلک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم لا نہ لیس ثم اعلی منہ یحجبہ عن ذلک فھو صادق ذلک الوقت وحکیمہ وماسواہ تحت حکمہ

اگر اس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ ہوتے اور ابوبکر موجود ہوتے تو اس مقام پر قائم کیئے جاتے جس میں رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ والہ وسلم قائم کئے گئے اسلئے کہ یہاں آپ سے اعلی و ارفع کوئی نہیں جو آپ کیلئے حجاب بنے آپ اس وقت کے صادق اور حکیم ہیں اور آپ کے ماسوا آپ کے حکم کے تحت۔ سبحان اللہ حق ہے کہ جمیع اولیاء ھر دور سے جو ولی افضل ہے وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں نہ کوئی اور نیز حضرت ابن عربی واشگاف الفاظ میں اعلان فرماتے ہیں کہ نہ تو قطبیت

Marfat.com

عظمی ان حضرات میں محصور و مخصوص ہے اور نہ کسی پر بند ہے۔

الباب الرابع عشرفی معرفة اسرار انباء الاولیاء واقطاب الامم من آدم الی محمد صلی اللّٰه علیه و آله وسلم وان القطب واحد منذ خلقه اللّٰه لم یمت واین مسکنه چودھواں باب اولیاء اور اقطاب امم سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک کی خبروں کے اسرار میں اور اسکے بیان میں کہ بلاشبہ (حقیقی) قطب ایک ہے جب سے اللہ نے اسے پیدا کیا فوت نہیں ھوا اور اسکا مسکن کہاں ہے میں فرماتے ہیں۔

اما القطب الواحد فهور وح محمد صلی اللّٰه علیه واله وسلم وهو الممد لجمیع الانبیاء والرسل سلام اللّٰه علیهم اجمعین والاقطاب من حین النشاء الانسانی الی یوم القیامة (الی)ولهذا الروح المحمدی مظاهر فی العالم اکمل مظهره فی قطب الزمان وفی الافراد وفی ختم الولایة المحمدی وختم الولایة العامة الذی هو عیسی علیه السلام فتوحات مکیه ص ۱۵۱ ج ۱

بہر حال وہ ایک قطب پس وہ روح محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے اور وہی جمیع انبیاء ورسل علیہم السلام واقطاب کا مد ہے۔ نشات انسانی سے لیکر یوم قیامت تک۔ (تا) اور اس روح محمدی کے عالم دنیا میں کئی مظاہر ہیں۔ آپ کے اکمل مظہر قطب زمان اور افراد اور ختم ولایت محمدیہ اور ختم ولایت عامہ یعنی عیسی علیہ السلام ہیں۔ مزید فرماتے ہیں۔ فکانت الانبیاء فی العالم نو ابه صلی اللّٰه علیه واله وسلم الی آخر الرسل۔ فتوحات ص ۱۳۵ ج ۱

دنیا میں انبیاء کرام آپ کے نواب تھے آدم علیہ السلام سے لیکر آخری رسول تک۔ فرماتے ہیں۔

فاعلم ان الاقطاب والصالحین اذا سموا باسماء معلومة لا یدعون هنالک الا بالعبودیة الی الاسم الذی یتولا هم قال اللّٰه تعالٰی وانه لما قام عبد اللّٰه یدعوه فسماه عبد اللّٰه وان کان ابوه قد سماه

Marfat.com

محمدا واحمد فالقطب ابدامختص بهذا الاسم الجامع وهو عبداللّٰه هناک ثم انهم يفضل بعضهم بعضامع اجتماعهم فی هذا الاسم الذی يطلبه المقام فتخص بعضهم باسم ما غير هذا الاسم من باقی الاسماء الالهية فيضاف اليه وينادی فی غير مقام القطبية كموسی صلی اللّٰه عليه واله وسلم اسمه عبدالشكور و داوود عليه السلام اسمه الخاص به عبدالملک ومحمد صلی اللّٰه عليه واله وسلم اسمه عبدالجامع وما من قطب الاوله اسم يخصه زائد علی الاسم العام الذی له هو عبداللّٰه سواء كان القطب نبيا فی زمان النبوة المقطوع بها او وليا فی زمان شريعة محمد صلی اللّٰه عليه واله وسلم وكذلک الاما مان لكل واحد منهما اسم يخصه ينادی به كل امام فی وقته هناک فا لا مام الايسر عبدالملک والا مام الايمن عبد ربه وهما للقطب وزيران فكان ابوبكر رضی اللّٰه تعالٰی عنهعبدالملک وكان عمر عبد ربه فی زمان رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه واله وسلم الی ان مات صلی اللّٰه عليه واله وسلم فسمی ابوبكر عبد اللّٰه وسمی عمر عبد الملک وسمی الامام الذی ورث مقام عمر عبد ربه ولا يزال الامر علی ذلک الی يوم القيامة فتوحات مکیہ ص ۵۷۱ ج ۲۔

پس جان لے بلاشبہ اقطاب و صالحین جب اپنے معلوم ناموں سے مسمی بنائے گئے تو وہاں (مقام قطبیت) میں کسی اور نام سے نہیں پکارے جاتے صرف عبدیت کے نام سے بلائے جاتے ہیں۔ انکے متولی اسم کی طرف منسوب کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وانه لما قام عبداللّٰه يدعوه تو سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام عبداللہ رکھا۔ اگرچہ آپ کے والد گرامی نے آپ کا نام مبارک محمد و احمد رکھا پس قطب ہمیشہ اس اسم جامع کے ساتھ مختص ہے۔ اور وہ اسم اس مقام کے اعتبار سے عبداللہ ہے پھر اس اسم جس کا تقاضہ مقام کرتا ہے میں اجتماع کے باوجود بعض بعض

Marfat.com

سے افضل ہوتے ہیں۔ تو ان میں سے بعض اس اسم کے سوا کسی دوسرے اسم الٰہی کے ساتھ خاص کیے جاتے ہیں۔ تو مقام قطبیت کے علاوہ اسے اس دوسرے اسم کیطرف منسوب کیا جاتا اور بلایا جاتا ہے۔ جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کا نام عبدالشکور اور داؤد علیہ السلام کا اسم خاص عبدالملک اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا عبدالجامع ہے۔ اسیطرح ہر قطب کا اسم عام عبداللہ سے زائد ایک اسم مخصوص ہوتا ہے خواہ قطب کوئی نبی تھا زمان نبوت میں جو اب ختم ہو چکی خواہ کوئی ولی شریعۃ محمدیہ کے زمانہ میں صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ یوں ہی امامین سے ہر ایک کا مخصوص نام ہے جس نام سے اسے اپنے وقت میں مقام ۔کے اعتبار سے بلایا جائیگا پس امام یسار عبدالملک اور امام یمین عبدالرب ہے۔ اور وہ دونوں قطب کے دو وزیر ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبدالملک اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبدالرب تھے یہا تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات واقع ہو گئی تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبدالملک اور وہ امام جو حضرت عمر کے مقام کا وارث بنا اسکا نام عبدالرب رکھا گیا اور یہ امر اسی طرح ہمیشہ قیامت تک جاری رہیگا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ مقدسہ سے مراد جمیع از منہ نہیں تو کسی اور کیلئے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سرکار کے زمانہ سے مراد نزول وحی سے لیکر وقت وفات تک کا زمانہ ہے۔ اور یہی آپ کا دور قطبیت تھا۔ اسی طرح ہر قطب کے لئے اپنے منصب خلافت پر فائز ہونے سے لیکر تا وقت وفات اسکا زمانہ ہو گا حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں۔ فمن زمان خلافته الی انتهاء مدت عمره فتوحات ص ۲۷ ج ۴ ایک اور مقام میں فرماتے ہیں۔ لکن الموت عزل الوالی ص ۲۸۹ ج ۴ لیکن موت نے والی معزول کر دیا یعنی وہ ایک قطب جو کبھی نہیں مرتا روح محمد ﷺ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب آپکے مظاہر و نواب اور اپنے اپنے دور کے قطب تھے اور آپ ہی سب کے مدد تھے یہا تک کہ اپنے جسد عنصری کے ساتھ اس عالم میں جلوہ گر ہوئے تو زمانہ نزول وحی میں خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم قطب تھے اور آپکے بعد بھی ہر زمانہ میں تا قیامت

Marfat.com

اقطاب ہوتے رہیں گے جو کہ آپکے مظہر ہونگے یہاں تک کہ ختم ولایۃ محمدی (امام مہدی) اور ختم ولایۃ عامہ عیسی علیہ السلام بھی آپ کے مظہر اور اپنے وقت کے قطب ہونگے۔

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ نوبت بنوبت اس مقام پر فائز ہوئے۔ امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مقام قطبیت پر تھے۔ کذافی الفتوحات فرماتے ہیں۔ ولا یزال الامر علی ذلک الی یوم القیامۃ یہ امر اسی طرح قیامت تک جاری رہیگا۔ فتوحات ص ۵۷۱ ج ۲ یعنی آپ اسی طرح قیامت تک جلوہ گری فرماتے رہیں گے اور ہر دور کا قطب آپ کا ہی مظہر اور آپ کا نائب ہو گا۔ دیکھئے حضرت ابوبکر و عمر بھی قطب و غوث اعظم ہیں حالانکہ وہ ائمہ اثنا عشر میں ہیں نہ ہی اہل بیت نبی سے نیز جب تمام انبیاء اپنے اپنے دور کے قطب اور خود سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے زمانہ کے قطب تھے تو علی الاطلاق یوں کہنا کس قدر نازیبا ہے کہ قطب تو حضرت شیخ جیلانی کا خادم اور چیلا ہے۔ نیز ثابت ہوا کہ اقطاب کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہیگا کسی پر بند نہ ہے بہت سے بزرگوں نے تو ختمیت کا دعوی بھی کیا ہے مگر کسی نے بایں معنی ایسا دعوی تسلیم نہیں کیا اسلئے کہ یہ فیض ہمیشہ کیلئے جاری ہے۔ اور اسکی بندش کی کوئی دلیل نہیں کیا کسی حدیث یا آیت میں آیا ہے کہ حضرت شیخ قدس سرہ خاتم ولایت ہیں ان کے بعد کوئی ولی نہیں ہو گا۔ جب ولایت باقی ہے تو ولایت کے مراتب بھی رواں دواں ہیں ارشاد نبوی ہے " مثل امتی کمثل الغیث لایدری اوله خیرام آخره" تو ثابت ہوا کہ اس امت مرحومہ میں امت کے لائق فیضان باری وخیریت جاری رہے گی فتوحات مکیہ شریف ص ۵۴۵ ج ۱ میں ہے۔ ما منع من المرتبة ولا حجر هامن حیث لا تشریع۔ یعنی نبوت کے علاوہ کوئی مرتبہ منع کیا ہے نہ روکا ہے۔ نیز محی الدین ابن عربی فصوص الحکم کی فص عزیر یہ میں لکھتے ہیں۔ وهذاالحدیث قصم ظهور اولیاء اللّٰہ کہ لا نبی بعدی کی حدیث نے اولیاء کی کمر توڑ دی ہے۔ آپ نے یہ نہ فرمایا کہ قدی الخ نے تو قطبیت اصلیہ کو بھی

Marfat.com

ختم کر دیا مگر یار لوگوں کو کون سمجھائے کہ اگر مقام قطبیت بھی ختم ہو چکا ہوتا تو اسپر ضرور افسوس کا اظہار فرماتے کہ اولیاء کیلئے ذوق عبودیت کاملہ کا انقطاع تو لا نبی بعدی سے ہو گیا مگر ہمارے لئے تو عبودیت ناقصہ کا دروازہ بھی بند ہو گیا فتوحات کے ص ۲۲۹ ج ۱ میں فرماتے ہیں فهذا الحديث من اشد ماجرعت الاولياء مرارته فانه قاطع للوصلة بين الانسان وبين عبوديته پس یہ حدیث ان سب سے شدید ترین ہے جنکی تلخی اولیاء اللہ نے پائی ہے بلا شبہ یہ انسان اور اسکی عبودیت کے مابین تعلق کی قاطع ہے ص ۲۴ ج ۲ میں ہے وماعدا هذين المقامين فلنا الكلام فيه عن ذوق لان اللّٰه ماحجرہ نبوت و رسالت کے سوا مقامات میں ہم اپنے مشاہدہ و ذوق سے بات کرتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مقامات منع نہیں فرمائے۔

تمام اقطاب رسول کے خلفاء اور نواب ہوتے ہیں اور یہ قطبیت و خلافت حین موت تک ہوتی ہے

فتوحات مکیہ ص ۲۷ ج ۴ میں فرماتے ہیں وما زالت التوقيعات الالهية تنزل من اللّٰه على خلفائه بما يعدهم اللّٰه به من آمن باللّٰه ورسله من الخير وما توعد به لمن كفر به من الشر مدة اقامة ذالک الخليفة المنزل عليه وهوالرسول الى حين موته فمن زمان خلافته الى انتهاء مدة عمره لا تزال التوقيعات الالهية تنزل عليه فاذامات واستخلف من شاء بوحى من اللّٰه له فى ذالک اوترک الامرشورى بين اصحابه فيولون من يجمعون عليه الى ان يبعث اللّٰه من عنده رسولا فيقيم فيهم خليفة آخرا لا اذا كان خاتم الخلفاء فان الله يقيم نوابا عنه فيكونون خلفاء الخليفة من عند الله لا انهم فى منزلة الرسل خلفاء من عند الله وهم الاقطاب و امراء المؤمنين الى يوم القيامه اور ہمیشہ توقیعات الہیہ اللہ کی طرف سے اسکے خلفاء

Marfat.com

پر نازل ہوتی ہیں۔ جن سے وہ ان لوگوں کیساتھ خیر کا وعدہ فرماتا ہے۔ جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور انہیں شر کی وعید سنائی جاتی ہے جو کافر ہوئے۔ اور یہ تو قیعات اس خلیفہ منزل علیہ کی مدت اقامت تک نازل ہوتی رہتی ہیں یعنی موت تک اور یہ خلیفہ رسول ہے پس اسکے زمان خلافت سے انتھاء مدت عمر تک ہمیشہ تو قیعات الھیہ اسپر نازل ہوتی رہتی ہیں۔ پس جب فوت ہو گیااور اس نے بذریعہ وحی الٰہی جسے چاہا اپنا خلیفہ بنایا یا اس امر کو اپنے اصحاب کے مابین شوری بنا دیا تو وہ جسپر مجتمع ہونگے اسے اپنا والی بنا لیں گے یہا تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی اور رسول مبعوث فرمائے گا تو وہ اللہ کے خلیفہ کے خلفاء ہونگے تو وہ ایک نئے خلیفہ کے طور پر ان میں قیام فرمائے گا مگر جب کہ وہ رسول خاتم الخلفاء (آخری نبی) ہو تو اللہ تعالیٰ اسکے نواب بنائے گا تو وہ اللہ کے خلیفہ کے خلفاء ہونگے نہ یہ کہ وہ رسولوں کے مقام میں ہوں کہ اللہ کے خلفاء بنیں اور وہ (خلفاء خلیفة اللہ) قیامت تک ہونے والے اقطاب و امراء مومنین ہیں۔ اس عبارت سے یہ نتیجہ بلا کسی خفاء کے واضح ہے کہ تمام اقطاب رسول (خلیفة اللّٰہ) کے خلفاء اور نواب ہوتے ہیں۔ قطب وقت اور رسول کے مابین کسی اور کا واسطہ نہیں ہوتا نیز قطبیت خلافت حین موت تک ہی ہوتی ہے۔

اقطاب محمدیین کی مدت خلافت

حضرت ابن عربی فتوحات مکیہ شریف ص ۷۷ ج ۴ میں محمدی اقطاب جن میں سے ایک ھر زمانہ میں پایا جاتا ہے جسپر عالم کا مدار ہوتا ہے کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

فاعلم ان الاقطاب المحمديين على نوعين اقطاب بعد بعثته واقطاب قبل بعثته فالاقطاب الذين كانوا قبل بعثته هم الرسل وهم ثلاثة مائة و ثلاثة عشر رسولا واماالاقطاب الذين بعد بعثته الى يوم القيامة وهم اثناعشر قطبا (الى) واعلم ان كل قطب من هولاء الاقطاب له لبس فى العالم اعنى دعوتهم فى من بعث اليهم آجال مخصوصة مسماة تنتهى اليها ثم تنسخ بدعوة اخرى كما تنسخ الشرائع بالشرائع واعنى بدعوتهم مالهم من

Marfat.com

الحكم والتاثير فى العالم فلنذكر مدت اعمار هم فى حياتهم الدنيا فمنهم من كان عمره فى ولايته ثلاثة وثلا ثين سنة واربعة اشهر ومنهم من كانت مدته ثلاثين سنة وثلا ثة اشهر وعشرة وعشرين يوما ومنهم من دامت مدته ثمانياوعشرين سنة وثلاثة اشهر وعشرة ايام و منهم من دامت مدته خمساو عشرين سنة ومنهم من دامت مدته اثنتين وعشرين سنة و واحد عشر شهرا و عشرين يوما و منهم من دامت مدته تسع عشرة سنة وخمسة اشهر وعشرة ايام و منهم من دامت مدته ستة عشر سنة وثمانية اشهر ومنهم من دامت مدته ثلاث عشرة اشهر وعشرين يوما ومنهم من دامت مدته احدى عشرة سنة وثلاثة اشهر وعشرة ايام و منهم من دامت مدته سنتين وتسعة اشهر وعشرة ايام ومنهم من دامت مدته ثمان سنين واربعة اشهر و منهم من دامت مدته خمس سنين وستة اشهر وعشرين يوما وهجيرهم واحد وهواللّٰه اللّٰه (الى) فذلک هو هجبر القطبية (الى) وقال عليه السلام لاتقوم الساعة حتى لا يبقى فى الارض من يقول اللّٰه اللّٰه يريد لا يبقى قطب يكون عليه مدار العالم ولا مفرديحفظ اللّٰه بهمته العالم وان لن يكن قطبا فلا تقوم الساعة الاعلى اشرار الناس

اور جان لے بلا شبہ اقطاب محمدیین دو قسم پر ہیں۔ آپکی بعثت کے بعد کے اقطاب اور بعثت سے قبل کے اقطاب۔ وہ اقطاب جو بعثت سے قبل تھے وہ رسل کرام ہیں۔ یہ تین سو تیرہ رسول ہیں۔ اور آپ کی امت کے اقطاب جو آپ کی بعثت کے بعد قیامت تک ہوئے تو یہ بارہ (قسم) کے اقطاب ہیں(تا) اور جان لے بلاشبہ ان اقطاب میں سے ہر قطب کیلئے عالم میں ٹھہرنے کی مدت ہے۔ یعنی ان کی دعوت ان لوگوں کیلئے جنکی طرف انکو بھیجا گیا کی مخصوص اور مقرر مدت ہے۔ اس مدت کے پورے ہونے پر وہ

Marfat.com

دعوت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ پھر دوسری دعوت کے ساتھ منسوخ کر دی جاتی ہے۔ جیسا شرائع شرائع کے ساتھ منسوخ کی جاتی ہیں۔ اور دعوت سے میری مراد عالم میں انکا حکم و تاثیر ہے۔ پس ہم انکی عمروں کی مدتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ انکی دنیاوی زندگی میں پس بعض کی ولایت(قطبیت) کی عمر تیس سال چار ماہ ہوتی ہے۔ اور بعض کی تیس سال تین ماہ بیس دن بعض کی اٹھائیس سال تین ماہ دس دن بعض کی پچیس سال کسی کی بائیس سال گیارہ ماہ بیس دن اور کسی کی انیس سال پانچ ماہ دس دن اور کسی کی سولہ سال آٹھ ماہ کسی کی تیرہ سال دس ماہ بیس دن کسی کی گیارہ سال تین ماہ دس دن۔ کسی کی دو سال نو ماہ دس دن کسی کی آٹھ سال چار ماہ کسی کی پانچ سال چھ ماہ بیس دن اور ان سب کا ذکر ایک ہی ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ اللہ ہے۔ یہ مجیر قطبیت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی حتی کہ زمین میں کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے گا جو اللہ اللہ کہے۔ آپ کی مراد یہ ہے کہ قطب باقی نہ رہے گا۔ جسپر عالم کا مدار ہوتا ہے۔ اور نہ کوئی افراد میں سے باقی ہو گا کہ جسکی ہمت سے اللہ تعالیٰ عالم کی حفاظت فرمائے خواہ وہ قطب نہ ہی ہو تو قیامت قائم نہ ہو گی مگر اشرار الناس پر اس عبارت سے خوب ظاہر ہے کہ ان حضرات کی خلافت و قطبیت مدت حیات تک ہی ہوتی ہے۔ اور موت ایک قاضی ہے جو امر خلافت کو دوسرے کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔ اور کوئی فوت شدہ ہمیشہ ہمیشہ مقام قطبیت پر فائز نہیں رہتا۔

قطب اعظم و غوث اعظم کا اس دار دنیا میں بجسدہٖ زندہ موجود ہونا ضروری ہے جملہ اقطاب رسول کے نائب ہیں

فتوحات مکیہ ص ۵ تا ۶ ج ۲ واعلم ان للّٰہ فی نوع من المخلوقات خصائص (الی) وھذا النوع الانسانی ھو من جملۃ الانواع وللّٰہ فیہ خصائص وصفوۃ واعلی الخواص فیہ من العباد الرسل علیھم السلام ولھم مقام النبوۃ والولایۃ والایمان فھم

Marfat.com

اركان بيت هذاالنوع والرسول افضلهم مقاما واعلاهم حالاای المقام الذی یرسل منه اعلی منزلة عنداللّٰه من سائر المقامات وهم الاقطاب والائمة والاوتاد والذین یحفظ اللّٰه بهم العالم کما یحفظ البیت بارکانه فلوزال رکن منها زال کون البیت بیتا الاان البیت هوالدین الاان ارکانه هی الرسالة والنبوة والولایة والایمان الا ان الرسالة هی الرکن الجامع للبیت وارکانه الا انها هی المقصودة من هذا النوع فلا یخلو هذا النوع ان یکون فیه رسول من رسل اللّٰه کما لا یزال الشرع الذی هو دین اللّٰه فیه الا ان ذلک الرسول هوالقطب المشار الیه الذی ینظر الحق الیه فیبقی به هذا النوع فی هذه الدار ولو کفر الجمیع الا ان الانسان لا یصح علیه هذاالاسم الا ان یکون ذا جسم طبعی وروح ویکون موجودا فی هذا الدار الدنیا بجسده وحقیقته فلا بدان یکون الرسول الذی یحفظ اللّٰه به هذا النوع الانسانی موجودا فی هذا النوع فی هذه الدار بجسده وروحه یتغذی وهو مجلی الحق من آدم الی یوم القیامة ولما کان الامر علی ما ذکر ناه ومات رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واله وسلم بعد ماقرر الدین الذی لا ینسخ والشرع الذی لا یبدل ودخلت الرسل کلهم فی هذه الشریعة یقومون بها والارض لا تخلو من الرسول حی بجسمه فانه قطب العالم الانسانی ولو کانو الف رسول یکون الواحد من هولاء هو الامام المقصود فابقی اللّٰه بعد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واله وسلم من الرسل الاحیاء باجساد هم فی هذه الدار الدنیا ثلاثة وهم ادریس علیه السلام بقی حیا بجسده واسکنه اللّٰه السماء الرابعة والسموت السبع هم من عالم الدنیا و تبقی ببقائها وتفنی صور تها بفنائها فهی جزء من

Marfat.com

الدار الدنيا فان الدار الا خرى تبدل فيها السموت والارض بغير هما كما تبدل هذه النشأة الترابية من نشاءة آخر غير هذه كما وردة الا خبار فى السعداء من الصفا والرقة واللطافة فهى نشأة طبعية جسمية لا تقبل الاثقال فلا يغوطون ولا يبولون ولا يتمخطون كما كانت هذه النشائة الدنياوى وكذلک اهل الشقاء وابقى فى الارض ايضا الياس وعيسى وكلا هما من المرسلين وهما قائمان بالدين الحنيفى الذى جاء به النبى صلى اللّه عليه واله وسلم فهولاء ثلاثة من الرسل المجمع عليهم واما الخضر وهوالرابع فهو من المختلف فيه عند غير نا لاعند نا فهوء لاء باقون باجسادهم فى الدار الدنيا فكلهم الاوتاد و اثنان منهم الامامان و واحد من هم القطب الذى هو مو ضع نظر الحق من العالم فما زال المرسلون فلا يزالون فى هذه الدار الى يوم القيامة وان لم يبعثوا بشرع ناسخ ولا هم على غير شرع محمد صلى اللّه عليه واله وسلم ولكن اكثر الناس لا يعلمون والواحد من هوء لاء الاربعة الذين هم عيسى والياس وادريس و خضر هو القطب واحد اركان بيت الدين وهو ركن الحجر الاسود واثنان من هم هما امامان واربعة هم الاوتاد فبالواحد يحفظ اللّه الايمان وبالثانى يحفظ اللّه الولاية وبالثالث يحفظ اللّه النبوة وبالرابع يحفظ اللّه الرسالة وبالمجموع يحفظ اللّه الدين الحنيفيه فالقطب من هولاء لا يموت ابدا اى لا يصعق وهذه المعرفة التى ابرزنا عينها للناظرين لا يعرفها من اهل طريقنا الا الافراد الامناء و لكل واحد من هؤلاء الاربعة من هذه الامة فى كل زمان شخص على قلوبهم مع وجودهم هم نوابهم فاكثر الاولياء من عامة اصحابنا لا يعرفون القطب

Marfat.com

والامامين والوتد الاالنواب لا هوء لاء المرسلون الذين ذكر نا
هم ولهذا يتطاول كل واحد من الامة لنيل هذه المقامات واذا
حصلوا او خصوا عرفوا عند ذلک انهم نواب لذلک القطب
ونائب الامام يعرف ان الامام غيره وانه نائب عنه وكذلک الوتد
فمن كرامة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه واله وسلم محمد ان جعل
من امته و اتباعه رسلا وان لم يرسلو افهم من اهل المقام الذى منه
يرسلون وقد كانوا رسلا فاعلم ذلک ولهذا صلى رسول اللّٰه
صلى اللّٰه عليه واله وسلم ليلة اسرائه بالانبياء عليهم السلام فى
السموات لتصح له الامامة على الجميع حسابجسمانيته
وجسمه فلما انتقل صلى اللّٰه عليه واله وسلم بقى الامر
محفوظابهولاء
الرسل فثبت الدين قائما بحمد اللّٰه ماانهدم منه ركن اذكان له
حافظ يحفظه وان ظهر الفساد فى العالم الى ان يرث اللّٰه الارض
ومن عليها وهذه نقطة فاعرف قدرها۔ فانک لست تراهافى
كلام احد منقول عنه اسرار هذه الطريقة غير كلا منا ولو لا ما
القى عندى فى اظهار ها ما اظهر تها لسر يعلمه اللّٰه ما اعلمنا به
ولا يعرف ما ذكر ناه الانوابهم خاصة لا غير هم من الاولياء
فاحمد اللّٰه يااخوانا حيث جعلكم اللّٰه ممن قرع سمعه اسرار
اللّٰه المخبوة فى خلقه التى اختص اللّٰه بها من شاء من عباده
فكونوا لها قابلين مومنين بها فلا تحرموا التصديق بها فتحر
مواخيرها قال ابويزيد البسطامى وهواحد النواب لا بى موسى
الديبلى يا ابا موسى اذا راءيت من يومن بكلام ابل هذه الطريقة
فقل له يدعولک فانه مجاب الدعوة (الى)

اور جان لے بلا شبہ مخلوق کی ہر نوع میں اللہ کے خصائص ہیں۔ اور یہ نوع انسانی بھی جملہ انواع میں سے ہے۔ اور اس میں بھی اللہ کے چنیدہ وبرگزیدہ ہیں۔ اور خواص میں

Marfat.com

سے اعلی رسل علیہم السلام ہیں اور انکے لئے مقام نبوت و ولایت وایمان ثابت ہے۔ پس وہ اس نوع کے بیت کے ارکان ہیں اور رسول مقام و حال کے اعتبار سے ان میں افضل و اعلی ہے۔ یعنی وہ مقام جس سے رسول بھیجا جاتا ہے۔ عند اللہ تمام مقامات سے اعلی ہے۔ اور وہی اقطاب ائمہ و اوتاد ہیں۔ اور انہیں کے ساتھ اللہ تعالیٰ عالم کی حفاظت فرماتا ہے۔ جیسے مکان کی حفاظت اسکے ارکان کے ساتھ کیجاتی ہے۔ اگر ایک رکن بھی ذائل ہو گیا تو بیت کا بیت ہونا باقی نہ رہا خبردار بیت سے مراد دین ہے خبردار اس کے ارکان رسالت نبوت ولایت اور ایمان ہیں۔ خبردار بلا شبہ رسالت ھی ایسا رکن ہے جو بیت اور اسکے ارکان کا جامع ہے۔ خبردار یہی اس نوع کا مقصود ہے۔ تو یہ نوع اس سے خالی نہ ہو گی کہ اس میں اللہ کے رسولوں میں سے کوئی رسول ہو جیسے کہ شریعت جو کہ اللہ کا دین ہے ہمیشہ رہے گی خبردار بلا شبہ یہ رسول ھی وہ قطب ہے۔ جو مشار الیہ ہے۔ جسکی طرف حق تعالی نظر فرماتا ہے۔ پس اسی کے بسبب دار دنیا میں اس نوع کو باقی رکھتا ہے خواہ سارے کے سارے کافر ہوں خبردار بلاشبہ انسان پر یہ اسم (قطب) درست نہ ہو گامگر یہ کہ بجسدہ زندہ ہو اور اپنے جسم اور حقیقت کے ساتھ موجود ہو لہٰذا ضروری ہے کہ وہ رسول جسکے بسبب اللہ تعالیٰ اس نوع کی حفاظت فرماتا ہے۔ اس نوع انسانی میں دنیا کے اندر اپنے جسد و روح کے ساتھ موجود ہو۔ غذا کھاتا ہو اور وہی تجلی گاہ حق ہے از آدم علیہ السلام تایوم قیامت اور جب معاملہ وہ ہے جو ہم نے ذکر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غیر منسوخ دین اور غیر متبدل شریعت مقرر کر دینے کے بعد وفات پا چکے اور سارے کے سارے رسول اس شریعت میں داخل ہو چکے اسی کو قائم کریں گے اور زمین بجسدہ زندہ رسول سے خالی نہیں تو وہی رسول عالم انسانی کا قطب ہے۔ اگرچہ ہزار رسول ہوں مگر ضروری ہے کہ ان میں سے ایک ہی امام مقصود ہو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد اس دار دنیا میں تین رسول اپنے اجساد کے ساتھ زندہ رکھے ادریس علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ زندہ ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں چوتھے آسمان پر ٹھرایا۔ ساتوں آسمان عالم دنیا میں سے ہیں اس کی بقا کے ساتھ باقی رہیں گے اور اس کے فناء کے ساتھ انکی شکل و

Marfat.com

صورۃ فناء ہو جائے گی۔ تو یہ دار دنیا کا ایک جز ہیں۔ بلا شبہ دار آخری میں آسمان و زمین تبدیل کردیئے جائیں گے جیسے کہ یہ نشات ترابیہ دیگر نشات کے ساتھ تبدیل کر دی جائے گی جیسے کہ نیکوں کی صفائی رقت اور لطافت کے بارے میں خبریں وارد ہوئی ہیں۔ تو یہ طبیعت جسمانیہ کی نشات نو ہے۔ جو ثقل قبول نہیں کرتی نہ وہ لوگ بول و براز کرینگے اور نہ ناک سے فضلہ پھینکیں گے جیسے کہ دنیا میں ہے یونہی اھل شقاء۔ اور الیاس و عیسیٰ علیہماالسلام بھی زمین میں باقی رکھے گئے ہیں یہ دنوں رسولوں سے ہیں اوردین حنیفی پر قائم ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم لائے تو یہ تین رسول ہیں جنکا رسول ہونا متفق علیہ ہے۔ چوتھے خضر ہیں یہ دوسروں کے نزدیک مختلف فیہ ہیں نہ ہمارے نزدیک۔ یہ حضرات اپنے اجساد کے ساتھ دار دنیا میں موجود ہیں۔ یہ سب اوتاد ہیں۔ ان میں سے دو امام اور ایک قطب ہے۔ جو موضع نظر حق تعالیٰ ہے۔ تو اس دار دنیا میں رسول قیامت تک ہمیشہ رہیں گے اگرچہ انہیں کسی شرع ناسخ کے ساتھ مبعوث نہیں کیا گیا۔ اور نہ ھی وہ شریعت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علاوہ کسی اور شریعت پر ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور ان چار عیسی 'الیاس' ادریس' خضر' میں ایک قطب ہے۔ اور وہ ارکان بیت دین میں سے ایک ہے۔ اور وہ رکن حجر اسود ہے۔ اور ان سے دو امام ہیں اور وہ چاروں اوتاد ہیں۔ پس ایک کے ساتھ اللہ تعالی ایمان کی اور دوسرے کے ساتھ ولایت کی تیسرے کے ساتھ نبوت اور چوتھے کے ساتھ رسالت کی اور مجموع کے ساتھ دین حنیفی کی حفاظت فرماتاہے۔ پس ان میں سے قطب کبھی نہ مریگا یعنی اسے صعقہ نہ ہوگا۔ اور یہ وہ معرفت ہے جسے ہم نے ناظرین کے سامنے رکھ دیا ہے۔ جسے افراد امناء کے سوا ہمارے اہل طریق میں سے کوئی نہیں جانتا اور ہر زمانہ میں ان میں سے ہر ایک کے قلب پر امت میں سے ایک شخص ہوتا ہے۔ یہ لوگ انکے نواب ہیں پس اکثر اولیاء ہمارے عامہ اصحاب میں سے قطب 'امامین' وتدکو نہیں جانتے صرف نواب کو جانتے ہیں۔ ان رسل کرام کو نہیں جانتے جن کا ہم نے ذکر کیا اسی لیئے امت میں سے ہر شخص ان مقامات کو پانے کی خواہش کرتا ہے۔ جب وہ پا لیتے ہیں یا خاص بنا دیئے جاتے ہیں تو جان جاتے ہیں کہ وہ تو اس قطب کے نواب ہیں۔

Marfat.com

اور نائب امام جان لیتا ہے کہ امام (درحقیقت) کوئی اور ہے۔ اور یہ خود اسکا نائب ہے۔ ایسے ہی وند ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کرامت و بزرگی سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسل کرام کو آپکی امت و اتباع میں سے بنایا اگرچہ رسول بنا کر نہیں بھیجے گئے مگر وہ اس مقام کے اھل ہیں جس سے رسول بھیجے جاتے ہیں اور انہیں رسول بنا کر بھیجا بھی گیا تھا پس اسے جان لو۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آسمانوں پر لیلتہ الاسراء میں انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھائی۔ تاکہ جسم اور جسمانیت کے ساتھ حسی طور پر آپکی سب پر امامت درست ہو جائے تو یہ امر (دین) ان رسل کرام کے بسبب قائم و محفوظ ہے۔ تو دین بحمداللہ قائم ہے۔ اسکا کوئی رکن منہدم نہیں ہوا اسلئے کہ اسکی حفاظت کرنے والا موجود ہے۔ جو اسکی حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ عالم میں ظہور و غلبہ فساد ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ارض و من علیہا کا وارث ہو گا یہ بہت بڑا نکتہ ہے۔ اسکی قدر جان تو اسے کسی کے کلام میں منقول نہ پائے گا۔ ماسوا ہمارے کلام کے۔ اگر ان کے اظہار کا القاء نہ کیا جاتا تو میں ان اسرار کا افشا نہ کرتا۔ اس (اظہار کا) راز اللہ ہی جانتا ہے۔ ہمیں اس کا علم نہیں دیا جو کچھ ھم نے ذکر کیا ہے اسکا عرفان صرف انکے نواب کو ھی حاصل ہے۔ دوسرے اولیاء اس راز کو نہیں جانتے اے بھائیو اللہ تعالیٰ کا حمد کرو کہ تمہیں ان لوگوں میں سے بنایا جن کے کانوں میں اپنے مخفی اسرار ڈال دیئے جنکے ساتھ اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہا خاص فرمایا پس ان کو قبول کرنے والے اور تصدیق کرنے والے ھو جاؤ ان کی تصدیق سے محروم نہ ہو کہیں انکی خیر سے محروم نہ رہ جاؤ۔ بایزیدبسطامی جو کہ خود نواب میں سے ایک ہیں۔ ابوموسی الدیبلی سے فرمایا اے ابوموسی جب تو ایسے شخص کو دیکھے جو اھل طریقت کے کلام کی تصدیق کرتا ہے۔ تو اس سے اپنے لئے دعا کراؤ اس لئے کہ وہ مستجاب الدعا ہے۔ (تا)

Marfat.com

ولكن الاقطاب المصطلح على ان يكون ذلک الاسم مطلقامن غير اضافة لا يكون منهم فى الزمان الاواحد وهو الغوث ايضا وهو من المقربين سيد زمانه ومنهم من يكون ظاهر الحكم ويحوز الخلافة الظاهرة كما حاز الخلافة الباطنة من جهة المقام كابى بكر و عمر وعثمان وعلى والحسن ومعاوية ابن يزيد و عمر بن عبدالعزيز و المتوكل ومنهم من له الخلافة الباطنة خاصة ولا حكم له فى الظاهر كاحمد بن هارون الرشيد السبطى وكابى يزيد البسطامي و اكثر الاقطاب لا حكم لهم فى الظاهرو منهم رضى اللّٰه تعالٰى عنهم الائمة ولايزيدون فى كل زمان على اثنين لا ثالث لهما الواحد عبدالرب والآخر عبدالملک والقطب عبداللّٰه قال تعالٰى وانه لما قام عبداللّٰه يعنى محمدا صلى اللّٰه عليه وسلم فلكل رجل اسم الهى يخصه به يدعى عبداللّٰه ولو كان اسمه ما كان فالا قطاب كلهم عبداللّٰه والائمة فى كل زمان عبدالملک وعبدالرب وهما اللذان يخلفان القطباذمات وهما للقطب بمنزلة الوزيرين الواحد منهم مقصور على مشاهدة عالم الملكوت و الاخر مع عالم الملک لیکن اصطلاحی اقطاب کہ ان پر یہ نام بلا اضافت مطلقاً بولا جائے تو ان میں سے ایک زمانے میں صرف ایک ہی ہو گا اور یہی غوث بھی ہے یہ اللہ کے مقربین میں سے اپنے زمانے کا سردار ہے بعض ان میں سے ایسے ہیں جنکا حکم ظاھر ہوتا ہے۔ اور خلافت باطنیہ اور ظاھریہ اپنے مقام و مرتبہ کے بسبب جمع کر لیتا ہے جیسے ابوبکر عمر' عثمان' علی' حسن' معاویہ بن یزید' 'عمر بن عبدالعزیز' متوکل اور ان میں سے بعض کیلئے صرف خلافت باطنیہ ہوتی ہے انکے لئے ظاھر میں حکم نہیں ہوتا جیساکہ احمد بن ھارون الرشید السبطی اور بایزید بسطامی۔ اکثر اقطاب کیلئے ظاھری حکومت نہیں ہوتی اولیائے کرام میں سے آئمہ ہیں۔ جو ہر زمانے میں صرف دو ہوتے ہیں ان کے ساتھ

Marfat.com

کوئی تیسرا نہیں ہوتا۔ ایک کا نام عبدالرب اوردوسرے کا نام عبدالملک ہوتا ہے۔ اور قطب کا نام اپنے مقام کے اعتبار سے عبداللہ ہوتاہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وانه لما قام عبداللّٰه یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس ہر آدمی کیلئے ایک مخصوص اسم الٰہی ہے قطب کو اپنے مقام کے اعتبار سے عبداللہ کہا جائے گا خواہ اس کا کوئی بھی نام ہو پس اقطاب سارے کے سارے عبداللہ ہیں اور آئمہ ہر زمانے میں عبدالملک اور عبدالرب ہیں اور یہی دونوں قطب کے فوت ہونے پر اسکے خلیفہ بنتے ہیں اور یہ دونوں قطب کیلئے بمنزلہ وزیر ہیں ایک عالم ملکوت کے مشاہدہ میں مصروف ہے دوسرا عالم ملک کے مشاہدہ میں حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام کے بارے لکھتے ہیں وھو القطب الذی لم یمت الی الآن والاقطاب فینا نوابه فتوحات مکیہ ص ۴۵۵ ج ۲ اور یہی وہ قطب ہے جو اب تک فوت نہیں ہوا اور ہم میں اقطاب اس کے نواب ہیں نیز فرماتے ہیں ولا بد فی کل زمان وجود قطب علیه یکون مدار ذلک الزمان اور ہر زمانے میں قطب کا وجود ضروری ہے جس پر اس زمانہ کا دارومدار ہو گا فتوحات ص ۱۹۴ ج ۴ لو جی اب تو سارے ہی نائب بن گئے کوئی بھی اصلی قطب نہ رہا تو قطبیت اصلیہ وغیر اصلیہ کی بحث کا سرے سے مکمل خاتمہ ہو گیا اگر کوئی اصلی قطب ہے تو وہ صرف رسول ہے ماسوائے رسل عظام کے سارے حضرات نائب قطب ہیں کیا شیخ عبدالقادر جیلانی اور کیا حضرت بایزید بسطامی اور جو بھی نائب ہیں وہ قطب کے نائب ہیں جو کہ رسول ہے نہ کسی اور کے وللہ الحمد اب یا تو سب کو اصلی مان لو یا کوئی بھی اصلی نہ رہیگا

مانو نہ مانو جان من تمہیں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

یہ تو بہت بڑے قادری شیخ کے ارشادات ہیں جن کے دادا پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں اور جو لسان القوم ہیں اف۔ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

Marfat.com

موت کے بعد خلافت دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے

الامام الحافظ ابونعیم الا صبھانی حلیۃ الاولیاء ص ۹ ج ۱ پر حدیث بیان فرماتے ہیں عن عبداللّٰہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان للّٰہ عزوجل فی الخلق ثلاث مائۃ قلوبھم علی قلب آدم علیہ السلام وللّٰہ تعالٰی فی الخلق اربعون قلوبھم علٰی قلب موسٰی علیہ السلام وللّٰہ تعالٰی فی الخلق سبعۃ قلوبھم علٰی قلب ابراھیم علیہ السلام وللّٰہ تعالٰی فی الخلق ثلاثۃ قلوبھم علٰی قلب میکائیل علیہ السلام وللّٰہ تعالٰی فی الخلق واحد قلبہ علٰی قلب اسرافیل علیہ السلام فاذا مات الواحد ابدل اللّٰہ عز وجل مکانہ من الثلاثۃ واذامات من الثلاثۃ ابدل اللّٰہ مکانہ من الخمسۃ واذا مات من الخمسۃ ابدل اللّٰہ مکانہ من السبعہ واذامات من السبعۃ ابدل اللّٰہ مکانہ من الاربعین واذا مات من الاربعین ابدل اللّٰہ مکانہ من الثلاث مائۃ واذا مات من الثلاث مائۃ ابدل اللّٰہ مکانہ من العامۃ فبھم یحیی ویمیت ویمطر وینبت ویدفع البلاء قیل لعبد اللّٰہ بن مسعود کیف بھم یحیی ویمیت قال لانھم یسئلون اللّٰہ عزوجل اکثار الامم فیکثرون ویدعون علی الجبابرہ فیقصمون ویستسقون فیسقون ویسئلون فتنبت لھم الارض ویدعون فیدفع بھم انواع البلاء

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے آپنے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل کے مخلوق میں تین سو ایسے ولی اللہ ہیں جن کے دل آدم علیہ السلام کے دل پر ہیں اور اللہ تعالٰی کے مخلوق میں چالیس ایسے ولی ہیں جن کے قلوب موسٰی علیہ السلام کے قلب پر ہیں اور اللہ تعالٰی کے مخلوق میں سات ایسے ولی ہیں جن کے قلوب قلب ابراہیم علیہ السلام پر ہیں اور اللہ تعالٰی کے مخلوق میں تین ایسے ولی ہیں جن کے قلوب قلب میکائیل علیہ السلام پر ہیں اور اللہ

Marfat.com

تعالٰی کا مخلوق میں ایک ایسا ولی ہے جسکا قلب قلب اسرافیل علیہ السلام پر ھوتا ہے۔ جب وہ ایک فوت ہو جائے تو اللہ تعالٰی تین میں سے ایک شخص اسکے مقام پر مقرر فرماتا ہے اور جب تین میں سے کوئی فوت ہو جائے تو پانچ میں سے ایک شخص اور جب پانچ میں سے کوئی فوت ہو جائے تو سات میں سے ایک شخص اور جب سات میں سے کوئی فوت ہو جائے تو چالیس میں سے ایک شخص اور جب چالیس میں سے کوئی فوت ہو جائے تو تین سو میں سے ایک شخص اور جب تین سو میں سے ایک شخص فوت ہو جائے تو اللہ تعالٰی عام لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اسکی جگہ پر مقرر فرماتا ہے۔ پس انکے بسبب زندہ فرماتا ہے اور مارتا ہے اور بارش دیتا ہے اور انگوری اگاتا ہے اور بلا دفع کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کو کہا گیا کہ کیسے انکے بسبب زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے فرمایا اسلئے کہ وہ اللہ تعالٰی سے امم کے زیادہ کرنے کا سوال کرتے ہیں تو ان کو بڑھا دیا جاتا ہے جبابرہ کے خلاف دعا کرتے ہیں تو انکو توڑ دیا جاتا ہے۔ اور بارش طلب کرتے ہیں تو بارش دیئے جاتے ہیں۔ اور اللہ سے سوال کرتے ہیں تو زمین انکے لئے انگوریاں اگادیتی ہے۔ اور دعا کرتے ہیں تو انکے بسبب انواع بلا دفع کر دی جاتی ہیں۔

ہر زمانے میں ایک شخص حضور علیہ السلام کے قلب انور یا قدم اطہر پر ہوتا ہے

حضرت محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ شریفہ ص ۱۳ ج ۲ پر فرماتے ہیں۔ ومنهم رضی اللّٰه تعالٰی عنهم اربعة انفس فی کل زمان لا یزیدون ولا ینقصون (الی) احدهم علی قلب محمد صلی اللّٰه علیه وسلم والاخر علی قلب شعیب علیه السلام والثالث علی قلب صالح علیه السلام والرابع علی قلب هود علیه السلام اور ان میں سے رضی اللہ تعالٰی عنہم چار اشخاص ہر زمانے میں ہوتے ہیں جو نہ زیادہ ہوتے ہیں نہ کم (تا) ان میں سے ایک قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسرا قلب شعیب علیہ السلام اور تیسرا قلب صالح علیہ السلام پر چوتھا قلب ھود علیہ السلام پر ہوتا ہے۔ حضرت

Marfat.com

مجدد الف ثانی مکتوبات ص ۷۸۴ ج ۲ پر لکھتے ہیں۔
اور وہ اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین جو آپ کے (نبی اکرم ﷺ) قدم پر ہیں ص ۷۸۵ ج ۲ پر فرماتے ہیں اولیاء اللہ کا ایک گروہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم وبارک کے قدم مبارک پر ہے نیز اور وہ گروہ جو آں سرورعلیہ و علیہم السلام کے قدم مبارک پر ہے نیز ص ۷۹۳ ج ۲ میں ہے۔ قطب محمدی المشرب ہوتا ہے۔ اور محمدیوں کیلئے تجلی ذات ہے یہ قطب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوتا ہے (ملخصا) نیز مکتوبات کے ص ۶۰۹ ج ۲ پر ہے۔ ولایت کا درجہ پنجم خاتم الرسل علیہم الصلوۃ والسلام کے زیر قدم ابن عربی فرماتے ہیں اعلم ان لهذا المنزل اربعة عشر حكما الاول يختص بصاحب الزمان والثانی والثالث يختص بالامامين والرابع و الخامس والسادس والسابع يختص بالاوتاد والثامن والتاسع والعاشر والاحد عشر والاثنا عشر والثالث عشر والرابع عشر يختص بالابدال وبهذه الاحكام يحفظ اللّٰه عالم الدنيا فمن علم بذالمنزل علم كيف يحفظ اللّٰه الوجود عالم الدنيا ونظيره من الطب علم تقويم الصحة كما انه بالابدال تنحفظ الاقاليم وبالاوتاد ينحفظ الجنوب والشمال والمغرب والمشرق وبالامامين ينحفظ عالم الغيب الذی فی عالم الدنيا وعالم الشهادة وهو ما ادركه الحس وبالقطب ينحفظ جميع هولاء فانه الذی يد ورعليه امر عالم الكون والفساد وهولاء على قلب اربعة عشر نبيا وهم آدم وادريس و نوح و ابراهيم و يوسف و هود و صالح و موسى و داوودو سليمان و يحيى وهارون و عيسى و محمد سلام اللّٰه عليهم وعلى المرسلين والحمد للّٰه رب العلمين ص ۵۲۰ ج ۴ فتوحات جان لے بلاشبہ اس منزل کے ۱۴ حکم ہیں اول صاحب زمان (قطب وقت) کے ساتھ خاص ہے دوسرا اور تیسرا امامین کے ساتھ مختص ہے۔ چوتھا پانچواں چھٹا ساتواں اوتاد کے ساتھ خاص آٹھواں نواں دسواں

Marfat.com

گیارھواں اور بارہواں تیرھواں چودہواں ابدال کے ساتھ اختصاص رکھتا ہے۔ ان احکام کے ساتھ اللہ تعالیٰ عالم دنیا کی حفاظت فرماتا ہے۔ جو اس کو جان لے وہ یہ معلوم کر لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وجود عالم دنیا کی کیسے حفاظت فرماتاہے۔ اسکی نظیر طب میں علم تقویم صحت ہے جیسے ابدالوں کے ساتھ اقالیم کی اور اوتاد کے ساتھ جنوب شمال مغرب مشرق کی امامین کے ساتھ عالم الغیب کی جو عالم دنیا میں ہے اور عالم شھادۃ کی جسکا حس ادراک کرتی ہے اور قطب کے ساتھ ان سب کی حفاظت کی جاتی ہے اسی پر عالم کون وفساد کا دارومدار ہے اور یہ حضرات چودہ نبیوں کے قلب پر ہوتے ہیں۔ آدم ادریس نوح ابراہیم یوسف ہود صالح موسیٰ داوود سلیمان یحییٰ ھارون عیسیٰ اور محمد سلام اللہ علیہم وعلی المرسلین ہیں والحمدللہ رب العلمین نیز فرماتے ہیں فلا بدفی کل زمان وجود قطب ص ۱۹۴ ج ۴ ھر زمانہ میں قطب کا وجود ضروری ہے۔ فرماتے ہیں ولھذا لا یکون فی الزمان الاواحد یسمی الغوث والقطب وھوالذی ینفرد بہ الحق ویخلوبہ دون خلقہ فاذا فارق ھیکلہ المنور انفرد بشخص آخر لا ینفرد بشخصین فی زمان واحد فتوحات ص ۵۵ ج ۲ یہی وجہ ہے کہ زمانہ میں صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ جسے غوث اور قطب کہا جاتا ہے اور یہی وہ ہے جس کے ساتھ حق تعالیٰ منفرد ہوتا ہے جب اس کی صورت منورہ سے جدا ہوتا ہے تو کسی اور شخص کے ساتھ منفرد ہوتا ہے۔ ایک زمانے میں دو شخصوں کے ساتھ منفرد نہیں ہوتا۔

حضرت ابن عربی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر

نیز فرماتے ہیں فمنھم من ھو علی قلب آدم علیہ السلام ومنھم من ھو علی قلب ابراھیم علیہ السلام و من ھم من ھو علی قلب عیسی علیہ السلام ومنھم من ھو علی قلب محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم (الی ان قال) والذی علی قلب محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم لہ رکن الحجر الاسود و ھولنا بحمد اللّٰہ فتوحات ص ۱۶۰ ج ۱ نیز فرماتے ہیں علی قلب فلان و ربما یقول بعضھم علی

Marfat.com

قدم فلان و هو بهذالمعنی نفسه فتوحات ص ۹ ج ۲ یعنی اولیاء کرام میں سے بعض قلب آدم پر بعض قلب ابراہیم پر بعض قلب عیسی علیہ السلام اور بعض قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتے ہیں(الی ان قال) وہ جو قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے اس کیلئے رکن حجر اسود ہوتا ہے اور وہ بحمد اللہ ہمیں حاصل ہے فرمایا بعض قلب فلاں کہتے ہیں اور بعض قدم فلاں اور اسکا بعینہ وہی معنی ہے یعنی علی قلب فلاں وعلی قدم فلاں کا مقصد و مفہوم ایک ہی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ سید نا محی الدین ابن عربی قطب اعظم و غوث اعظم تھے حالانکہ آپ سادات میں سے ہیں نہ آئمہ اثناعشر سے نیز آپ غوث پاک کے بعد پیدا ہوئے ہیں اور دعوی کر رہے ہیں کہ میں قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم و قدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں تو واضح ہو گیا کہ "انی علی قدم النبی بدر الکمال کا مفہوم یہ نہیں کہ کوئی دوسرا اس بدر کمال کے قدم پہ ہو ہی نہیں سکتا بلکہ اس کا صحیح مفہوم یہ ہو گا کہ اولیاء کرام کی قدسی جماعت سے بعض حضرت آدم علیہ السلام کے قدم پہ بعض حضرت موسی کے قدم پہ بعض حضرت خلیل اللہ کے قدم پر بعض عیسی علیہ السلام کے قدم پر اور بعض حضرات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوتے ہیں اور میں ان اولیاء میں سے ہوں جنکا قدم سرکار کے قدم پر ہے

اکابر مشائخ چشت اہل بہشت میں سے ہر شیخ سرکار ﷺ کے قدم پر ہے

غوث زمان سیدنا حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی فرماتے ہیں۔

؎ ہست ہریک پیر چشتی اے فتا بر قدم گاہ محمد مصطفیٰ

انتخاب مناقب سلیمانیہ فارسی شائع کردہ گولڑہ شریف یعنی مشائخ چشت اہل بہشت میں سے ہر پیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہے۔

غوث اعظم و قطب اعظم نہ زندہ غائب ہو سکتا ہے

Marfat.com

نہ فوت شدہ نیز قطب کیلئے نسل کی کوئی قید نہیں۔

عارف رومی فرماتے ہیں۔

پس بہر دورے ولی قائم است　　تا قیامت آزمائش دائم است۔

پس ایک ولی قائم (قطب الاقطاب) ہر دور میں ہے قیامت تک آزمائش دائم ہے۔

ہر کرا خوئے نکوباشد برست　　ہر کسے کو شیشہ دل باشد برست

جسکی عادت اچھی ہو وہ نجات پا گیا　　جس کا دل شیشہ کا ہو گا وہ ٹوٹ گیا

پس امام حی و قائم آں ولی است　　خواہ از نسل عمر خواہ از علی است

پس زندہ اور قائم امام (قطب) وہ ولی ہے　　خواہ حضرت عمر کی نسل ہو یا حضرت علی کی۔

مہدی وہادی ویست اے نیکخو　　ہم نہان وہم نشستہ پیش او

اے نیک بخت مہدی وہادی وہی ہے　　چھپا ہوا اور سامنے بیٹھا ہوا بھی ہے

اوچوں نوراست و خرد جبریل او　　آں ولی کم از وقندیل او۔۔

مثنوی مولانا روم ص۔ ۸۷ دفتر دوم

وہ نور کیطرح اور عقل اسکی جبرائیل ہے　　اس سے کم (درجہ کا) ولی اسکا قندیل ہے

ولی قائم اور امام حی وقائم سے مراد قطب الاقطاب ہے شیعہ مسلک کے مطابق ایسا امام صرف اہل بیت سے ہو سکتا ہے مولانا رد فرماتے ہیں کہ قطب کیلئے نسل کی کوئی قیدو خصوصیت نہیں وہ نسل عمر سے بھی ہو سکتا ہے اور نسل علی سے بھی اور ہر دور میں جو قطب الاقطاب ہوتا ہے وہی زندہ و قائم امام ہے مہدی بھی وہی ہے اور ہادی بھی تو ثابت ہوا کہ امام وقت یعنی غوث اعظم و قطب اعظم نہ زندہ غائب ہو سکتا ہے نہ فوت شدہ اور نہ ہی یہ منصب ختم ہوا ہے ایسا زندہ ولی ہر دور میں ہونا ضروری ہے شیعان علی کا عقیدہ ہے کہ قطب زندہ غائب ہے اور محبان مفرط شیخ جیلانی کا عقیدہ ہے کہ فوت شدہ قیامت تک کیلئے قطب ہے۔

شعر غوث اعظم درمیان اولیاء الخ علامہ رومی

Marfat.com

کی طرف نسبت افتراء محض ہے

بعض کذاب مثنوی شریف مولانا روم سے یہ شعر منسوب کرتے ہیں

غوث اعظم درمیان اولیاء الخ

حالانکہ پوری مثنوی شریف میں اسکا کوئی نام ونشان نہیں۔ نیز غوث اعظم کسی ایک شخص کا نام نہیں اس منصب پر قائم ھرولی کا لقب ہے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب حال تھے صاحب مقام نہ تھے

حضرت ابن عربی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی صاحب حال صدق تھے صاحب مقام صدق نہ تھے آپ ہی کے تلمیذ شیخ عاقل ابوا لسعود صاحب مقام صدق تھے مقام صدق حال صدق سے اعلی ہے فتوحات ص ۲۲۳ ج ۲ فتوحات مکیہ ص ۱۷۷ ج ۳ پر فرماتے ہیں۔

وصاحب الحال له الشطح وكذلک كان رضی اللّٰه تعالٰی عنه ولا يلزم الادب الاصاحب مقام اور صاحب حال کیلئے شطح ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی تھے ادب صرف صاحب مقام ھی لازم پکڑتا ہے۔ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں اصحاب الاحوال مغلوب العقل ہوتے ہیں۔ فتوحات ص ۶۸۴ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔ انما هذا المقام لاصحاب الاحوال المغلوب على عقولهم ص ۳۵۸ ج ۲ میں فرماتے ہیں۔ فان حكم صاحب الحال حكم المجنون الذی ارتفع عنه القلم فلايكتب لاله ولا عليه (الی) فالمحب ان كان صاحب علم هوا تم من كو نه صاحب حال فالحال فی هذه الدار الدنيا نقص وفی الآخرة تمام والعلم هنا تمام و فی الاخرة تمام واتم

بلا شبہ صاحب حال حکم مجنون میں ہے جو کہ مرفوع القلم ہے پس نہ اس کیلئے کچھ لکھا

Marfat.com

جاتا ہے نہ.اس پر (تا) پس خدا کا محب صاحب علم و عقل ہو تو وہ صاحب حال سے اتم ہے۔ پس حال اس دار دنیا میں نقص ہے اور آخرت میں تمام اور علم یہاں بھی تمام ہے اور آخرت میں بھی بلکہ اتم ہے۔ ص ۵۰۲ ج ا میں فرماتے ہیں۔

فان اصحاب الاحوال محجوبون بالحال عن العلم الصحیح فصاحب الحال اذالم یکن محفوظا علیه ادبه لم یواخذ بسوء الادب اذکان لسانه لسان الحال وصاحب العلم مواخذ بادنی شیئی لا نه ظاهر فی العالم بصورة الحق وکم بین من یظهر فی وجوده بربه وبین من یظهر بحاله شتان بین المقامین ویابعد مابین المنزلتین شاهد العلم عدل وشاهد الحال فقیر الی من یزکیه فی حاله ولا یزکیه الاصاحب العلم ولما کان العلم بهذه العزت شرعت التزکیة فی حکم الشرع بغلبة الظن فیقول احسبه کذا واظنه کذالانه لا یعلم کل احد مامنزلة ذلک المزکی عند اللّٰه فلا یزکی علی اللّٰه احدا واذا افتقر صاحب الحال الی التزکیة بغلبة الظن فهو الی العالم صاحب العلم افقر وافقر فانه مع من یزکیه کلا هما محتاجان الی صاحب العلم العلم منجلی یظهر نفسه والحال ملتبس یحتاج الی دلیل یقویه لضعفه ان یلحق بدرجة الکمال فصاحب الحال یطلب العلم وصاحب العلم لا یطلب الحال ای عاقل یکون من یطلب الخروج من الوضوح الی اللبس پس بلاشبہ اصحاب احوال علم صحیح سے محجوب ہوتے ہیں پس صاحب حال جب محفوظ الادب نہ ہوتو سوء ادبی کیوجہ سے اس پر مواخذہ نہیں کیا جاتا اسلئے کہ اسکی لسان لسان حال ہے۔ اور صاحب علم ادنی شئی پر بھی مواخذ ہوتا ہے۔ اسلئے کہ وہ عالم میں بصورت حق ظاھر ہے۔ اور بہت زیادہ فرق ہے اس شخص میں جو اپنے رب کے ساتھ ظہور کرتا ہے۔ اور اسمیں جو حال کے ساتھ ظہور کرتا ہے۔ دونوں مقاموں کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے اور دونوں منزلوں میں کتنا بعد ہے۔ شاہد علم شاھد عدل ہے اور شاھد حال مزکی کا فقیر و محتاج اوراسکا تزکیہ

Marfat.com

صرف صاحب علم ہی کرے گا اور جب علم کا یہ عزو مرتبہ ہے تو شریعت کے حکم کے مطابق تزکیہ غلبہ ظن کے ساتھ مشروع کیا گیا تو یوں کہے میں اسے ایسا گمان کرتا ہوں۔ میرا اسکے بارے میں اسطرح ظن ہے۔ اسلئے کہ ھر کوئی نہیں جانتا کہ اس مزکی کا عند اللہ کیا مرتبہ ہے۔ لہٰذا اللہ کی ذات پر کسی کا تزکیہ نہ کرے۔ جب صاحب حال غلبہ ظن کے ساتھ تزکیہ کا محتاج ہے تو وہ صاحب علم عالم کا بہت ہی محتاج ہے۔ اسلئے کہ وہ (صاحب حال) اپنے مزکی سمیت دونوں ہی صاحب علم کے محتاج ہیں علم ایک روشنی ہے جو خود ظاھر ہے اور حال ایک ملتبس و مشتبہ چیز ہے جو اپنے ضعف کی بنا پر ایسی دلیل کا محتاج ہے جو اسے تقویت دے صاحب حال علم کا طالب ہے۔ اور صاحب علم حال کو طلب نہیں کرے گا۔ کونسا عاقل ہے جو وضوح (وضاحت و روشنی) سے التباس و اشتباہ کیطرف خروج طلب کرے فتوحات ص ۳۱۹ ج ۲ میں ہے فان الکامل کلما علا فی المقام نقص فی الحال بلا شبہ کامل جس قدر مقام میں بلند ہوا حال میں کم ہوا فتوحات ص ۴۵۸ ج ۳ میں ہے۔ فان الوارث یجب علیہ ستر الحال فان اظھارہ موقوف علی الامر الالھی الواجب بلا شبہ وارث پر ستر حال واجب ہے پس بلاشبہ اس کا اظہار امر الٰہی واجب پر موقوف ہے۔ یعنی امر وجوبی کے بغیر اظہار نہ کرے ص ۲۷۰ ج ۲ میں ہے۔ فان ظھر من ھذا الولی مایدل علی منزلتہ من ربہ بما یعطی من التمکن والتصرف فی العالم ولیس برسول فھو رعونۃ وصاحب نقص پس اگر اس ولی سے کوئی ایسی بات ظاھر ہوئی جو اسکے رب کے ہاں منزلت و مرتبت پر دلالت کرے اس چیز کے سبب کہ اسے عالم میں تمکن و تصرف دیا گیا ہے حالانکہ وہ رسول نہیں تو یہ رعونت ہے اور وہ صاحب نقص ہے۔ حضرت بایزید بسطامی کے بارے فرماتے ہیں سب مقامات جمع کر لینے کے بعد لا مقام تک پہنچ گئے تو آپکو محمدی کہا جائیگا ص ۲۲۳ ج ۱ یعنی شیخ ابوالسعود حضرت شیخ جیلانی سے افضل تھے اور حضرت بایزید بھی قطب اعظم ہیں اور شیخ جیلانی قدس سرہ سے افضل و اعلی تھے نیز فرماتے ہیں فمن الاولیاء من حصل جمیع ہذہ الانواع کابی یزید و سھل

Marfat.com

بن عبداللّٰہ ص ۴۰ ج ۲ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت شیخ ابوالسعود کے ذکر کے بعد حضرت شیخ ابوالسعود کے بارے ایک اور مقام میں فرماتے ہیں انی اقطع ان میزانه بین الشیوخ کان راجحاص ۶۲۴ ج ۲ فتوحات۔

قطبیت عظمیٰ اہل بیت کے ساتھ مختص نہیں

غوث صمدانی سیدنا عبدالوہاب شعرانی اپنے شیخ قطب وقت حضرت علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے قطبیت کے بارے میں سوال کیا وسالته رضی اللّٰه تعالٰی عنه عنّ القطبیة هل لهامدة یقیم فیها صاحبها من سنة فما دونها الی ثلثة ایام الی یوم کماقیل فقال رضی اللّٰه تعالٰی عنه اعلم انه لیس للفروع الاماکان للاصول فقد اقام صلی اللّٰه علیه وسلم فی القطبیة مدة رسالته وهی ثلث وعشرون سنة علی الاصح واتفقو اعلی انه لیس بعده احد افضل من ابی بکر الصدیق رضی اللّٰه تعالٰی عنه وقد اقام فی خلافته عن اللّٰه ورسوله سنتین ونحوار بعة اشهر وهو اول الخلفاء الاقطاب واستمرت القطبیة بعده الی ظهور المهدی فهو آخر الخلفاء المحمدیین ثم یتولی بعده قطب وقته وخلیفة اللّٰه عیسی بن مریم علیه وعلی نبینا الصلوة والسلام فیقیم فی الخلافة اربعین سنة فالحق عدم تقدیر مدة القطبیة بمدة معینة قال وقد بلغنا عن الشیخ ابی النجاء سالم المروزی انه اقام فی القطبیة دون العشرة ایام وکذالک الشیخ ابی مدین المغربی فقلت له فهل یختص القطب بکونه لایکون الامن اهل البیت کماسمعته من بعضهم فقال لا یشترط ذلک، ولعل من اشترط ذلک کان شریفا فتعصب لنسبه واللّٰه اعلم (درر الغواص علی فتوی سیدی علی الخواص علی حاشیة الابریز ص ۹۰)

Marfat.com

ترجمہ۔ میں نے آپ سے قطبیت کے بارے سوال کیا کہ کیا اس کی کوئی مدت مقرر ہے سال یا سال سے کم تین دن تک یا ایک دن تک جیسا کہ کہا گیا ہے آپ نے فرمایا جان لے کہ بے شک فروع کیلئے نہیں ہے مگر وہ جو اصول کیلئے تھا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مقام قطبیت پر مدت رسالت میں قائم رہے۔ جو کہ تیئس سال ہے اصح قول کے مطابق اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل نہیں تو حضرت ابوبکر اللہ ورسول کے خلافت میں دو سال اور تقریبا چار ماہ رہے آپ خلفاء اقطاب میں سے اول ہیں آپ کے بعد قطبیت ہمیشہ جاری رہی امام مھدی کے ظہور تک وہ محمدی خلفاء میں سے آخری ہیں۔ پھر آپ کے بعد قطبیت کے والی ہوں گے اپنے وقت کے قطب اور اللہ کے خلیفے عیسیٰ علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام ۔ آپ اس خلافت میں چالیس سال قیام فرمائیں گے تو حق یہ ہے کہ قطبیت کیلئے کوئی مدت مقرر اور معین نہیں۔ ہمیں شیخ ابوالنجاء سالم المروزی کے بارے پہنچا ہے کہ آپ دس دن سے بھی کم مقام قطبیت میں رہے۔ اسی طرح شیخ ابی مدین مغربی۔ میں نے حضرت علی الخواص کو عرض کی کہ کیا قطب صرف اہل بیت میں سے ہی ہو سکتا ہے اور اہل بیت کے ساتھ مختص ہے دوسرے لوگوں سے نہیں ہو سکتا جیسا کہ میں نے بعض لوگوں سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شرط نہیں اور شاید کہ جس نے یہ شرط لگائی ہے وہ سید تھا تو اس نے اپنے نسب کیلے تعصب کیا واللہ اعلم۔

اس عبارت سے کئی چیزیں واضح ہو گئیں۔

نمبر۱:۔ قطبیت کے لئے کوئی مدت معین و مقرر نہیں کی گئی۔

نمبر۲:۔ نیز جو مقام قطبیت پر قائم کیا جاتا ہے وہ اپنی آخر حیات تک ہی اس منصب پر قائم رہتا ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نمبر۳:۔ ہر زمانے کا علیحدہ علیحدہ قطب ہوتا ہے سیدنا عیسی علیہ السلام بھی اپنے وقت کے قطب ہونگے۔

Marfat.com

نمبر۴:۔ نیز مقام غوثیت عظمی اہل بیت کے ساتھ مختص نہیں۔
نمبر۵:۔ قطبیت ہمیشہ ہمیشہ جاری ہے۔

رسول پاک سے بلاواسطہ فیض

حضرت شیخ امام احمد ابوالعباس المرسی فرمایا کرتے تھے۔

لی اربعون سنة ماحجبت عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولو حجبت طرفة عین ماعدت نفسی من جملة المسلمین طبقات الکبری شعرانی کہ مجھے چالیس سال ہو گئے ہیں کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان حجاب نہیں کیا گیا اگر آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی حجاب کر دیا جائے تو میں اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے شمار نہ کروں یہ شیخ ابوالعباس وہ ہیں جن کے بارے۔

حضرت ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ

فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو شیخ ابوالعباس کو لازم پکڑو اس کی پاس جنگلی شخص آتا ہے جو اپنی ایڑیوں پر بولکرتا ہے تو واپس نہیں جاتا مگر یہ اسکو اللہ کے ساتھ ملا دیتا ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے شیخ کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ماضی زمانہ میں میرے شیخ حماد الدباس تھے اور اب میں دو دریاؤں سے پلایا جاتا ہوں بحر نبوت و بحر فتوت یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو کہا گیا کہ آپ کا شیخ کون ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں شیخ عبدالسلام بن مشیش کیطرف منسوب کیا جاتا تھا اور اب میں کسی کیطرف منسوب نہیں ہوں بلکہ میں دس دریاؤں سے فیض حاصل کرتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر، عثمان، علی، اور جبرائیل، میکائیل، عزرائیل اسرافیل، اور الروح الاکبر۔ الطبقات للشعرانی

حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ غوث اعظم سیدنا ابراہیم بن ادھم

Marfat.com

قدس سرہ کے بارے میں لکھتے ہیں منهم امیر الامراء وسالک طریق لقا ابواسحاق ابراهیم بن ادهم منصور رضی اللّٰه تعالٰی عنه یگانه بود اندر طریق خود و اندر عصرِ خود سید اقران خود بود مرید حضرت پیغمبر صلی اللّٰه علیه وسلم بود کشف المحجوب ص ۷۴ یعنی حضرت ابراھیم بن ادہم یکتائے روز گار اوراپنے عصر کے قطب اعظم اور براہ راست سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید تھے۔

حضرت ابراہیم المبتولی

علامہ نبھانی افضل الصلوۃ ص ۱۰۲ پر لکھتے ہیں سیدی ابراهیم المبتولی هو شیخ الوارث المحمدی الشیخ علی الخواص شیخ سیدی عبدالوهاب الشعرانی وقد ترجمه فی طبقات الاولیاء بترجمة حافلة قال فی اولها کان من اصحاب الدوائر الکبری فی الولایة ولم یکن له شیخ الارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وکان یقول وعزة ربی مارایت فی الاولیاء اکبر فتوة من سیدی احمد البدوی رضی اللّٰه تعالٰی عنه ولذلک اخی بینی وبینه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ولو کان هناک من هو اکبر فتوة منه لاخی بینی وبینه سیدی ابراہیم المبتولی سیدی عبدالوھاب الشعرانی کے شیخ الوارث المحمدی علی الخواص کے شیخ تھے۔ طبقات الاولیاء میں امام شعرانی نے آپکے حالات بیان فرمائے ہیں جن کی ابتداء میں فرمایا کہ آپ (ابراہیم المبتولی) ولایت میں اصحاب دوائر کبری میں سے تھے اور آپکا کوئی شیخ نہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ فرمایا کرتے تھے مجھے اپنے رب کی قسم ہے میں نے اولیاء میں میدان فتوۃ کے اندر سیدی احمد البدوی سے بڑا کوئی نہیں دیکھا۔ اور اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اس کے درمیان مواخاۃ قائم فرمائی۔ اگر یہاں فتوۃ میں اس سے بڑا کوئی اور ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور اسکے درمیان مواخاۃ قائم فرماتے۔

Marfat.com

شیخ اکبر ابن عربی

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قادری فتوحات مکیہ ص ۷۷ ج ۴ پر رقمطراز ہیں وعاشرت من الرسل محمدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم و ابراھیم وموسی و عیسی و داوود و مابقی فروبة لا صحبة میں نے رسولوں میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابراھیم موسیٰ' عیسیٰ' ھود' داؤد علیہم السلام کے ساتھ باقاعدہ معاشرت کی باقی انبیاء کرام کی رویت ہوئی نہ کہ صحبت فتوحات کے ص ۵۷۲ ج ۲ پر تحریر کرتے ہیں۔ مجھے ایک شخص امام وقت ملے اور فرمایا لا تنتم الا للّٰہ فلیس لا حد ممن لقیته علیک ید مما انت فیه بل اللّٰہ تولاک بعنایته (الی) ولا تنتسب الیهم وانتسب الی ربک(الی) وکان حال ہذا الامام مِثل حِالی سواء لم یکن لاحد ممن لقیه علیه ید فی طریق اللّٰہ الااللّٰہ سوائے اللہ کے کسی کی طرف اپنی نسبت نہ کر اس لئے کہ تو اللہ کی جس نعمت میں ہے۔ اس میں تیرے ملنے والوں میں سے کسی کا تجھ پر احسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت خاص سے تیری تولیت فرمائی ہے۔ اپنی نسبت انکی طرف نہ کر اپنے رب کی طرف کر۔ (تا) اور اس امام کا حال میرے جیسا تھا اسے ملنے والوں میں سے کسی کا بھی طریق خدا میں اس پر کوئی احسان نہ تھا ماسوائے اللہ تعالیٰ کے۔

شیخ محقق کا فیصلہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح فتوح الغیب ص ۱۰۴ پر لکھتے ہیں۔

و بعضے از مجذوباں و محبوباں باشند کہ درابتدائے حال نیزاگرچہ در صحبت مشائخ واہل تربیت باشند امادر حقیقت تربیت و ترقیت ایشاں از جائے دیگر باشد چنانچہ حال شریف وے رضی اللہ تعالیٰ عنہ بود کہ فرمود

انا ما ربانی رسول اللّٰہ ولیس لا حد علی منة بعد اللّٰہ ورسوله و شیخ ابن عطاء اللّٰہ اسکندری از شیخ مکین الدین اسمر نقل

Marfat.com

کردہ کہ گفت انا ما ربانی الارسول اللّٰہ علیہ السلام و از شیخ عبدالرحیم فتاوی آوردہ کہ گفت انا لا منۃ لا حد علی الا لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (الی) وبہر تقدیر وظیفہ بعد از وصول نفی غیر وقطع از ماسوائے حق است اور مجذوبوں و محبوبوں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ابتداء حال میں اگرچہ مشائخ و اھل تربیت کی صحبت میں ہوتے ہیں مگر درحقیقت انکی تربیت و ترقی کسی دوسرے مقام سے ہوتی ہے جیساکہ آپ کا حال تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ آپ فرماتے ہیں میں وہ ہوں جسکی تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اوراللہ اور رسول اللہ کے بعد کسی کا مجھ پر احسان نہیں اور شیخ ابن عطاء اللہ اسکندری شیخ مکین الدین اسمر سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری کسی اور نے تربیت نہیں کی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور شیخ عبدالرحیم فتاوی کے بارے ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا میرے اوپر کسی کا احسان نہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (تا) اور بہر تقدیر وظیفہ بعد از وصول غیر کی نفی اور ماسوائے حق سے منقطع ہونا ہے یعنی بہرصورت بعد ازوصل ھرواصل کیلئے نفی غیر و عدم و ساطت لازمی ولابدی ہے اسی کا نام وصل ہے ورنہ وصل کیسا

حضرت سیدنا محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء قدس سرہ

کی شان میں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

اے شربت عاشقی بجامت
وزدوست زماں زماں پیامت
درسیر وصال ھر دو عالم
داخل بمسافت دوگامت
شد سلک فرید از تو منظوم
زانست کہ شد لقب نظامت
درگاہ تو قبلہ ملائک
پراں چوں کبوتراں بامت

Marfat.com

نیز لکھتے ہیں ۔

اے خاصہ قرب لی مع اللہ

سرخیل مقربان درگاہ۔

بعض دیگر عظیم المرتبت مشائخ کرام کے کلمات دالہ برعلو

فقیر یہاں مزید وضاحت کیلئے ذکر کرتا ہے ان میں سے بعض حضرات نے صراحتا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی پر اپنی افضلیت بیان کی ہے تو ان اقوال سے بھی واضح ہوتا ہے کہ حضرت شیخ اپنے زمانہ قطبیت میں ہمعصر حضرات سے افضل تھے۔ آپ کے ہمعصر حضرات سے بھی بعض شیخ سے فضیلت حاصل کر گئے جیسے کہ پہلے بھی ثابت ہو چکا ہے۔

حضرت سیدی ابراہیم الدسوقی فرماتے ہیں شیخ عبدالقادر میرے پیچھے تھے

سیدی عارف ربانی حضرت امام عبدالوھاب شعرانی نے طبقات کبری ص ۱۵۸ ج ۱ میں شیخ المشائخ عارف باللہ سیدی ابراھیم الدسوقی کا ذکر فرمایا آپ کے ملفوظات کے ذکر سے پہلے ملخصا وہ کلمات مبارکہ بھی ملاحظہ فرمایئے جن سے حضرت امام شعرانی نے حضرت شیخ دسوقی کی تعریف کی ہے۔

ومنهم الشيخ العارف باللّٰه تعالٰے سيدى ابراهيم الدسوقى القرشى رضى اللّٰه تعالٰى عنه هو من اجلاء مشائخ الفقراء اصحاب الخرق وكان من صدور المقربين وكان صاحب كرامات ظاهرة و مقامات فاخرة له المعراج الا على فى المعارف و المنهاج الاسنى فى الحقائق و الطور الارفع فى المعالى والقدم الراسخ فى احوال النهاية واليد البيضاء فى علوم الموارد و الباع الطويل فى التصريف النافذ وهو احد من اظهره

Marfat.com

اللّٰہ تعالٰی الی الوجود و ابرزہ رحمۃ للخلق واوقع لہ القبول التام عند الخاص والعام صرفہ فی العالم ومکنہ فی احکام الولایۃ وقلب لہ الاعیان وخرق لہ العادات وانطقہ بالمغیبات واظہر علی یدہ العجائب وصومہ فی المھد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

-

حضرت شیخ الدسوقی فرماتے ہیں۔

انا موسی علیہ السلام فی منا جاتہ انا علی فی حملاتہ انا کل ولی فی الارض خلعتہ بیدی البس منھم من شئت ان فی السماء شاھدت ربی وعلی الکرسی خاطبتہ انا بیدی ابواب النار غلقتھا و بیدی جنۃ الفردوس فتحتھا من زارنی اسکنتہ جنت الفردوس و اعلم یا ولدی ان اولیاء اللّٰہ تعالٰی الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون متصلون باللّٰہ و ما کان ولی متصل باللّٰہ تعالٰی الا وھو یناجی ربہ کما کان موسی علیہ السلام یناجی ربہ وما من ولی الا و یحمل علی الکفار کما کان علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یحمل و کنت انا و اولیاء اللّٰہ اشیا خافی الازل بین یدی قدیم الازل و بین یدی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ عزوجل خلقنی من نور رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و امرنی ان اخلع علی جمیع الاولیاء فخلعت علیھم بیدی وقال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا ابرھیم انت نقیب علیھم فکنت انا و رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و اخی عبدالقادر خلفی و ابن رفاعی خلف عبدالقادر ثم التفت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و قال لی یا ابراھیم سر الی مالک فقل لہ یغلق النیران و سر الی رضوان و قل لہ یفتح الجنان ففعل مالک ما امر بہ و رضوان ما امر بہ

Marfat.com

میں اپنی مناجات میں موسی علیہ السلام ہوں اور اپنے حملوں میں علی ہوں تمام روئے زمین کے ھر ولی کو میں اپنے ہاتھ سے خلعت دیتا ہوں جسے چاہوں پہناؤں۔ میں نے آسمان میں اپنے رب کا مشاہدہ کیا اور کرسی پر اس سے خطاب کیا۔ میں نے اپنے ہاتھوں ابواب نار کو بند کیا اور ابواب جنت کو کھول دیا جس نے میری زیارت کی اسے میں جنت الفردوس میں ٹھہراؤنگا اور اے میرے بیٹے جان لے بلا شبہ اولیاء اللہ جن پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے اللہ کے ساتھ متصل ہوتے ہیں اور جو بھی متصل باللہ ولی ہے، وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے جیسے موسی علیہ السلام اپنے رب سے مناجات کرتے تھے اور کوئی ولی نہیں مگر وہ کفار پر حملہ کرتا ہے جیسے حضرت علی حملہ کرتے تھے میں اور اولیاء اللہ ازل میں ہی مشائخ تھے قدیم ازل کے سامنے اللہ تعالیٰ نے مجھے نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ تمام اولیاء کو خلعت دوں تو میں نے انہیں اپنے ہاتھ سے خلعت پہنائی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابراہیم تو ان پر نقیب ہے تو میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے بھائی عبدالقادر میرے پیچھے تھے اور ابن رفاعی عبدالقادر کے پیچھے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابراہیم مالک کی طرف جا اور اسے کہہ دے کہ جہنم کو بند کر دے اور رضوان کی طرف جا کر اسے کہہ دے کہ جنت کو کھول دے تو مالک نے وہ کچھ کیا جس کا امر دیا گیا اور رضوان نے وہ کچھ کیا جس کا امر دیا گیا۔

حضرت امام شعرانی فرماتے ہیں۔

هذا الكلام من مقام الاستطالة تعطى الرتبة صاحبها ان ينطق بما ينطق وقد سبقه الى نحوذلک الشيخ عبدالقادر الجيلى رضى اللّٰه تعالٰى عنه

یہ کلام مقام استطالتہ سے ہے اس کے صاحب کو یہ رتبہ دیا جاتا ہے کہ جو چاہے بولے اور آپ سے پہلے ایسے ہی مقام پر شیخ عبدالقادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے ہیں۔

آپکی ایک نظم میں ہے۔

Marfat.com

سقانی محبوبی بکاس المحبة فتهت عن العشاق سکر ابخلوتی

ولاح لنا نور الجلالة لواضا لصم الجبال الراسیات لدکت
وکنت انا الساقی لمن کان حاضرا اطوف علیهم کرة بعد کرة

ونادمنی سرا بسر وحکمة وان رسول اللّٰه ﷺ شیخی وقدوتی

وعاهدنی عهدا حفظت بعهده وعشت وثیقا صادقا بمحبتی
وحکمنی فی سائر الارض کلها وفی الجن والاشباح والمردیة

وفی ارض الصین والشرق کلها لاقصی بلاداللّٰه صحت ولایتی

انا الحرف لا اقرء لکل مناظر وکل الوری من امر ربی رعیتی

وکم عالم قد جاءنا وهو منکر فصار بفضل اللّٰه من اهل خرقتی

وما قلت هذا القول فخرا وانما اتی الاذن کی لا یجهلون طریقتی

ایک اور نظم کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

انا ذلک القطب المبارک امره فان مدار الکل من حول ذروتی
انا شمس اشراق العقول ولم اقل ولا غبت الا عن قلوب عمیة
وبی قامت الانباء فی کل امة بمختلف الاراء والکل امتی
ولا جامع الاولی فیه منبر وفی حضرة المختار فزت ببغیتی

Marfat.com

نعم نشاتی فی الحب من قبل آدم وسری فی الاکوان من قبل نشاتی

انا کنت فی العلیا مع نور احمد علی الدرة البیضاء فی خلویتی

انا کنت فی رؤیا الذبیح فدائه بلطف عنایات و عین حقیقة

انا القطب شیخ الوقت فی کل حالة انا العبد ابراهیم شیخ الطریقة

الطبقات الکبری جزء ثانی میں حضرت شیخ ابراہیم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

وکان یقول لکل زمان واحد لا مثل له فی علمه وحکمه من اهل زمانه ولا ممن هو فی زمان سابق علی زمانه لا نه سبقه زمان آخر ولسان هذا الواحد یقول لتلامذته کنتم خیر امة اخرجت للناس لانهم اخذو اعن امام لم یقدمه مثله ولم یعاصره نظیر وان للما موم حکم امامه فان قال لهم ذلک بلسانه فذلک منه حق وصدق آپ فرمایا کرتے تھے کہ ھر زمانہ میں ایک ایسا ہوتا ہے کہ اھل زمان میں سے کوئی علم و حکم میں اسکا مماثل نہیں ہوتا اور نہ سابق زمانہ میں کہ سابق زمانہ اور تھا اور اس واحد کی لسان اپنے تلامذہ کو کہتی ہے "کنتم خیر امة اخرجت للناس" اسلئے کہ انہوں نے ایسے امام سے اخذ فیض کیا ہے کہ جس کا مثل نہ اس سے قبل ہوا نہ اسکے عصر میں اسکی نظیر ہے اور ماموم کیلئے وہی حکم ہے جو امام کا ہے تو اگر یہی بات اپنی زبان سے انہیں کہہ دے تو یہ حق و صدق ہے۔ یعنی ہر زمانہ کا قطب بے مثل و بے مثال ہوتا ہے وہ ایسی بات کہہ سکتا ہے اور اسکی بات حق و صدق بھی ہے مگر ایسی باتوں سے اسکا فرد وقت ہونا ھی مفہوم ہوتا ہے۔ نہ کہ جمیع متقدمین و متاخرین ھر عصر پر افضلیت

سیدی محمد وفا سیدی علی وفا

الطبقات الکبری جزء ثانی میں امام شعرانی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

منهم عارف باللّٰه سیدیمحمد وفا رضی اللّٰه تعالٰی عنه کان من اکابر العارفین واخبر ولده سیدی علی وفا رضی اللّٰه تعالٰی عنه انه خاتم الاولیا صاحب الرتبة العلیة قال سیدی و والدی صاحب الختم الاعظم فالشاذلی وجمیع الاولیاء من جنود مملکته فهویحکم ولا یحکم علیه من سائر الدوائر فلا یقال لنا لم لا تقرؤن حزب الشاذلی لانکم من اتباعهم فافهم

سیدی و والدی صاحب ختم اعظم ہیں تمام اولیاء آپکی مملکت کے سپاھی ہیں تو تمام ادوار میں آپ حاکم ہیں اور آپ پر حکم نہیں کیا جاتا تو ہمیں نہیں کہا جاسکتا کہ تم حزب شاذلی کیوں نہیں پڑھتے کہ تم تو ان کے اتباع سے ہو۔ پس سمجھ لو۔

امام شعرانی تبصرہ فرماتے ہیں

قلت قد ادعی مقام الختمیة جماعة من الصادقین فی الاحوال والذی یظهر ان لکل زمان ختما بقرینة قوله فیما سبق لکل ولی خضر واللّٰه اعلم

امام شعرانی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں مقام ختمیت کا صادقین فی الاحوال کی ایک جماعت نے دعوی کیا ہے اور جو ظاھر ہے یہ ہے کہ ھر زمانہ کا ایک ختم ہوتا ہے اسپر آپکا سابق قول قرینہ ہے کہ ھر ولی کا ایک خضر ہے واللہ اعلم۔

سیدی ابوالحسن الشاذلی وسیدی شمس الدین الحنفی

اب آپ سیدی ابوالحسن الشاذلی و سیدی شمس الدین محمد الحنفی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تذکرہ امام شعرانی کے الفاظ میں سنئے

منهم الشیخ ابوالحسن الشاذلی رضی اللّٰه تعالٰی عنه شیخ الطائفة الشاذلیة وکان کبیر المقدار عالی المنار (الی ان قال) بانه قطب الزمان والحامل فی وقته لواء اهل الصیاف حجة الصوفیة علم المهتدین زین العارفین استاذ الاکابر زمزم الاسرار و معدن الانوار القطب الغوث الجامع ابوالحسن الشاذلی رضی اللّٰه

Marfat.com

تعالٰی عنه وکان الشیخ تقی الدین بن دقیق العید رضی اللّٰه تعالٰی عنه یقول مارایت اعرف باللّٰه من الشیخ ابی الحسن الشاذلی رضی اللّٰه تعالٰی عنه ومنهم سیدنا و مولانا شمس الدین محمد الحنفی رضی اللّٰه تعالٰی عنه وکان رضی اللّٰه عنه من اجلاء مشائخ مصر و سادات العارفین صاحب الکرامات الظاهرة والافعال ال فاخرة والاحوال الخارقة والمقامات السنیة والهمم العلیة صاحب الفتح المولق و الکف المخرق (الی ان قال) کان له الباع الطویل فی التصریف النافذ والید البیضاء فی احکام الولایة والقدم ال راسخ فی درجات النهایة (الی ان قال) وهواحد من اظهره اللّٰه تعالٰی الی الوجود وصرفه فی الکون و مکنه فی الاحوال وانطقه بالمغیبات۔ وخرق له العوائد وقلب له الاعیان و اظهر علی یدیه العجائب (الی ان قال)

وکان یقول الشیخ ابوالحسن الشاذلی رضی اللّٰه تعالٰی عنه سیظهر بمصر رجل یعرف بشمس الدین الحنفی یکون فاتحا لهذا البیت ویشتهر فی زمانه ویکون له شان عظیم ویقول الحنفی خامس۔ خلیفة من بعدی وکان یقول الشیخ شمس الدین محمد الحنفی وجدت مقام سیدی ابی الحسن الشاذلی رضی اللّٰه تعالٰی عنه اعلی من مقام سیدی عبدالقادر الکیلانی رضی اللّٰه تعالٰی عنه۔ وذکر یوما عنده سیدی عبدالقادر الجیلی رضی اللّٰه تعالٰی عنه فقال لوحضر عندنا عبدالقادر هنا لکان تادب معنا

شیخ ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے عنقریب مصر میں ایک مرد ظاہر ہو گا جو شمس الدین الحنفی کے نام سے معروف ہو گا اور وہ اس بیت کا فاتح ہو گا اپنے زمانہ میں مشہور ہو گا اور اسکی عظیم شان ہو گی اور فرماتے حنفی میرے بعد

Marfat.com

پانچواں خلیفہ ہو گا اور شیخ شمس الدین محمد الحنفی فرمایا کرتے تھے میں نے سیدی ابوالحسن الشاذلی کا مقام سیدی عبدالقادر الکیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اعلی پایا ہے۔ ایک دن آپکے پاس سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر عبدالقادر یہاں ہمارے پاس حاضر ہوتے تو ہمارا ادب کرتے۔

كان يقول الشيخ رضى اللّٰه تعالٰى عنه اقام فى درجة القطبانية ستة واربعين سنة وثلاثة اشهر و اياما و هو القطب الغوث الفرد الجامع هذه المدة

شیخ اسماعیل فرمایا کرتے تھے کہ شیخ شمس الدین الحنفی ۴۶ سال ۳ ماہ کچھ دن مقام قطبیت میں رہے اور اس مدت میں آپ ہی قطب غوث و فرد جامع تھے۔

ناظرین حضرت شیخ دسوقی کی درج ذیل عبارات پر خصوصی غور فرمائیں۔

نمبر۱:۔ تمام اولیاء کی خلعت میرے ہاتھ میں ہے جسے چاہوں پہنادوں یہ حکم مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔

نمبر۲:۔ میں ان پر نقیب ہوں۔

نمبر۳:۔ شیخ عبدالقادر مرتبہ میں مجھ سے پیچھے ہیں۔

نمبر۴:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے شیخ ہیں۔

نمبر۵:۔ حضور علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمام روئے زمین کا حاکم بنا دیا۔

نمبر۶:۔ کل مخلوق میرے رب کے امر سے میری رعیت ہے۔

نمبر۷:۔ میں نے یہ بات فخر سے نہیں حکم سے کہی ہے۔

نمبر۸:۔ سب میری امت ہیں اور تمام کا دارومدار مجھ پر ہے میں قطب شیخ وقت ہوں ہر حالت میں۔

ہاں تو کیا یہاں بھی وقت سے تمام ازمنہ مراد ہونگے؟ کہ مطلق ہے اور کوئی ناسخ نہیں۔ نیز اقوال مذکورہ بحکم الٰہی کہے گئے ہیں۔ اور حضرت شیخ دسوقی حضرت شیخ جیلانی سے متاخر ہیں۔ لہٰذا ان کے بحکم الٰہی صادر شدہ اقوال اقوال متقدمہ کے ناسخ ہونگے۔ نیز سیدی شیخ محمد وفا کے متعلق سیدی علی کا بیان ہے کہ "سیدی و والدی

Marfat.com

صاحب الختم الاعظم والشاذلی و جمیع الاولیاء من جنود مملکته فهو یحکم ولا یحکم علیه فی سائر الدوائر"

"یعنی تمام اولیاء ان کی حکومت کے سپاہی ہں تمام ادوار میں انکا حکم نافذ ہے لیکن ان پر حکم نہیں کیا جاسکتا" قابل توجہ ہے یہاں تو ختمیت عظمی کا دعوی بھی ہے نیز حضرت شیخ شمس الدین الحنفی کا ارشاد کہ " شیخ ابوالحسن الشاذلی کا درجہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے اعلی ہے نیز اگر شیخ عبدالقادر ہمارے پاس حاضر ہوتا تو ہمارا ادب کرتا۔ قابل غور ہے۔ ان اقوال سے واضح ہے کہ متقدمین میں سے کم ازکم کسی کا بھی یہ خیال نہیں تھا کہ شیخ عبدالقادر جمیع اولیاء ھر عصر سے افضل تھے ورنہ یہ اولیاء عظام و اکابرین امت ایسی باتیں نہ کرتے اور نہ ھی امام شعرانی یہ سب اقوال یوں بلا تردید نقل فرماتے بلکہ آپ تو فرماتے ہیں۔ " قدادعی مقام الختمیة جماعة من الصادقین فی الاحوال والذی یظهر ان لکل زمان ختما بقرینة قوله فیما سبق ان لکل ولی خضر واللہ اعلم

ارشادات غوث زمان سیدنا خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی

مناقب المحبوبین ملفوظات حضور خواجہ خواجگان قطب زماں شہباز چشت حضرت خواجہ سیدنا شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے کہ ایک شخص بیعت کیلئے حضرت صاحب کی خدمت میں آیا اور عرض کی مجھے سلسلہ قادریہ میں بیعت کرلیں آپ نے فرمایا سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہو جاؤ اس نے بار بار یہی عرض کیا کہ آپ مجھے سلسلہ قادریہ میں بیعت کرلیں آخر جب دیکھا کہ اس کے خیال میں چشتیہ سلسلہ قادریہ سلسلہ سے کم تر ہے تو فرمایا کہ تو اسلئے سلسلہ قادریہ میں بیعت کرنا چاہتا ہے کہ اس سلسلہ میں محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں کہنے لگا ہاں آپ نے مسکرا کر فرمایا سلسلہ چشتیہ میں محبوب سبحانی کی طرح کے، بے شمار محبوب ہیں آخر اسے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کر لیا۔ مناقب المحبوبین ص ۱۸۰

مناقب المحبوبین ص ۱۹۴ میں ہے مولانا دیدار بخش پاکپتنی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت غوث زماں (سیدنا شاہ سلیمان) سے سنا ہے فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ نے مجھے "

Marfat.com

قدمی هذه علی رقبة کل ولی للّٰه "میرا قدم ہرولی اللہ کی گردن پر ہے" کا مقام دیا ہوا ہے۔

مولانا شرف الدین اھروی نے جو حضرت صاحب کے خلفاء میں سے تھے ایک دن عرض کیا کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا " واعلامی علی راس الجبال" (ترجمہ اور میرا جھنڈا پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہے) تو آپ نے فرمایا ہاں حق تعالیٰ نے مجھے بھی یہ رتبہ دیا ہے میں بھی کہتا ہوں " واعلامی علی راس الجبال" مناقب المحبوبین ص ۱۹۴ص ۱۹۵۔

قطب وقت حضرت کریم خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت کریم تونسوی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قولکے بارے میں یہی فرماتے ہیں کہ آپ کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے جمیع متقدمین و متاخرین ہمہ اعصار مراد نہیں۔ بروایت مہر منیر آپ نے فرمایا ہم تو اپنے پیران عظام پر کسی کو فضیلت نہیں دیتے اور اس قول کو بچگانہ قرار دیا۔ مہر منیر ص ۳۰۵

حضرت خواجہ سدید الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ غلام حسین دیپالپوری نے حضرت خواجہ سدید الدین تونسوی سے قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه کے متعلق سوال کیا تو حضرت تونسوی نے فرمایا "هو مخصوص بزمانه لا فی کل زمان" کوئی قادری دم نہیں مار سکتا ہمارے سامنے اس زمانے میں۔

حضرت خواجہ غلام زکریا تونسوی قدس سرہ

حضرت خواجہ غلام زکریا تونسوی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے تھے۔ بروایت مولانا احمدیار چشتی سیالوی۔

حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس قول کو آپ کے وقت کے ساتھ

Marfat.com

مقید فرماتے تھے۔ اور جمیع ازمنہ کے قائل لوگوں کو جاہل و متعصب قرار دیتے تھے۔۔

شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہ

مرآت العاشقین ص ۲۹۳ ملفوظات حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی بعدازاں سید عرب شاہ نے عرض کیا کہ سلسلہ قادریہ دوسرے سلسلوں پر افضلیت رکھتا ہے اس لئے کہ حضرت غوث الاعظم محبوبیت کے درجے پر پہنچے ہیں۔ فرمایا " اگرچہ تمام سلسلوں کے مشاغل جدا جدا ہیں لیکن مقصود ایک ہی ہے اور وہ معرفت الٰہی ہے پھر فرمایا تمام اولیاء اللہ نے اپنی استعداد کے مطابق مقام محبوبیت حاصل کیا ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

تو مگو اندر جہاں یک بایزیدے بود و بس ہر کہ واصل شد بجاناں بایزیدے دیگر است

بعد ازاں فرمایا کہ حضرت غوث الاعظم چار دن مقام محبوبیت میں رہے اور خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی سترہ دن محبوبیت کے مقام میں رہے۔

مرات العاشقین ص ۱۵۳ فرمایا خواجہ تونسوی کی زیارت سے پہلے میرے دل میں خیال آتا تھا کہ بزرگان سلف مثلاً حضرت غوث الاعظم و شیخ بہاؤالدین وغیرہ ولایت میں کمال درجے کو پہنچے ہیں۔ جب میں بیعت سے مشرف ہوا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ شاید متقدمین بھی اس مرتبے کو نہ پہنچے ہوں جو خواجہ تونسوی کو ملا ہے بعد ازاں فرمایا حضرت خواجہ تونسوی کی خدمت میں کبھی کبھی خضر علیہ السلام آیا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ میں خواجہ صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک شخص سفید ریش اور پریشان حال شخص اپنی پیٹھ پر کوئی چیز باندھے خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کی تعظیم کی جب وہ آدمی چلا گیا تو آپ نے دوستوں کو بتایا کہ یہ آدمی خضر تھا پھر فرمایا سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء کی خدمت میں بھی اکثر خضر علیہ السلام آتے تھے چنانچہ ایک دن وہ مجلس میں تشریف لائے اور ایک صاحب وجد صوفی کی پیٹھ پر سے خس وخاشاک جھاڑتے رہے۔ جو حالت وجد میں لگ گئے تھے مرآت العاشقین ص ۱۵۳

ارشادات حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۷۶ء۔۹۔۳۰ کو فقیر بمعیت صوفی برکت علی سیالوی حضرت شیخ الاسلام کی

Marfat.com

خدمت بابرکت میں حاضر ہوا حضرت اسوقت دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کے بارے عرض کی تو آپ نے اپنے ارشادات قلمبند کرائے اور پھر ملاحظہ فرما کر دستخط بھی ثبت فرمائے۔

"ہر زمانے اسے میں ایک غوث الاعظم ہوتا ہے جس کا قدم اس زمانے کے سب اولیاء پر ہوتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قدم بھی ہر زمانے کے تمام اولیاء پر نہیں استثناء تو کرنا پڑیگا جیسے حضرت شیخ کے مشائخ کرام آپ نے قدمی هذه علی رقبة کل ولی للّٰه مقام فنا میں فرمایا ہے جیسے درخت سے آواز آئی انی انا اللّٰه اور حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا سبحانی ما اعظم شانی

آپکے دستخط کے الفاظ یہ ہیں۔

هذا ما عند تراب نعال الاولیاء رضوان اللّٰه تعالٰی علیهم اجمعین واللّٰه ورسوله اعلم

محمد قمر الدین السیالوی غفرله

اسکے بعد فقیر نے حضرت سے مزید کچھ سوالات کئے جن کے آپ نے جوابات عنایت فرمائے وہ سوالات و جوابات انہیں الفاظ کے ساتھ ضبط تحریر میں لائے گئے جو ھدیہ ناظرین ہیں۔

سوال ۱:۔ ہمارے مشائخ چشت میں سے بھی کوئی غوث اعظم کے مقام پر فائز ہے۔

جواب:۔ میرے نزدیک تمام مشائخ چشت غوث اعظم کے مقام پر فائز ہیں۔

سوال ۲:۔ کیا کوئی آدمی مامور من اللہ ہو سکتا ہے۔

جواب:۔ نہیں امر نہیں کہنا چاہئے ملہم ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے سے ثابت شدہ شیئ کے متعلق اسکے دل میں القاء کیاجائے کہ کرے یا نہ کرے کوئی نیا امر ثابت نہیں ہو سکتا تشریع تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔

سوال ۳:۔ حضرت مجدد فرماتے ہیں صحو بغیر آمیزش سکر کے نہیں ہوتا۔

Marfat.com

جواب:۔یہ اولیاء کا صحو ہے خواص کا صحو۔

سوال ۴:۔اولیاء اللہ کے لئے اپنے کمالات کا اظہار بہتر ہے یا ستر۔

جواب:۔اخفاء ضروری ہے۔

سوال ۵:۔قرآن کریم میں ہے " امابنعمة ربک فحدث جواب:۔تحدیث نعمت سے یہ مراد نہیں کہ اپنے کمالات بیان کرتے پھرو تحدیث نعمت سے یہ مراد ہے اگر اللہ نے تمہیں مال دیا ہے تو اچھے کپڑے پہنو۔ علم دیا ہے تو عمل کرو دوسروں کو سکھاؤ۔

سوال ۶:۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں انا سید ولد آدم ولا فخر

جواب:۔ہاں بے شک انبیاء کا حکم بخلاف اولیاء کے ہے انبیاء کے لئے اظہار ضروری ہے کہ ان حضرات نے تشریع کرنی ہوتی ہے اور پہلے ثابت شدہ احکام کو منسوخ کرنا ہوتا ہے نیز انکا کہنا بحکم خداوندی ہوتا ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی

سوال ۷:۔اولیاء نے بعض وقتوں میں اظہار فرمایا ہے۔

جواب:۔یہ احیانا بضرورت و مجبوری ہو سکتا ہے۔

سوال ۸:۔الدر والجواھر میں امام شعرانی نے لکھا ہے کہ حضرت شیخ نے اس قول سے رجوع فرمالیا زمین پر رخسار رکھکر استغفار کی تھی۔

جواب:۔ہاں جب مقام فنا سے گزر گئے تو رجوع فرمایا۔

سوال:۔ کہتے ہیں کہ حضرت غریب نواز علیہ الرحمتہ نے بل علی راسی و عینی کھا۔

جواب:۔ میں اسکا جواب دے چکا ہوں کہ جب یہ قول مقام فنافی الرسول میں صادر ہوا تو اولیاء کا جھکنا حضور علیہ السلام کے سامنے تھا جیسے درخت سے انی انا اللّٰہ کی آواز۔

انتھی کلام قمر الاسلام

میں کہتا ہوں کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس قول سے آپکی افضلیت

Marfat.com

ثابت نہیں ہوتی اسلئے کہ ضروری نہیں کہ متجلی علیہ متجلی لہ سے افضل ہو بلکہ متجلی لہ افضل ہوسکتا ہے۔
جیسے درخت اور موسی علیہ السلام۔

مرآت العاشقین ص ۲۹۷

حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی علیہ الرحمہ نے فرمایا اعلی حضرت سیالوی خواجہ شمس الحق والدین رضی اللہ تعالی عنہ اپنے وقت کے غوث اعظم تھے۔

حاشیہ (۱)

یعنی وہ اس دور کا والی (حاکم) ہوتا ہے اور دوسرے اولیاء اس کے زیر حکم و تصرف ہوتے ہیں البتہ افراد دائرہ قطب سے خارج ہوتے ہیں نیز ممکن ہے کہ وہاں کوئی دوسرا

اس سے بھی افضل موجود ہو مگر کسی مصلحت کی وجہ سے والی اسکو مقرر کردیا گیا ہو۔ نیز حضرت شیخ کے ہم عصر اگر آپ کے زیرقدم تھے تو آپ بھی ان اقطاب کے زیر قدم تھے جو آپ سے قبل مقام قطبیت پرفائز ہوئے اور آپ نے ان کا زمانہ پایا۔ اگر کہا جائے کہ آپ افراد میں سے تھے اور آنے والے وقت کے قطب بھی لہٰذا آپ زیر قدمی سے خارج تھے تو یہی جواب آپکے ہم عصر افراد وادوار آئندہ کے اقطاب کیلئے کافی ہوگا صدور قول قدمی ہذہ چونکہ مقام فنا میں تھا لہٰذا اس وقت میں موجود لوگوں کا سر جھکانا کسی اور کیلئے تھا اور آپکا معاملہ شجر موسیٰ کا تھا۔

من المؤلف غفر له

Marfat.com

ارشادات قطب وقت شیخ الاولیاء حضرت میاں علی محمد خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین بسی شریف مزارپر انوار آستانہ عالیہ فریدیہ پاک پتن شریف فقیر راقم الحروف نے حضرت شیخ الاولیاء قدس سرہ سے حضرت شیخ جیلی قدس سرہ کے اس قول کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا

''ہمارے مشائخ کرام چشت اہل بہشت کسی سے کم نہیں بلکہ بڑھ کر ہیں''۔

حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کا مقام توبہت ھی بلند ہے

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ آپکو امام قرار دیتے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کے اس قول کو حضرت شیخ شہاب الدین سہرودی علیہ الرحمتہ نے از قبیل سکر قراردیا ہے۔

ارشادات حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ خواجہ محمد فخرالدین چشتی نظامی پاکپتنی قدس سرہ

''حضرت کا یہ قول حالت سکر میں صادر ہوا اور آپ اس زمانہ میں دیگر اولیاء سے افضل تھے نہ کہ تمام متقدمین و متاخرین اولیاء سے'' روایت حضرت مولانا محمد اکبر فخری بلوچ اور جناب صوفی چراغ الدین صاحب فخری

سلطان الاولیاء و المشائخ سیدنا حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

سلطان الاولیاء و المشائخ حضرت محبوب الٰہی شہنشاہ بحروبر زہدالانبیاء حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے

پیر ما پیر است مولانا فرید
ہمچو اودر خلق مولانا فرید

Marfat.com

کہ ہمارے پیر حضرت مولانا فرید ہیں کہ آپ جیسا اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں پیدا نہیں فرمایا۔ سبع سنابل شریف ص ۵۷ اسی کتاب کے ص ۶۱ میں ہے کہ حضرت خضر حضرت محبوب الٰہی کی محفل سماع میں آتے اور لوگوں کی نعلین کی حفاظت کرتے اور بارہا حضرت محبوب الٰہی یہ شعر پڑھا کرتے

از کاسہ رباب مرا نعمتے رسید
شد آفتاب ھر کہ ازو ذرہ چشید

یعنی کاسہ رباب سے مجھے بہت بڑی نعمت ملی جس نے اس سے ایک ذرہ چکھا آفتاب ہوگیا۔

ارشادات قطب الاولیاء حضرت خواجہ غلام فرید

مقابیس المجالس ص ۲۷۸ ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمہ میں ہے حضرت غوث پاک کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ سب اولیاء ہمعصر و ہم زمان حضرت کے زیر قدم ہو کر سرفراز ہوئے سوائے اولیائے مقدم (یعنی پہلے زمانے کے) اور اولیائے متاخر اور مبتدیاں اور سالکان کے جو ابھی انتہائے سلوک کو نہیں پہنچے تھے کیونکہ یہ لوگ اس حکم سے خارج ہیں اسوجہ سے کہ یہ حکم خاص ان منتہیوں کے لئے ہے جو آپ کے ہم عصر تھے خواہ مرتبہ میں حضرت شیخ کے برابر یا مساوی تھے یا مرتبہ میں کم مگر درجہ انتہاتک پہنچے ہوئے تھے ملخصا مقابیس المجالس ملفوظات حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمہ ص ۸۸۶ میں ہے کہ اس کے بعد راقم الحروف نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ اس سال ماہ جمادی الاول س ۱۳۱۷ میں جب حضرت ملتان تشریف لے گئے تو دیوان صدر الدین سجادہ نشین خانقاہ حضرت بندگی موسی پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ اور وہاں کے دوسرے لوگوں کے ساتھ حضرت غوث اعظم کے قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ پر حضور کے ساتھ گفتگو ہوئی تھی وہ کس طرح ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا وہ اسطرح ہے کہ جب میں ملتان شریف پہنچا تو دیوان صدر الدین صاحب اپنے دوستوں بھائیوں اور چند مولویوں کے ساتھ ملنے آئے ان کے ساتھ مختلف مضامین پر گفتگو ہوتی رہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ آپس میں مشورہ کر

Marfat.com

کے آئے تھے کہ مجھ سے یہ مسئلہ دریافت کریں۔

آخر چند متفرق باتوں کے بعد انہوں نے پوچھا کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے فرمایا کہ "قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه" کیا اس میں تمام مشائخ متقدمین اور متاخرین اور اس زمانے کے تمام اولیائے کرام شامل ہیں؟

میں نے کہا کہ مشائخ متقدمین اور متاخرین (یعنی جواولیاء کرام حضرت غوث اعظم سے پہلے اور بعد تھے) اس قول میں شامل نہیں ہیں۔ اور مشائخ ہم عصر خواہ وہ حاضر ہوں یا غائب سب شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں یہ دیکھا ہے کہ اس میں تمام اولیاء کرام شامل ہیں خواہ متقدمین ہوں متاخرین ہوں یا ہم عصر ہوں میں نے کہا مشائخ متقدمین میں تو حضرت غوث الاعظم کے پیران عظام بارہ امام اور صحابہ کرام بھی اولیائے اللہ تھے انبیاء نہیں تھے لہٰذا یہ کہنا کہ اس قول میں تمام اولیائے متقدمین شامل ہیں کمال بے ادبی ترجیح بلا مرجح اور دعوی بلا دلیل ہے اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ چونکہ حضرت غوث اعظم کے پیران عظام اور مشائخ طریقت اس وقت آپ کے ساتھ موجود اور ہم زمان تھے اسلئے ان کی گردنوں پر آپکا قدم مبارک۔ بالذات و بالاصالتہ آیا ہے اور متاخرین پر باتبع اور بالمعنی نہ کہ اصالة یا حقیقة اکثر کتب ملفوظات صحیح نہیں ہیں اور بلا تحقیق لکھی گئی ہیں میرے نزدیک ان کی سند قابل اعتبار نہیں ہاں اگر یہ بات معتبر اور مستند کتابوں مثل نفحات الانس اخبار الاخیار' اور مکتوبات امام ربانی میں درج ہے تو میں ماننے کے لئے تیار ہوں۔

حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی قدس سرہ العزیز متوفی ۱۱۴۶ھ

سے سوال کیا گیا کہ بعض اولیاء کلمہ عینیت اور بعض لواء (پرچم) محمد ﷺ سے بھی اوپر اپنا لواء رکھنے کا دعوی کرتے ہیں۔ اور حضرت ایشاں (مجدد الف ثانی) کی طرف سے بھی ایک بات کہی جاتی ہے کہ میں نے اپنا مقام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

بھی بلندی پر پایا اور حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی کی طرف سے بھی یہ کلمہ مشہور ہے کہ میرا یہ قدم اللہ کے تمام ولیوں کی گردن کے اوپر ہے۔ کیا آپ اس قسم کی مثالوں کو متشابہات میں سے گنتے ہیں۔ یا ممکنات میں سے آپ جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ایں ہمہ اقوال متشابہات اند۔ کہ بے تاویل یا تسلیم راہبر با مقصود نمی شوند۔ یہ تمام اقوال متشابہات میں سے ہیں کیونکہ تاویل کے بغیر یا سیدھی طرح مان لینے سے مقصود تک نہیں پہنچاتے۔ حضرت غوث پاک کے قول کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قول ثانی میں جو حضرت غوث الثقلین سے منقول ہے تمام صحابہ اور امام مہدی پر فضیلتؑ لازم آتی ہے حالانکہ امام مہدی کی افضلیت بموجب حدیث و اجماع جمہور بعد از صحابہ جمیع اولیائے امت پر تاقیامت ثابت و مقرر ہے۔ اور اسکی مخالفت ایک متقرر و مسلم امر کی مخالفت ہے۔ اور یہ بدعت و ضلالت ہے۔ عزیز من! حضرت غوث امام مہدی کی اپنے اوپر فضیلت کو ھرگز برا نہیں جانتے اور آپ کیسے برا سمجھیں کہ بوجہ تعلیم علم لدنی انکی افضلیت کو جانتے ہیں اور آپ اس چیز کا بھی علم رکھتے ہیں کہ امام مہدی کی فضیلت پر احادیث وارد ہوئی ہیں اور خود انکی فضیلت پر کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی

سوال:۔ اگر ان بزرگوں کو ماننے والا کوئی شخص ان چاروں باتوں کا قائل ہو اور عبارت کے ظاھر پر عقیدہ رکھتا ہو اور اسکو فرط عقیدت کا نام دے تو اسکے بارے میں کیا حکم ہو گا؟

جواب:۔ یہ فرط محبت نہیں بلکہ فرط حرص و ہوا ہے اور اپنے پیر کی مخالفت کرنا اس سے بدی کرنا ہے اور اس بات میں انکی ناراضگی ظاھر۔ مشکل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی طرح پیرو کاروں کے عقیدوں سے خود پیشوا بھی زیر عتاب آجاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ خدا مانو تو متبوع سجدہ میں گر کر نجات چاہیں گے اور کہیں گے تیری ذات پاک ہے کہ ہم نے انہیں تیرے اس حکم کے سوا کچھ نہیں کہا کہ اللہ کی عبادت کرو جو

Marfat.com

ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ اسلئے ھر پیروکار پر لازم ہے کہ انکی اطاعت کرے اوراس بات کی تصدیق کرے جس پر انکے متبوع ہیں کہ انکے متبوع حق پر ہیں۔ جس میں باطل کا کوئی دخل نہیں یا اسکی کوئی ایسی تاویل کریں جو انہیں صراط مستقیم کیطرف ہدایت دے۔

سوال:۔ چونکہ ایسی باتوں سے چھٹکارا شاذو نادر ہی ہوتا ہے اسلئے ان چاروں اقوال سے جو کچھ مقصود ہے ان کی تاویل بیان فرمائیں۔

جواب:۔ حضرت غوث پاک کے قول کی تاویل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت حماد نے فرمایا کہ یہ بچہ اپنے وقت کے تمام اولیاء پر فضیلت رکھے گا۔ کہ ایں طفل بر ہمہ اولیائے وقت خود فضل خواہد یافت۔ اسی طرح حضرت شیخ العالم بابا فرید الدین گنجشکر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ نے بھی اس قول کو اسوقت کے ساتھ خاص فرمایا لکھتے ہیں ازیں دو قول اکابر معلومشد کہ قدم ایشاں برگردن اولیائے آں وقت بودہ وبعد آں نہ۔ کہ ان دو اکابر اولیاء کے اقوال سے معلوم ہوگیا کہ آپ کا قدم اسوقت کے اولیاء کی گردن پر تھا اور اسکے بعد نہیں مزید لکھتے ہیں۔ وھر کہ از مرتبہ غوثیت گزشتہ وبامرتبہ امامت پیوست برابر ایشاں باشد بلکہ فوق ایشاں سبحان اللہ چہ کوتاہ اندیشی است کہ حصر مراتب عروج تامرتبہ غوثیت مے کنند و ازمرتبہ امامت کہ فوق غوثیت و مرتبہ خلافت کہ فوق مرتبہ امامت است جاہل اند۔ عزیز من! ایشاں مخاطب با حضرت غوث اند نہ با امام و خلیفہ (تا) وھر ولی کہ غیر صحابہ کرام و غیر حضرت امام مہدی است و از مرتبہ غوثیت گزشتہ باکمالات امامت یا خلافت رسیدہ امامت یا خلافت خفی دار دو خلافت جلی خاصہ حضرات اصحاب کرام و بعد ایشاں نصیب حضرت امام مہدی است پس باید فہمید کہ ھر گاہ آں ولی کہ باخلافت خفی بہرہ منداست از آں کس کہ باغوثیت منصوب آمدہ اگرچہ حامل دو منصب باشد یعنی قطبیت و غوثیت اعلی و افوق شد۔

Marfat.com

ترجمہ۔ اور ہر وہ شخص جو مرتبہ غوثیت سے گزر کر مرتبہ امامت پر پہنچ گیا (اس زیر قدمی سے باہر ہے اور جائز ہے کہ غوثیت سے اوپر کے مرتبہ اور مقام میں انکے برابر ہو بلکہ ان سے بھی اعلی و افضل ہو سبحان اللہ کیسی کوتاہ اندیشی ہے کہ مراتب عروج کو مرتبہ غوثیت میں منحصر کر دیتے ہیں اور مرتبہ امامت سے جو غوثیت کے اوپر ہے اور مرتبہ خلافت سے جو مرتبہ امامت سے بھی برتر ہے جاہل ہیں۔ عزیز من وہ مخاطب باغوث ہیں نہ بامام و خلیفہ آگے لکھتے ہیں کہ مرتبہ خلافت و امامت دو قسم پر ہے جلی و خفی اور ھر ولی صحابہ کرام اور امام مہدی کے بغیر جب مرتبہ غوثیت سے گزر کر کمالات امامت یا خلافت تک پہنچتا ہے تو امامت یا خلافت خفی رکھتا ہے۔ خلافت جلی حضرات اصحاب کرام کا خاصہ ہے اور انکے بعد حضرت امام مہدی کو نصیب ہو گی۔ پس سمجھناچاہئے کہ ہر گاہ وہ ولی جو خلافت خفی سے بہرہ مند ہے اس شخص سے اعلی اور بالا تر ہے جو غوثیت کے منصب پر ہے اگرچہ دو منصب کا جامع ہے یعنی قطبیت باغوثیت تو اس خلیفہ جلی کی شان کیا بیان کی جائے جو خلفائے راشدین کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔ اور اس کا فضل شان احادیث میں مذکور و مرقوم ہے۔

مجموعۃ الاسرار ص ۱۳۵ تا ۱۴۱ مکتوبات حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی علیہ الرحمہ۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب انوار الاقتباس ص ۱۳۵ اقوال حکمت نمبر۹ میں بیان کرتے ہیں فرمایا ایک روز دو آدمی آپس میں بحث کرتے تھے ایک کہتا تھا کہ حضرت شیخ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث الاعظم قدس سرہ سے افضل ہیں اور دوسرا حضرت غوث پاک کو شیخ پر فضیلت دیتا تھا۔ میں نے کہاکہ ہم کو نہ چاہئے کہ بزرگوں کی ایک دوسرے پر فضیلت بیان کریں اگرچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

Marfat.com

وفضلنا بعضهم علی بعض

جس سے ثابت ہوا کہ واقع میں تفاضل ہے لیکن ہم دیدہ بصارت نہیں رکھتے اس واسطے مناسب شان ہمارے نہیں کہ محض رائے سے ایسی جرائت کریں۔ البتہ مرشد اپنے کی اسکے معاصرین پر فضیلت باعتبار محبت کے دینا مضائقہ نہیں کیونکہ ھر شخص کو اپنے باپ کی محبت چچا سے زیادہ ہوتی ہے اور اس میں آدمی معذور ہے اس پر اس آدمی نے دلیل پیش کی کہ جسوقت حضرت غوث پاک نے فرمایا

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ تو حضرت معین الدین نے فرمایا بل علی عینی یہ ثبوت افضلیت حضرت غوث پاک کا ہے۔ میں نے کہا اس سے تو فضیلت حضرت معین الدین چشتی اجمیری کی حضرت غوث پاک پر ثابت ہو سکتی ہے نہ برخلاف اسکے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت غوث پاک اسوقت مرتبہ الوھیت یعنی عروج میں تھے اور حضرت شیخ مرتبہ عبدیت یعنی نزول میں اور نزول کا افضل ہونا عروج سے مسلم ہے انوار الاقتباس ص ۱۳۵ اقوال حکمت نمبر ۹ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ شمائم امدادیہ ص ۴۳

حضرت میاں میر قادری لاہوری

فرماتے ہیں اہل تحقیق جو فی الواقع اپنے مطالب اور مرادں کی انتہا کو پہنچے ہیں ان سے مختلف کلمات ظاہر ہوئے ہیں۔ جیسا شیخ حسین منصور سے انا الحق اور شیخ بایزید سے سبحانی ما اعظم شانی اور مافی جبتی سوی اللہ اور شیخ عبدالقادر گیلانی سے قدمی علی رقبۃ کل ولی اللہ ظاہر ہوا ان سب کے مجمل معنی یہ ہیں کہ میں خود بالذات حق ہوں۔ ان سب کی نظر اس اصلی لامحدود وجود پر پڑی۔ اور جب اس لا محدود میں اپنے محدود وجود کو کھو بیٹھے تو ایسی حالت میں اگر وہ انا الحق کہیں تو اس سے مراد وہی لا محدود وجود ہے ان کی نظروں میں وہی ذات پاک کا نقشہ ہے۔ الحمد للہ علی کل حال

Marfat.com

کہ ہمارے فقیروں کا مشرب اسی مطلب اعلی کو پہنچنا ہے۔ سکینتہ الاولیاء ص ۱۴۱ مکتوب حضرۃ میاں میر لاہوری تصنیف شہزادہ محمد دارا شکوۃ قادری'

بقیتہ السلف حضرۃ خواجہ احمد علی دامت برکاتہم
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت خواجہ
غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن شریف

اس قول کا تعلق صرف اولیاء آں عصر سے ہے نہ کہ جمیع متقدمین و متاخرین سے ہمارے اکابر مشائخ کرام منجملہ نائب رسول اللہ حضرت خواجہ خواجگان غریب نواز اجمیری قدس سرہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ حضرت زہد الانبیاء فرد الافراد بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہ حضرت سلطان الاولیاء و المشائخ سیدنا خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہ ۔ حضرت خواجہ شاہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے بھی افضل و اعلی مراتب پر فائز تھے۔ ہمارے سلسلہ عالیہ چشتیہ سے وابستہ تمام مشائخ کا یہی عقیدہ و نظریہ ہے۔ اور یہی برحق و مبنی برحقیقت ہے۔

مولانا شاہ رکن الدین الوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

سوال:۔ اس جگہ یہ بھی بتلا دیجئے کہ صحابہ اور آئمہ اطہار کے بعد اولیاء اللہ کے اندر کس کو سب پر فضیلت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جمیع اولیاء پر فضیلت حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو ہے۔ اس واسطے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تمام اولیاء کی گردنوں پر میرا قدم ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام اولیاء پر فضیلت حاصل ہے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر جس قدر تمام اولیاء اللہ پر اللہ پاک نے

Marfat.com

نیکی کی ہے تنہا تمہارے پیر پر (یعنی میرے اوپر) کی ہے اور جس قدر سب پیروں کے مریدوں پر نیکی کی ہے تنہا تمہارے اوپر کی ہے (یعنی میرے مریدوں پر) اسی طرح ہر ایک پیشوا یان طریقت کی نسبت ایسی فضیلت ثابت کرتا ہے جس میں مقصود دوسروں کی تنقیص ہوتی ہے۔ اس بارے میں اسلم و احوط عقیدہ کیا ہونا چاہئے؟

جواب:۔ بھائی فضیلت دو قسم کی ہوتی ہے جزئی اور کلی۔ جزئی فضیلت ایک کو دوسرے پر ہوا ہی کرتی ہے۔ کلام فضیلت کلی میں ہے اور فضل کلی زیادتی قرب الٰہی کی ہے اور یہ امر باطنی ہے اس پر اطلاع قطعی طور سے بجز قرآن اور حدیث کے کیونکر ہو اور قرآن و حدیث اس افادہ قطعیت سے ساکت کیونکہ ان حضرات کے وجود قرآن اور سنت کے بعد ہوئے رہا کشف وہ محتمل خطا۔ اسی واسطے مخالف پر حجت نہیں اور اقوال مریدین کے خالی غلو محبت پیرون سے نہیں اعتبار سے ساقط پس طریق اسلم اور احوط یہ ہے کہ علم الٰہی کے سپرد کرے اور یہ سمجھے کہ ھر بزرگ اپنی شان میں یکتا ہے اس سے فردیت اور یکتائی بھی ثابت ہو گئی کیونکہ جو جس شان اور صفت کا مظہر ہے دوسری شان اور صفت کا مظہر ہو نہیں سکتا اس سے نہ کسی کی تفضیل ہوئی نہ تنقیص اور ان حضرات کے مقولوں کی تاویلیں کی جائیں جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت غوث پاک کے کلام مبارک کی تاویل کی ہے یعنی یہ جو آپ نے فرمایا میرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے یہ کل استغراقی نہیں ہے ورنہ متقدمین میں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور متاخرین میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بھی شامل ہو گا حالانکہ ان حضرات کی فضیلت تمام اولیائے امت پر قطعی ہے پس اس کلام سے مراد اس وقت کے اولیاء اللہ ہونگے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی زبدۃ الآثار میں اکثر مشائخ کے اقوال قید زمانہ کے ساتھ ہی تحریر فرمائے ہیں۔ اس طرح اور حضرات کے مقولوں کو بھی مووّل سمجھا جائے کسی کی تنقیص نہ

Marfat.com

کی جائے اور سب کی بزرگیوں کا معتقد رہے اور سب کو اپنا پیشوا جانے اور ان فضولیات سے اپنی زبان کو روکے کہ یہ ضروریات دین میں داخل نہیں ہکذا فی کلمات طیبات ص ۱۰۴ تا ۱۰۵ رکن الدین حصہ دوم توضیح العقائد۔

شہزادہ محمد داراشکوہ قادری مرید و خلیفہ

حضرت میاں میر قادری ؒ

حسنات العارفین کے ص ۲۸ پر رقمطراز ہیں۔

شطح حضرت غوث الاعظم نے فرمایا کہ مردوہ ہے جو قضا و قدر سے منازعت کرے نہ وہ کہ قضا و قدر سے موافقت کرے حضرت غوث الثقلین نے فرمایا کہ مجھ کو کہتا ہے اے میرے عزیز تو آسمان و زمین میں یگانہ ہے اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور نیز فرمایا کہ زہد ایک ساعت کا عمل ہے اور ورع دوساعت کا اور معرفت ہمیشہ عمل میں رہنا ہے یعنی معرفت عمل لا متناہی ہے اورنیز آں حضرت نے فرمایا

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ

یعنی یہ میرا قدم تمام ولیوں کے کندھے پر ہے یہ شطح بہت بڑی ہے۔ اور میرے پیر حضرت شیخ میر قدس سرہ فرماتے تھے کہ مراد قدم سے طریقہ ہے اور آگے چل کر طریقہ سے مراد توحید بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا خذ التوحید التوحید اجماع الکل اور مراد اجماع کل سے اتفاق اولیاء و انبیاء ہے۔ نیز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؓ نے فرمایا من اردالعبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللّٰہ یعنی جس نے معرفت کے بعد عبادت کی اس نے خدا کا شریک ٹھرایا یہیں شہزادہ داراشکوہ نے شیخ منصور بایزید .سطامی وغیرھما اولیاء کی شطحیات کا بھی ذکر کیا یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا یہ قول بھی انا الحق انا اللّٰہ لوائی ارفع من لواء محمد کے قبیل سے ہے۔

قطب وحید سیدنا خواجہ غلام فرید قدس سرہ

اولیاء کرام کے سکر و مستی و شطحیات کے کلمات ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے

Marfat.com

ہیں۔

حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے واصل باللہ ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا پس اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔ نیز فرمایا اگر میں راز کو مردہ پر ڈالوں تو وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو میرا نقارہ آسمان میں بجتا ہے اور زمین ریزہ ریزہ ہو گئی۔ میرے جھنڈے پہاڑوں پر گڑے ہوئے ہیں اور نیز فرمایا۔ میرا یہی قدم ہر ولی اللہ تعالیٰ کی گردن پر ہے۔

فوائد فریدیہ ص ۸۱

حضرت شاہ رؤف احمد خلیفہ اجل شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی قدس سرہ

حضرت ایشاں فرمود ند کہ جناب حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند و حضرت شیخ محی الدین :یلانی و حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت شیخ شہاب الدین سہرودی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہر یک ازیں اکابراں مصدر اسرار الٰہی است و مظہر انوار نا متناہی یک رابر دیگرے فضل دادن نشاید و کمال یکرا فوق کمال دیگرے دانستن زیبا نمے نماید مثل ایں بزرگواراں مثل آئینہ ہاست کہ مختلف الالوان باشند مثلا چہار آئینہا اند کہ یکے سرخ است و دومے سبز سومے زرد و چہارمے سفید و درہر یک عکس آفتاب منجلی است و شعشان و انوار و حدت شمس ہویدا پس در پر تو آفتاب ہمہ مساوی اند اگرچہ تغایر در رنگ است امادر فیض آفتاب ہریک ازدیگرے ہم سنگ است دررالمعارف ص ۵۴ و ص۵۵

حضرت نے فرمایا کہ جناب حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندو حضرت شیخ محی الدین جیلانی و حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت شیخ شہاب الدین سہرودی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ان اکابرین میں سے ہر یک مصدر اسرار الٰہی و مظہر انوار نا متناہی ہے ایک کودوسرے پر فضیلت نہ دینی چاہیے کہ ایک، کے کمال کو دوسرے کے کمال سے فوق جاننا زیبا نظر نہیں آتا ان بزرگوں کی مثال مختلف الالوان آئینوں کی ہے مثلا چار آئینے ہیں ایک

Marfat.com

سرخ دوسرا سبز تیسرا زرد چوتھا سفید ہر ایک میں عکس آفتاب منجلی اور انوار وحدت شمس ہویدا ہیں پر تو آفتاب میں سب مساوی ہیں اگرچہ ہر ایک کے رنگ میں تفاوت ہے مگر فیض آفتاب میں ہر ایک دوسرے کے ہم سنگ و ہم وزن ہے۔

ارشادات شیخ المشائخ محمد المغربی الشاذلی قدس سرہ العزیز

شیخ المشائخ سیدی محمد المغربی الشاذلی قدس سرہ العزیز نے اپناواقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ حج کیلئے گیا جب مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو ایک دن نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوت و التسلیمات کی قبر شریف کی زیارت کرتے ہوئے میں نے شیخ محمد البکری علیہ الرحمتہ کو دیکھاوہ اسوقت مسجد نبوی میں تدریس کا کام کرتے تھے گفتگو کے درمیاں انہوں نے فرمایا کہ مجھے ابھی حکم ہوا ہے کہ میں کہوں قدمی هذه علی رقبة کل ولی للّٰہ تعالٰی مشرقا کان اومغربا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں تو مجھے علم ہوگیا کہ ان کو قطبیت کبری کا مقام عطا کر دیا گیا ہے۔

فبادرت الیه مسرعا وقبلت قدمیه و اخذت علیه المبایعة پس میں نے ان کی طرف جلدی سے بڑھ کر ان کے مبارک قدموں کو چوم لیا اور بیعت ہوگیا۔ عمدة التحقیق علی حاشیة روض الریاحین ص ۳۷۷ سطر ۱ تا ۶ مطبوعه مصر للعلامہ ابراھیم مالکی جامع کرامات الاولیا ص ۳۰۴ ج ۱۔ افضل الصلوۃ ص ۱۴۶۔ للعلامہ النبھانی منقول از "ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت" مصنفہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی۔

افضل الصلوة علی سید السادات ص ۱۴۶ کی عبارت یہ ہے فان سیدی محمدا هذا کسیدی عبدالقادر الجیلی فی عصره من حیث الناطقیة عن المرتبة قال صاحب عمدة التحقیق قال فی الکواکب الدری و من کراماته یعنی سیدی محمدا البکری

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه حج سنة من السنين و زار قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما جلس بين الروضة و المنبر خاطبه النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاها و قال له بارک اللّٰه فيک وفی ذريتک ثم قال قال الشيخ محمد المغربی الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نفعنا ببرکته انه حج سنة من السنين الی بيت اللّٰه الحرام و کان بالحج الشريف الشيخ محمد البکری قال فذهبت الی المدينة المنوره علی ساکنها افضل الصلوة والسلام فدخلت يوما ازور قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوجدت الشيخ محمد البکری بالحرم النبوی وقد عمل درساقال فی اثنائه امرت ان اقول آلان قدمی هذه علی رقبة کل ولی للّٰه تعالٰی مشرقا کان اومغربا وعلمت انه اعطی القطبانية الکبری وهذا لسان حالها فبادرت اليه مسرعا وقبلت قدميه واخذت عليه المبايعة ورايت الاولياء تتساقط عليه الاحياء بالاجسام والاموات بالارواح انتهی

روایت

بقیۃ السلف حجۃ الخلف۔ حضرت خواجہ سید مسلم
النظامی نبیرہ حضرت گنج شکر قدس سرہ خواہر زادہ
حضرت سیدنا محبوب الٰہی قدس سرہ لا زالت
شمس فیضہ طالعتہ از شیخ الاولیاء فرید العصر
حضرت سیدنا خواجہ میاں علی محمد خان
قدس سرہ (بسی شریف)

حضرت سیدی ومرشدی میاں صاحب قبلہ حج سے واپس تشریف لائے تو حضرت کے ساتھیوں نے حضرت پر دوران طواف ایک عجیب وغریب کیفیت کے ورود کا اپنی اپنی

Marfat.com

استعداد اور انداز میں ذکر کیا چنانچہ میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں خود حضرت سے ہی اس کیفیت کے بارے میں دریافت کروں میرے کئی بار استفسار کرنے کے بعد حضرت وضو کر کے باہر نکلے تو کھڑے ہوگئے مجھے بلایا اور فرمایا مسلم نظامی عجیب و غریب واقعہ وہاں حج میں پیش آیا تم پوچھ رہے تھے کوئی ایسی بات ہوتو بتاؤ۔ ہم طواف کرتے تھے یہ فرما کر میاں صاحب پر گریہ طاری ہو گیا اور بھرائی ہوئی آواز میں انہوں نے کہنا شروع کیا۔ ہم طواف کرتے تھے لیکن حجاب وجود جو تھا حجاب ہستی جو تھا وہ رفع نہ ہوا تو ہم نے بزرگوں سے استمداد شروع کی طواف کرتے رہے یہ کہہ کر پھر میاں صاحب پر گریہ طاری ہے اتنے میں حاجی فضل اللہ مرحوم حضرت کا خادم آگیا۔ حضرت نے اسے سختی کے ساتھ فرمایا جاؤ بات کرنے دو اور فرمایا یہا تک کہ ہم نے بہت سے بزرگوں کیطرف توجہ کی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کیطرف بھی توجہ کی۔ مگر حجاب رفع نہ ہو سکا۔ پھرمیں نے حضرت غریب نواز خواجہ خواجگان اجمیری قدس سرہ کیطرف توجہ کی یہ فرما کر آپ پر اسقدر گریہ طاری ہوا کہ زور زور سے رونا شروع کر دیا اور مجھ پر بھی بے اختیار گریہ طاری تھا پھر فرمایا بس حضرت کے توجہ کرنے سے ایسا معلوم ہوا کہ تمام حجابات رفع ہو گئے اور بس وہ ہی وہ رہا پھر فرمایا سبحان اللہ خواجہ خواجگان کی کیا بات ہے۔

خواجہ خواجگان معین الدین　　فخر کون و مکاں معین الدین

عمدۃ العارفین حضرت خواجہ عبدالرزاق نقشبندی علیہ الرحمہ

من مسمی امام الدین شاہ نعت خوان ساکن بصیر پور سندھ کے دورہ میں اپنے پیرو مرشد عمدۃ العارفین حضرت خواجہ سائیں عبدالرزاق علیہ الرحمہ کے ساتھ تھا۔ نواب شاہ میں ایک مجلس کے اندر میں نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک نظم پڑھی جس کے ایک شعر کا مفہوم یہ تھا کہ آپ کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ جب میں نظم مدحیہ پڑھ کر فارغ ہوا تو آپ نے مجھے اپنے پاس بلالیا اور فرمایا ہر دور میں ایک غوث ہوتا ہے جسکا قدم اپنے زمانہ کے اولیاء پر ہوتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا قدم بھی اپنے زمانہ کے اولیاء پر تھا نہ کہ جمیع

Marfat.com

متقدمین و متاخرین پر

سیرت غوث اعظم مولفہ مولانا ابوالبیان محمد داؤد فاروقی نقشبندی مجددی

میں ص ۸۶ پر موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آپ کے اس ارشادکے صحیح معنے کیا ہیں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اکثر حلقہ بگوشان آپ کے حق میں بہت غلو کرتے ہیں اور محبت میں افراط سے کام لیتے ہیں یہ لوگ اولیائے متقدمین و متاخرین کو اس حکم میں داخل کرتے ہیں جو خلاف صواب ہے۔ بلکہ یہ حکم صرف اولیائے وقت کے ساتھ خاص ہے اولیائے متقدمین کے حق میں کیسے جائز ہو سکتا ہے جن میں صحابہ کرام اور خلفائے اربعہ بھی شامل ہیں جنکی فضیلت احادیث سے تمام اولیاء اللہ پر ثابت ہے اور اولیائے متاخرین میں کیسے جائز ہو سکتا ہے جنمیں حضرت مہدی علیہ السلام بھی شامل ہیں جنکے آنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دیکر امت کو انکے وجود کی خوشخبری دی ہے اور انکے حق میں خلیفۃ اللہ فرمایا ہے اور ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام جو اولوالعزم نبی ہیں کیا یہ صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء صوفیاء نے بھی اس حکم کو صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص کیا ہےاسچنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح فتوح الغیب فارسی کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ حکم صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں

" باید دانست کہ ایں حکم مخصوص باولیائے آں وقت است اولیائے ماتقدم وماتاخر ازیں حکم خارج اند" جاننا چاہیے کہ یہ حکم صرف اسی وقت کے اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے اولیائے متقدمین و متاخرین اس حکم سے خارج ہیں (مکتوب دوصد ونووسوم جلد اول) اب رہ گئے قدم کے معنی سو اس کے متعلق شیخ محمد بن یحی التادفی الحنبلی مصنف قلائد الجواھر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ قدم کے یہاں پر حقیقی معنے مراد نہیں بلکہ مجازی مراد ہیں چنانچہ شان ادب بھی اس امرکی مقتضی ہے قدم سے مجازا طریقہ بھی مراد

Marfat.com

ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے۔
فلان علی قدم[۲] حمید ای طریقتہ حمیدۃ یعنی فلاں شخص قدم حمید پر ہے یعنی طریقہ حمیدہ پر ہے۔ اب آپ کے اس قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ کے معنے واضح ہو گئے کہ آپکا طریقہ۔ آپ کی فتوحات اپنے وقت کے اولیاء کے طریقوں اور فتوحات سے اعلی و ارفع اورانتہائے کمال کو پہنچا ہوا ہے شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام نے بھی آپکے اس قول کو اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص کر کے اسکا یہی معنی لکھا ہے واللّٰہ اعلم بالصواب

حاشیہ:۔

۱۔ (بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ سکری حالت کے کلمات تھے چنانچہ عوارف المعارف میں شیخ شہاب الدین سہروردی جو حضرت غوث الاعظم کے محرموں اور مصاحبوں میں سے تھے لکھتے ہیں کہ یہ حالت سکریہ کے کلمات تھے واللہ اعلم بالصواب من مصنف السیرت

۲۔ لفظ قدم طریقہ طریق یا صراط بولکر عمل کردار و دین مراد لیا جاتا ہے تو آپکے اس قول کا معنی یہ بنا کہ میرا یہ عمل و کرادار جو کہ شریعت مصطفیٰ ﷺ و سنت حبیب کبریا کے مطابق ہے سب اولیاء اللہ پر لازم ہے اور جس دین پر میں ہوں اسی کو اختیار کرنا سب پر ضروری ہے۔ یہ ساری امت کا متفقہ معنی ہو گا جس پر سارے کے سارے اختلافات ختم ہو جائینگے چنانچہ اس وقت کے اولیاء کرام کے سر جھکانے کا مفہوم یہ ہو گا کہ سب نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ہاں ہم سب پر شریعت مصطفوی کے مطابق عمل کرنا لازمی ہے اور کوئی شخص صراط مستقیم و طریق سوی پر چلے بغیر کامیاب وکامران نہ ہو سکے گا۔ البتہ بہت سے اعمال میں یہ لوگ اپنے شیخ کی متابعت نہیں کرتے مثلا رفع الیدین فی الصلوۃ فاتحہ خلف الامام آمین بالجہر نیز بجو گوہ اور دریائی جانوروں کی حلت اور رفض تقلید وغیرھا مسائل لہذاقدم سے مراد صرف اعتقادیات و صوم و صلوۃ تسبیح و تہلیل صدقات و خیرات وغیرھا اعمال حسنہ ہی ہونگے قرآن کریم میں ہے افتزل قدم بعد ثبوتھا نیز فرمایا وبشر الذین آمنوان لھم قدم صدق عند ربھم)

Marfat.com

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ محقق نے شرح فتوح الغیب میں جابجا وقت کی قید لگا کر اس قول کا آپکے وقت کیساتھ موقت و مخصوص ہونا واضح فرما دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

کل اولیائے وقت را در خفادہ انفاس وظل قدم ودائرہ امر اوگزاشت شرح فتوح ص ۴ آگے لکھتے ہیں

وجمیع اولیائے وقت از حاضران و غائبان قریب و بعید و ظاہر و باطن گردن اطاعت و سر انقیاد نہادند (الی ان قال) فھو قطب الوقت شرح فتوح الغیب ص ۴ یہاں بھی وقت کی قید لگائی اور یہ بھی بتا دیا کہ قطب وقت ہونے کیوجہ سے آپکو یہ مقام ملا۔ نیز لکھتے ہیں۔قدم برگردن اولیائے وقت نہاد

شرح فتوح الغیب ص ۱۳

یہاں بھی وقت کی قید موجود ہے۔ مزید لکھتے ہیں

ہیچ کس از اولیائے وقت مانند و انبازے تو نتواند شد وقدم تواز ہمہ پیشتر قطبم من وقطب رامراتب ایں است

کہ اولیائے وقت میں سے تیرا کوئی مماثل نہیں اور تیرا قدم سب سے آگے ہے میں قطب ہوں اور قطب کے مراتب یہی ہیں شرح فتوح الغیب ص ۲۳ اب تو غوث پاک نے خود واضح فرما دیا کہ ہر قطب کے ایسے ہی مراتب ہوتے ہیں آگے لکھتے ہیں۔ مہر کردہ میشود در زمانے تو مرتبہ ولایت۔ شرح فتوح ص ۲۳ تیرے زمانہ میں تجھ پر مرتبہ ولایت کی مہر کی جائے گی۔

یہاں بھی زمانے کی قید موجود ہے۔ اس سے آگے شیخ عبدالحق فیصلہ کن بات لکھتے ہیں و بحقیقت وے رضی اللہ عنہ ایں ہمہ احوال ومقامات بدایات و نہایات خود فرمودہ است و اولیاء و اقطاب امت رادر ہر وقت و زمان نیز می باشد شرح فتوح الغیب ص ۲۵ کہ درحقیقت

Marfat.com

آپنے اپنے ہی احوال بدایات و نہایات بیان کئے ہیں۔ اور اولیاء واقطاب امت کیلئے بھی ھر وقت اور زمانے میں (یہ احوال) ہوتے ہیں۔

قطب وقت حضرت علی الخواص رضی اللہ عنہ

الدرر والجواھر ص ۳۱۱ میں ہے کہ

حضرت علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بلغنا ان الشیخ عبدالقادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما حضرته الوفات وضع خده علی الارض فقال هذا هو الحق الذی کنا عنه فی حجاب الادلال فشهد علی نفسه بان مقام الادلال الذی کان فیه نقص بالنسبة الی حاله الذی ظهر له عند الموت فقلت له فی هذا دلیل علی عدم صحة امره بالتصریف والادلال کما هو مشهور بین اهل خرقته فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعم لو کان اذن له فی ذلک ماوقع منه ندم ولکن من شدة صدقه تمم اللّٰه علیه حاله فمات علی کمال حال ثم قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعندی تلمیذه الشیخ ابوالسعود بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اتم حالا من الشیخ عبدالقادر لانه لم یزل محفوظامن الادلال والتصریف ملازمللعبودیة مع الانفاس حتی مات فقلت له فصح قول الطائفة بدایة التلمیذا ذا صدق نهایة الشیخ فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعم

یعنی ہمیں یہ بات پہنچی کہ بلا شبہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر جب وقت وفات آیا تو آپ نے اپنا رخسارہ زمین پر رکھ دیا پس کہا یہی وہ حق ہے جس سے ہم حجاب ادلال میں تھے تو آپ نے اپنے آپ پر اس بات کی شہادت دی کہ وہ مقام ادلال جس میں آپ تھے نقص ہے بنسبت آپ کے اس حال کے جو بوقت وفات آپ پر ظاھر ھوا۔ تو میں نے عرض کی کہ اس میں اس بات کے غیر صحیح ہونے کی دلیل ہے کہ آپ کو تصریف و ادلال کا امر دیا گیا ہے جیسا کہ انکے اہل سلسلہ میں مشہور ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں اگر آپ کو اس کا اذن ہوتا تو آپ سے ندامت واقع نہ ہوتی لیکن شدت صدق کیوجہ سے

Marfat.com

اللہ نے آپ کے حال کی تتمیم فرمادی تو کمال حال پر فوت ہوئے پھر آپ نے فرمایا کہ
میرے نزدیک آپ کے تلمیذ شیخ ابوالسعود بن شبل

Marfat.com

شیخ عبدالقادر جیلانی سے حال کے اعتبار سے اتم تھے اس لئے کہ آپ اولال و تصریف سے ہمیشہ محفوظ رہے اور ساری زندگی عبودیت کو لازم پکڑے رکھا حتی کہ فوت ہو گئے۔ میں نے آپ کو کہا تو ایک جماعت کا یہ قول درست ہے کہ سچے تلمیذ کی ہدایت شیخ کی نہایت سے ہوتی ہے تو آپ نے کہا ہاں۔

خواجہ شاہ محمد سلیمان پھلواری رحمۃ اللہ علیہ

شاہ محمد سلیمان قادری چشتی پھلواری رحمۃ اللہ علیہ شمس المعارف مکاتیب حضرت شاہ صاحب مذکور ص ۱۷۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔

قدماء میں شاذو نادر اور متاخرین اولیاء میں بکثرت دعاوی اور ان میں تفرد پایئے گا مگر اس وجہ سے ان کی بزرگی اور عظمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

پیرزادے عموماً جب اپنے اسلاف کے خلاف کسی بزرگ کا قول سنتے ہیں تو فقط تعجب و سکوت ہی سے کام نہیں لیتے بلکہ طعن و تشنیع تک نوبت پہنچ جاتی ہے یہ ان کی کم علمی و قلت نظر کے بسبب ہے ہاں یہ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہمارے سلسلہ سہروردیہ و چشتیہ کے بزرگان نے اپنے معارف و حقائق کے ضبط پر ہمیشہ قابو کئے رکھا اور حضرت نصیرالدین چراغ دہلی تک کبھی کسی بزرگ کی زبان مبارک سے ایسے کلمات نہ سرزد ہوئے جن سے جماعت صوفیاء میں اختلاف کی گنجائش ہو معارف توحید بھی پردہ خفا میں تھے۔

الا لا هله وهو بلسان القلب لا بلسان القلم۔

بجز اہلیت رکھنے والے لوگوں کے اور وہ بھی زبان قلب سے نہ لسان قلم سے میرے مخدوم میں اسی روش کو اسلم سمجھتا ہوں اور کشف و الہام کا ڈھول بجانا اور اپنے مدرکات و معارف کی تداعی کو اپنے پیروں کی روش کے خلاف سمجھتا ہوں۔ ہماری روش سوز و گداز ہے میں جناب کے لئے بھی سنوسیہ اور شاذلیہ روش سے بہتر اپنی قدیم چشتیہ روش کو سمجھتا ہوں۔ جس کا پہلا قدم سوز و گداز و جد و سوختگی ہے پھر

Marfat.com

سوختگی کے بعد ابدی زندگی ہے۔ جہاں چشم بصیرت سب کچھ دیکھتی ہے مگر زبان اسے ادا نہیں کر سکتی اس کے لئے الفاظ نہیں۔ میں نہیں کہتا کہ یہ سوز و گداز دوسرے طرق میں نہیں ضرور ہے مگر۔

شمع کی بے قراری کو کہاں پاتا ہے پروانہ
لرزنا چپکے رہنا سر کٹانا صاف جل جانا

اور یہ بھی کہوں گا کہ ہندوستان میں قادریہ ہوں یا سہروردیہ یا نقشبندیہ جن میں سوز و گداز ہے وہ ہمارے ہی فیض چشتیہ کا انعکاس ہے چاہے ان کو اس کا ادراک ہو یا نہ ہو یہ ہمارے ہی حضرات کی شان ہے۔

سوختم خود را وطرز سوختن
شمع را پروانہ را آموختم

شاہ حبیب اللہ کی عبارت

اور اس کا جواب

شرح قصیدہ غوثیہ مولفہ محمد فاضل کلا نوری کی ابتداء میں ناشر نے اسے بطور پیش لفظ درج کیا ہے۔ بعض لوگ اس عبارت کو بطور استدلال پیش کرتے ہیں۔ قارئین پہلے اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں اور پھر اسکا جواب حضرت شاہ حبیب اللہ چشتی کہ حال کمالات شاں از کتاب مآثر الکرام وغیرہ ظاہر است۔ در مناقب اولیاء فرمودہ۔

سوال واز کلام الہامی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ مراد اولیاء ہمہ عصر اند یا اولیاء ہم عصر؟

جواب:۔ مشہور آنست کہ مراد اولیاء ہمہ عصر اند اما شیخ احمد صاحب نقشبندی گفتہ کہ ایں حکم مخصوص باولیاء آں وقت است اولیاء ماتقدم وماتاخر ازیں حکم خارج اند چنانچہ از کلام جناب شیخ حماد معلوم مے شود کہ قدم او در وقت

Marfat.com

اوبر گردن ہمہ اولیاء خواہد بود و ہمچناں از کلام غوثے کہ در بغداد بود وایں فقیرے گوید ہر گاہ کہ غوث اعظم از حق سبحانہ بتکلم ایں کلام مامور گشت و تکلم نمود ازاں وقت ہر کہ داخل ولایت است مندرج است تحت ایں کلام چنانچہ عموم وکلیت آں کلام منادی است وازاں ہنگامی کہ امر الٰہی بہ لفظ کلی صادر گشتہ وہیچ حکمے ناسخ آں بظہور نہ پیوستہ ہمیشہ وقت اوست تاکہ ولایت باقی است چنانچہ بحیرا راہب وغیرہ از علو شان جناب پیغمبر خدا ﷺ خبر دادہ کہ در وقت او کفر ذلیل گردد وادیان دیگر نسخ پذیرد مراد ازاں یک وقت مخصوص نیست بلکہ از وقت نزول امر الٰہی تا قیامت

وقت اوست وبالفرض اگر اولیاء آں عصر مراد داشتہ شوند یقینی است کہ اولیاء آں عصر پیران اولیاء ماتاخر شدند ہرگاہ پیراں منقاد شدند وگردن نہادند مریداں بطریق اولیٰ وکلام شیخ حمادوغیرہ باوجود آنکہ نفی ماتقدم وماتاخر نمی کند ناسخ کلام الٰہی نمی تواند بود۔

اے لطف کی بات یہ ہے کہ مآثر الکرام میں شاہ حبیب اللہ چشتی کے حالات درج ہی نہیں ہیں

حضرت شاہ حبیب اللہ چشتی کہ جن کے کمالات کا حال کتاب ماثر الکرام وغیرہ سے ظاہر ہے نے مناقب اولیاء میں فرمایا۔

سوال:۔ کلام الہامی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ سے مراد اولیاء ہمہ عصر ہیں یا اولیاء ہم عصر۔

جواب:۔ مشہور یہ ہے کہ مراد اولیاء ہمہ عصر ہیں بہرحال شیخ احمد نقشبندی قدس سرہ نے کہا ہے کہ یہ حکم مخصوص باولیاء آں وقت ہے۔ اولیاء ماتقدم وماتاخر اس حکم سے خارج ہیں جیسے کہ جناب شیخ حماد کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا قدم اس کے وقت میں تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا۔ اسی

Marfat.com

طرح اس غوث کے کلام سے جو بغداد میں تھا اور یہ فقیر کہتا ہے جس وقت غوث اعظم حق سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے تبکلم ایں کلام مامور ہوئے اور تکلم فرمایا اس وقت سے جو بھی داخل ولایت ہے اس کلام کے تحت مندرج ہے جیسے کہ اس کلام کا عمومِ وکلیت منادی ہے اور جس وقت سے امر الٰہی بلفظ کلی صادر ہوا اور کوئی حکم اس کا ناسخ ظہور میں نہ آیا ہمیشہ اسی کا وقت ہے جب تک کہ ولایت باقی ہے۔ جیسے کہ بحیرہ راہب وغیرہ نے جناب پیغمبر خدا ﷺ کے علو شان کی خبر دی ہے کہ آپ کے وقت میں کفر ذلیل ہوگا اور ادیان دیگر نسخ پذیر ہوں گے اس سے مراد ایک وقت مخصوص نہیں بلکہ امر الٰہی کے نزول کے وقت سے تا قیامت آپ کا ہی وقت ہے اور بالفرض اگر اولیاء آں عصر ہی مراد ہوں تو یقینی ہے کہ اس زمانہ کے اولیاء اولیاء ماتاخر کے پیر ہیں ہر گاہ جو پیر منتفاد ہو گئے اور گردن جھکا دی تو مرید بطریق اولی اور کلام شیخ حماد وغیرہ باوجود آنکہ ماتقدم و تاخر کی نفی نہیں کرتی کلام الٰہی کی ناسخ نہیں ہو سکتی

شاہ حبیب اللہ کی عبارت کا جواب

اولاً" تو اس عبارت کے ماخذ استدلال ہونے میں ہی کلام ہے جسے کسی ناشر نے پیش لفظ میں درج کر دیا ہو۔ اور جس کا کوئی اصل دستیاب نہ ہو سکے جو حضرت ایسی عبارت سے استدلال کرتا ہے۔ وہ اپنی علمی کم مائیگی اور علوم و تصوف سے ناآشنائی کا پتہ دیتا ہے ثانیاً" شاہ حبیب اللہ چشتی (جنکے متعلق یقینی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ کون اور کیسے بزرگ ہیں ممکن ہے یہ بھی آجکل کے چشتی کہلانے والے حضرات کی طرح ہوں جو بلا تعمق نظر اپنے عظیم ترین مشائخ کا پاس نہ کرتے ہوئے اپنے مشائخ کی عظمت جو کہ ان حضرات کی خاموشی میں پنہاں ہے سے غفلت کے باعث بہت کچھ لکھ جاتے ہیں) کی تحریر کا جواب بھی ملاحظہ فرمایئے اگرچہ اتنی عظیم تر شخصیات کی شہادتوں

Marfat.com

مکشوفات اور دلائل قرآن و سنت کے بعد اس کی کوئی وقعت نہیں رہتی اس لئے کہ اس کلام کے عموم و کلیتہ در ھر عصر کا بطلان تحریرات سابقہ سے اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ دوسرے بزرگوں کے ارشادات ناسخ بھی مذکور ہو چکے کہ وہ بھی امر الٰہی کے دعوی دار ہیں بلکہ آپ کا خود رجوع فرمانا بھی معلوم ہو چکا۔ نیز حضور علیہ السلام کی نبوت کا عموم بحیرہ راہب کی روایت سے ثابت نہیں ہوا۔

اگر لکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین اور لا نبی بعدی و غیرھما قرآن و حدیث میں نہ آتا تو تا قیامت عموم اس روایت سے ہرگز ثابت نہ ہو سکتا۔ نیز شاہ صاحب کی نقل کردہ روایت کے اس جملہ پر غور فرمایئے کہ " دروقت او کفر ذلیل گردد و ادیان دیگر نسخ پذیرد" فرمایئے اگر وقت او سے مراد اول آخر تمام ازمنہ ہیں تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے بھی تمام شرائع و ادیان منسوخ تھے تو کیا حضرت موسیٰ و عیسیٰ و دیگر انبیاء کرام علی نبینا و علیھم السلام بے جا تبلیغ فرماتے رہے کہ شرائع تو ان کی منسوخ تھیں کہ ہم در وقت او ادیان دیگر نسخ پذیرد سے ہمہ عصر مراد لے رہے ہیں۔

ناطقہ سر بگریبان ہے اسے کیا کہئے
خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھئے

نیز بعد میں امام مھدی کا تشریف لانا اس چیز کی واضح دلیل ہے کہ یہ قول ظاہر حیات سے ہی متعلق ہے جیسا کہ بے شمار بزرگوں نے آپ سے پہلے اور بعد میں اس قول کا اس وقت سے موقت و مقید ہونا بیان فرمایا

فی ھذا العصر فی ذلک الزمان فی ذلک الوقت و غیرھا قیدین

بحوالہ بہجتہ الاسرار آپ ملاحظہ فرما چکے۔ نیز غوثیت عظمیٰ کا تا قیامت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مستمر ہونا اور ایک زندہ قطب کی وفات کے بعد دوسرے زندہ قطب کا قائم مقام ہونا بھی حوالہ جات سابقہ سے واضح ہو چکا۔

Marfat.com

شاہ حبیب اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کے اولیاء بعد والوں کے پیر ہیں تو اس کے جواب میں اتنا عرض کر دینا کافی ہو گا کہ کیا۔ کوئی مرید اپنے پیر سے بلند پایہ نہیں ہو سکتا؟ تم لوگ تو حضرت شیخ کو ان کے مشائخ کی گردنوں پر چڑھا دیتے ہو کیا یہاں یہ بات یاد نہیں آتی کہ مرید اپنے پیروں کا تابع و منقاد ہوتا ہے؟ نیز حضرت شیخ علیہ الرحمتہ کے مرید شیخ ابو السعود افضل و اکمل ہو سکتے ہیں تو دوسرے حضرات کیوں افضل نہیں ہو سکتے کما تحقق فیما سبق۔

یہاں سے اس خواب کی حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ کسی نے خواب میں حضور علیہ السلام سے اس قول کے متعلق سوال کیا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ صدق کیف لا وھو القطب وانا ارعاہ یعنی آپ کا یہ کلام اپ کے اس وقت کے لحاظ سے سچا ہے اور اس وقت وہی قطب ہیں لہٰذا اپنے ہم زمانہ لوگوں سے یہ کہہ سکتے ہیں وہ جھوٹ کیسے کہہ سکتے ہیں میں ان کا محافظ ہوں۔

جیسے کہ حضور اکرم ﷺ ہر قطب وقت کے محافظ ہوتے ہیں اور ہر فرد وقت ایسی بات کہہ سکتا ہے اگرچہ نہ کہنا افضل ہے اب یہاں سے اس کلام کا اسوقت کے لئے صادق ہونا ثابت ہوتا ہے نہ امر ہونا اور نہ ہی عموم در ہر عصر و جمیع از منہ بر جمیع اولیاء۔ کہ دلائل کثیرہ سے تحدید ثابت ہے جیسا کہ فضلناکم علی العلمین واصطفاک علی نساء العلمین میں تحدید ہے لیکن اگر دوسرے لوگوں کی بات مان لی جائے تو یہ صدق ہی نہ رہے۔ گا کما ثبت بالدلائل۔ تو حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ یہ بات صرف اسی وقت کے لئے تھی۔ نیز اس کلام کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیخ عبدالقادر نے سچ کہا ہے۔ (ای من حیث وقته)

رہا مقام شطح واد لال میں اسکا مبتلا ہونا تو اس سے میں اسے بچا لوں گا چنانچہ آخری سانسوں میں آپ کو تنبہ ہو گیا اور آپ عبودیت محضہ کی طرف تائب و

Marfat.com

راجع ہو گئے۔ کما مضٰی تفصیلا"

نیز یہ بات بھی معلوم ہو کہ ہر حق اور سچ کا اظہار اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ و مقبول نہیں ہوتا۔ حضرت شیخ اکبر فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں۔

وکل قول حق لیس بمقبول عنداللّٰہ

وہ بات جو واقع کے مطابق ہو اگر واجب نہ ہو تو صدق ہے اگر واجب ہو جائے تو حق ہے۔ لہٰذا ہر صدق حق نہیں ہوتا اور ہر حق کا اظہار عنداللہ مقبول نہیں ہوتا بعض صدق حق نہیں باطل ہوتے ہیں۔ مثلاً" غیبۃ اور نمیمۃ یہ دونوں صدق تو ہیں مگر حق نہیں ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حرام کیا ہے اور انہیں باطل ٹھہرایا ہے۔ اگرچہ یہ صدق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یوم یسئال الصادقین عن صدقھم۔اللہ تعالیٰ روز قیامت صادقین سے ان کے صدق کے بارے پوچھ گچھ فرمائے گا۔

یعنی جوانہوں نے سچ بولا ہے وہ باذن الٰہی تھا یا بلا اذن خداوندی۔ اگر غیبت حق ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کے صاحب پر مواخذہ نہ فرماتا اس لئے کہ اس نے وہ حق ادا کیا جو اس پر واجب تھا تو ثابت ہوا کہ ہر صدق حق نہیں یونہی بعض حقوق ایسے ہیں کہ جن کو پورا نہ کرنے والا ثنائے جمیل کا مستحق ہو گا مثلاً" مجرم اپنے جرم کی وجہ سے عذاب کا مستحق ہے لیکن صاحب حق اس کو معاف کر دے تو یہ حق ہے جس کو صاحب حق نے ختم کر دیا تو یہ ترک حق شرعاً" محمود ہے۔ غیبت اور نمیمۃ بھی صدق ہے جسے اس نے ادا کیا مگر یہ مذموم ہے اسی طرح زوجین کا حقوق زوجیت ادا کرنا یہ فعل حق و واجب ہے مگر اس حق و واجب کا افشاء و اظہار حرام ہے۔ خواب کے اندر سرور عالم ﷺ کے صدق فرمانے سے اس قول کا صرف صدق ثابت ہوا حق ہونا بھی ثابت نہ ہوا چہ جائیکہ حضرت شیخ قدس سرہ کا براہ راست مامور ہونا ثابت ہوتا لہٰذا حضور علیہ السلام کا صدق فرمانا قادری حضرات کے موقف کی تائید و تصدیق نہیں کرتا

Marfat.com

قادری حضرات کے موقف کی تائید تب ہوتی جب سرکار دو عالم ﷺ اوحی یا امر به یا قاله باذن فرماتے مگر آپ یہ کیسے فرما سکتے تھے۔ جب کہ باب نبوت و تشریع مسدود ہو چکا۔

بعض اوقات اولیاء کرام امر یا مامور یا وحی کا لفظ استعمال فرما لیتے ہیں مگر ایسے اقوال مجاز یا متشابہات میں سے ہی شمار کئے جائیں گے۔ کہ ولی ملہم ہو سکتا ہے مامور نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے حضرت محی الدین ابن عربی نے فرمایا من قال من الاولیاء ان اللّٰه امره بشیئی فهو تلبیس یہ التباس و اشتباہ میں ڈالنا ہے یعنی یہ قول متشابہات میں سے ہے۔

غزالئ زمان علامہ سید احمد سعید کاظمی

مقالات کاظمی ص ۲۰۶ باب ختم نبوت میں لکھتے ہیں حضرات صوفیائے کرام نے اپنی عبارات میں غیر مبہم طور پر اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ فیضان نبوت جاری ہونے سے ہماری مراد یہ نہیں کہ نبوت اور شریعت جاری ہے بلکہ امر و نہی کا دروازہ قطعاً" مسدود ہو چکا ہے اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے بعد اس بات کا دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی بات کا امر فرمایا ہے یا کسی نہی سے مخاطب کیا ہے تو ایسا شخص مدعی نبوت و شریعت ہے اگر وہ احکام شرع کا مکلف ہے تو ہم ایسے شخص کی گردن مار دینگے ملاحظہ ہو (الیواقیت والجواهر جلد دوم ص ۳۴)

فان قال ان اللّٰه امر نی بفعل المباح قلناله لا یخلوان یر جع ذالک المباح واجبا فی حقک او مندوبا و ذالک عین نسخ الشرع الذی انت علیه حیث صیرت بالوحی الذی زعمته المباح الذی قرره الشارع مباحا" مامورا" به یعصی العبد بترکه وان ابقاه مباحا" کما کان فی الشریعة فای فائدة لهذا الامر الذی جاء به ملک وحی هذا المدعی۔ الخ۔

Marfat.com

اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مباح کام کا امر فرمایا ہے تو ہم اس سے کہیں گے کہ یہ امر دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ جس مباح کام کا اللہ تعالیٰ نے تجھے امر فرمایا ہے وہ تیرے حق میں واجب ہو گا یا مندوب یہ دونوں صورتیں اس شریعت کے حق میں ناسخ قرار پائیں گی جس پر تو قائم ہے اس لئے کہ جس کام کو شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے مباح رکھا تھا۔ تو نے اسے اپنی وحی مزعوم کے ساتھ مامور بہ یعنی ضروری اور واجب (یا مستحب) قرار دے لیا جس کے ترک سے بندہ گنہگار یا تارک افضل ہوتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس امر مباح کو تیرے حق میں مباح ہی رکھا جیسا کہ وہ شرعاً" پہلے سے مباح تھا تو تیری اس وحی اور امر سے کیا فائدہ ہوا؟

اس کے بعد امام شعرانی فتوحات مکیہ سے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل فرماتے ہیں۔

وقال الشیخ ایضاً" فی الباب الحادی والعشرین من الفتوحات من قال ان اللّٰہ تعالٰی امرہ بشیی فلیس ذالک بصحیح انما ذالک تلبیس لان الامر من قسم الکلام و صفتہ وذالک باب مسدود دون الناس الخ۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ کی اکیسویں فصل میں فرماتے ہیں جو شخص اس بات کا دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی امر فرمایا ہے تو یہ ہر گز صحیح نہیں یہ تلبیس ابلیس ہے اس لئے کہ امر کلام کی قسم سے ہے اور یہ دروازہ لوگوں پر بند ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں۔

فقد بان لک ان ابواب الاوامر الالھیۃ والنواھی قدسدت و کل من ادعا ھا بعد محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم فھو مدع شریعۃ اوحی بھالیہ سواء وافق شرعنا اوخالف فان کان مکلفاً" ضربنا عنقہ والاضربنا عنہ صفحاً"۔

Marfat.com

یہ بات تم پر بخوبی واضح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواھی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص بھی اس امر کا مدعی ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے امر و نہی پہنچا ہے وہ مدعی شریعت ہے عام اس سے کہ جن اوامر و نواھی کا وہ مدعی ہے وہ ہماری شرع کے موافق ہوں یا مخالف وہ بہر کیف مدعی شریعت ہی قرار پائے گا اگر وہ عاقل و بالغ ہے تو ہم اس کی گردن مار دیں گے ورنہ اس سے پہلو تہی کریں گے۔ الیواقیت والجواھر جلد ۲ ص ۳۴۔ طبع مصر

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ صاحب فتوحات مکیہ اور امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی ان تصریحات سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی کہ جو شخص اس امر کا مدعی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امر و نہی کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے وہ مدعی شریعت ہے نیز یہ کہ حضرات صوفیائے کرام کے نزدیک شریعت کے معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر و نہی ہونے کے سوا کچھ نہیں۔ ۱۲

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا قادری الکوکبۃ الشہابیہ ص ۱۸ پر لکھتے ہیں اس ترقی سے صاف ظاہر ہے کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسی کے لئے اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعویٰ صراحۃ اس کی نبوت کا دعویٰ ہے۔

شرح عقائد جلالی مطبع مصر ۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے فرمایا المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلی مراتبھا و فیہ مخالفۃ لما ھو من ضروریات الدین و ھوانہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوۃ المصلین

ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اس کے مراتب میں اعلیٰ مرتبہ ہے تو اس کے دعویٰ کرنے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی ﷺ کے خاتم النبین ہونے کا انکار ہے۔ ص ۲۲ پر لکھتے ہیں جب ایک معصوم کو اعمال و عقائد و غیرھا

Marfat.com

امور شرعیہ میں احکام الھیہ بے توسط انبیاء خود بذریعہ وحی آئے پھر نبوت اور کس شیئی کا نام ہے فقط وحی باطنی ہونا کچھ منافی نبوت نہیں بہت انبیاء علیہم السلام کو وحی الٰہی باطنی طور پر آتی۔

Marfat.com

لفظ "کل" کی بحث

فنافی الرسول حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ کا مکتوب ص ۲۰۹ پر آپ ملاحظہ فرما چکے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اس قول سے صرف منتہی لوگ مراد ہیں آپ کے زمانہ قطبیت میں موجود باقی اولیائے کرام مراد نہیں ہیں صرف منتہی مراد ہیں خواہ وہ منتہی مرتبہ میں آپ سے کم تھے یا آپ کے مساوی۔ اس مکتوب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس دور کے بھی تمام اولیاء مراد نہیں تھے نیز منتہی لوگوں میں سے بعض آپ کے ہم مرتبہ اور مساوی تھے بعض لوگ لفظ "کل" کیوجہ سے اشتباہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ لفظ "کل" سے اسوقت میں موجود تمام افراد کا احاطہ و احصاء بھی ہمیشہ مقصود و مراد نہیں ہوتا قرآن کریم میں ہے۔ ثم اجعل علٰی کل جبل منھن جزاء۔ اللہ تعالٰی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا کہ پھر ان پرندوں میں سے ہر پہاڑ پر کچھ حصہ رکھ دو۔

Marfat.com

اب اس کی وضاحت تفاسیر میں ملاحظہ کیجئے۔

روح البیان ص ۴۱۶ ج ا۔ الدرا لمنثور ض ۔ ۳۳۵۔ ج ۔ ا۔ صاوی علی الجلالین ص ۱۱۱۔ ج۔ا مظہری ص ۵۱۔ ج۔۲ فتح القدیر ص ۲۸۳۔ ج۔ا خازن ص ۲۸۳۔ ج۔ا تفسیر کبیر للامام الرازی ص۔ ۴۵ ج۔۷ روح المعانی ص ۲۹۔ ج ۔ ۲ جمل علی الجلالین ص ۲۱۷۔ ج ۔ا

صاحب تفسیر مدارک التنزیل لکھتے ہیں

ثم جزھن و فرق اجزاء ہن علی الجبال التی بحضر تک وفی ارضک و کانت اربعة اجبل او سبعة۔

مدارک ص ۸۰۔ ج۔ا

ہکذا فی تفسیر ابیضاوی ص ۱۲۲۔ ج۔ا

تفسیر حسینی ص ۵۱۔ ج۔ا میں ہے برہر کو ہے کہ ممکن باشد کہ جزوے از انہا بروتوانی نہاد چہ قسمت اینہا برجمیع جبال متعذر راست و ایں از قبیل ایراد عام وارادۂ خاص ملخص سخن آنست کہ بر ہر کوہ کہ نزدیک تو باشد و توانی بنہ۔

صاحب طریق النجات ص ۸۷ پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ فلیس المراد من لفظ "کل" کل جبل من جبال العالم الدنیوی جمیعھا بل المراد من کل جبل الجبال الاربعة اوالسبعة الحاضرة ھناک کما فی البیضاوی وھکذا "کل بدعة ضلالة"

ترجمہ۔ لفظ "کل" سے دنیا کے تمام پہاڑ مراد نہیں ہیں بلکہ "کل جبل" کے لفظ سے چار یا سات پہاڑ مراد ہیں جو وہاں حاضر تھے جیسے کہ بیضاوی میں ہے اور اس طرح "کل بدعة ضلالة" میں تو ثابت ہوا کہ لفظ "کل" کی مراد قرائن دلائل کے اعتبار سے ہی متعین کی جائے گی۔ نیز قرآن کریم میں یجبی الیہ ثمرات کل شیئی نیز اوتیت من کل شیئی نیز و اتیناہ من کل شیئی سببا

Marfat.com

نیز وعلٰی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق۔ ان آیات کریمہ میں بھی جمیع افراد موجود مراد نہیں ہیں۔ نیز ترمذی شریف ص ۲۲ میں ہے کہ جائز فی کلام العرب اذا صام اکثر الشھر صام کلہ کہ کلام عرب میں یہ جائز ہے کہ جب اکثر مہینہ روزہ رکھ لیا تو کہہ دیتے ہیں کہ کل ماہ روزہ رکھا۔

فتاوٰی رضویہ ص ۳۷۷ ج۔۱ میں ہے "کل" سے مراد اکثر ہوتی ہے۔ شرح فتوح الغیب ص ۱۱۹ میں ہے یا مقصود مبالغہ است بکمل کل بر اکثر۔

حضرت مولانا علامہ سید دیدار علی شاہ صاحب رسول الکلام فی بیان المولد والقیام ص ۲۳ میں لکھتے ہیں۔ کل بدعة ضلالة عام مخصوص کقولہ تعالٰی تدمر کل شیئ وقولہ تعالٰی اوتیت من کل شیئ۔

بحوالہ ملا علی قاری شرح مشکوۃ کہ کل بدعۃ ضلالۃ ایسا عام ہے جس میں تخصیص کی گئی ہے جیسے کہ ان دو آیات میں تخصیص ہے۔

اسی حدیث کل بدعة ضلالة پر تبصرہ فرماتے ہوئے پیر محمد حسین شاہ صاحب قادری لکھتے ہیں لفظ "کل" تخصیص اور استثناء کی گنجائش رکھتا ہے چنانچہ حدیث شریف الجمعة واجب علی کل مسلم ملاحظہ ہو اس میں غلام و عورت وغیرہ کا استثناء موجود ہے۔ اور خلق کل شیئ اور اوتیت من کل شی میں تخصیص مسلم الثبوت ہے۔ اور فسجد الملائکة کلھم اجمعون میں لفظ "کل" اور اجمع اتنے امور مفید و مثبت عموم موجود ہیں مگر پھر بھی علماء نے جمیع ملائکہ مراد نہیں لی بلکہ خاص ملائکہ کی مراد لی ہے اور آج تک کسی نے ان علماء پر اعتراض نہیں کیا۔ پس تمام اہل اصول لفظ کل میں تخصیص اور اجراء تخصیص کے قائل ہیں۔ ختم اللّٰہ علٰی قلب الخصم ص ۳۸۔

ہمارے مشائخ چشت اہل بہشت رضوان اللہ علیہم اجمعین

یعنی حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ۔ حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی

Marfat.com

حضرت غوث العالم بابا فرید الدین گنج شکر۔ حضرت محبوب الٰہی سلطان الاولیاء حضرت مستغرق بحر شہود نصیرالدین محمود چراغ دہلی رضی اللہ عنہم کامل ترین اصحاب صحو تھے یہ لوگ عبودیت محضہ کے مقام پر فائز تھے ان حضرات سے ساری زندگی فخرو مباہات کے الفاظ صادر نہ ہوئے اور ایسے دعاوی سے کلی طور پر اجتناب رکھا اور ان لوگوں کے اسی نزول تام۔ کی وجہ سے ان کی دعوت و ارشاد موثر ترین ثابت ہوئی۔

حضرت خواجہ بزرگ اجمیری

ننانوے لاکھ انسان حضرت خواجہ بزرگ کی توجہ سے دولت اسلام سے مالا مال ہوئے ا۔

حضرت خواجہ بزرگ عطائے رسول اللہ نائب رسول اللہ اور فی الہند حبیب اللہ کے القاب سے ممتاز ہیں۔ ساری زندگی آپ کی زبان سے کوئی ایسی بات صادر نہ ہوئی حالانکہ مقام و مرتبہ یہ تھا کہ آپ کی وفات کے وقت بہت سے اولیاء کرام کو سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سرور عالم ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے محبوب معین الدین کا استقبال کرنے کے لئے آیا ہوں اور بعد از وفات آپ کی پیشانی اقدس پر قدرتی طور پر قلم نور سے یہ الفاظ لکھے گئے جن کو سب لوگوں نے دیکھا کہ "مات حبیب اللّٰہ فی حب اللّٰہ"

"حبیب اللہ' اللہ کی محبت میں فوت ہوئے۔" یوں ہی حضرت قطب الاقطاب شہید المحبت تھے آپ ساری زندگی حب خدا میں ہی محو اور مست رہے اور شہادت بھی اسی حال تسلیم و رضا و عبودیت میں ہوئی نیز۔

حاشیہ:۔

ا۔ ولما کان تاثیر دعوۃ محمد علیہ الصلوۃ والسلام فی علاج القلوب المریضۃ وازالۃ ظلماتھا اکمل واتم وجب القطع

Marfat.com

بکونه نبیا هوافضل الانبیاء والرسل شرح مواقف ص ۶۸۷

حضرت بابائے اولیاء سیدنا گنج شکر رضی اللہ عنہ

کے بارے حضرت خواجہ بزرگ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ "بابا قطب شہباز عظیم بدام آوردہ کہ بجز سدرۃ المنتہٰی آشیانہ نمی گیرد' فرید. شمعیت کہ خانوادہ درویشاں منور سازد" آپ ایسے عظیم شہباز ہیں جو ولایت کے انتہائی مقام کے بغیر کہیں قرار نہیں پائیں گے اور فرید ایسی شمع ہے جو اولیاء کے پورے خاندان کو منور کرے گی۔" حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب پاک کی خدمت اقدس میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔

مقبول تو جز مقبل جاوید نشد
و ز لطف تو ہیچ بندہ نو مید نشد
عونت بکدام ذرہ پیوست دمے
کاں ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد

اپ کا مقبول ہمیشہ کے لئے مقبول ہو گیا اپ کے لطف و کرم سے کوئی غلام بے امید نہ ہوا آپ کی مدد جس ذرے کو بھی ایک لمحہ نصیب ہوئی وہ ذرہ ہزار آفتاب سے بہتر ہو گیا۔

حضرت سلطان الاولیاء محبوب اللہ ہیں۔

مقام محبوبیت اور عبدیت محضہ میں آپ انتہائی بلند مقام پر فائز ہیں۔

Marfat.com

خرقہ معراجیہ

شب معراج سرکار دو عالم ﷺ کو ایک خصوصی خرقہ اور فقر بارگاہ رب العزت جل و علا سے عنایت ہوا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ کو بلایا فرمایا مجھے ایک خرقہ ملا ہے اور حکم ہے کہ وہ خرقہ کسی ایک شخص کو دوں۔ میں اپنے دوستوں سے ایک بات پوچھوں گا دیکھتا ہوں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں حکم ہوا ہے کہ جو شخص وہ خاص جواب دے۔ اسے یہ خرقہ دے دو رخ انور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف کیا کہ اگر یہ خرقہ فقر تجھے دوں تو تو کیا کرے گا؟

حضرت ابو بکر نے کہا میں صدق سے کام لوں گا اور طاعت خداوندی کروں گا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اگر تجھے یہ خرقہ دے دوں تو تو کیا کرے گا۔ آپ نے عرض کی عدل و انصاف کروں گا اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر یہ خرقہ تجھے دے دوں تو تو کیا کرے گا۔ آپ نے عرض کی راہ خدا میں مال خرچ کروں گا اور سخاوت سے کام لوں گا۔ اس کے بعد حضرت علی سے پوچھا کہ اگر تجھے یہ خرقہ دے دوں تو تو کیا کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں پردہ پوشی کروں گا۔ بندگان خدا کے عیب چھپاؤں گا۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ لو یہ خرقہ تجھے دیتا ہوں مجھے یہی حکم تھا جو شخص یہ صحیح جواب دے اسے یہ خرقہ دے دوں چنانچہ یہ خرقہ امام اولیاء امام حسن بصری کی وساطت سے مشائخ کرام چشت اہل بہشت تک پہنچا۔ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری علیہ الرحمتہ سے قطب الاقطاب تک آپ سے حضرت بابا فرید گنج شکر تک اور ان سے محبوب الٰہی کو ملا حضرت محبوب الٰہی نے یہی خاص خرقہ فقر اپنی وفات کے وقت حضرت مخدوم نصیر الدین محمود چراغ دہلی علیہم الرحمتہ و الرضوان کو مرحمت فرمایا۔ آپ کے وصال کے وقت یہ خرقہ فقر آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی قبر شریف میں دفن کر دیا گیا۔

فوائد الفواد۔ سیر الاولیا۔ سیرت نظامی بحوالہ لطائف اشرفیہ۔ جامع القلم۔

Marfat.com

راحت القلوب شب معراج حکم ہوا کہ ہمارے محبوب نظام الدین کو ہمارا سلام پہنچانا۔

سرکار دو عالم نے حضرت علی کو وصیت فرمائی اور یہ وصیت سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ میں بتدریج حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی اسی سبب سے حضرت محبوب الٰہی کی آمد پر حضرت گنج شکر نے سلام میں سبقت فرمائی اور یہ شعر پڑھا۔

اے آتش فراقت دلھا کباب کردہ
سیلاب اشتیاقت جاں ہا خراب کردہ

سیرت نظامیہ ص ۲۲

سیر الاولیاء میں ہے ایک دفعہ حضرت وجیہ الدین پائلی کو کچھ مشکل درپیش ہوئی تو حضرت خضر نے اسے حل کر دیا مولانا نے کہا اگر آئندہ مجھ کو کوئی مشکل درپیش ہو تو آپ سے کہاں ملاقات ہو گی فرمایا حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء کے مطبخ میں۔ مولانا یہ سن کر حیران ہوئے اور اسی روز حاضر خدمت ہو کر شرف بیعت حاصل کیا۔ سیرت نظامی میں بحوالہ کتاب سراج الہدایت ہے کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت نقل فرماتے ہیں کہ ایک روز حبیب اللہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات مردان غیب سے ہوئی ان میں سے ایک ابدال نے عرض کی اے خواجہ آپ نے دنیا کے شہروں میں شور برپا کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا قطب الدین نے۔ اس نے کہا نہیں فرمایا فرید الدین نے۔ اس نے کہا نہیں فرمایا نظام الدین نے۔ اس نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا وہ تو مجھ سے چوتھے نمبر پہ ہیں۔ ابدال نے کہا آپ کے فرزندوں کی طرف سے جو بات ہو گی وہ آپ ہی کی طرف منسوب ہو گی۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت فرماتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کو خداوند تعالیٰ نے دس قطبوں کی قوت عنایت فرمائی تھی اور ہر زمانہ میں ایک قطب ہوتا ہے جس کو غوث بھی کہتے ہیں الغرض حضرت محبوب الٰہی محبوبیت و معشوقیت کے جس درجہ پر فائز ہوئے وہ اور کسی ولی کو نصیب نہیں ہوا۔ اہل طریقت کا اس پر اتفاق ہے۔ سیرت

Marfat.com

نظامیہ مطلوب الطالبین حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا۔

"ہنوز نظام الدین محمد کا ظہور نہیں ہوا"۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی وہ کون ہیں۔ حکم ہوا میرے اور میرے رسول اللہ محمد ﷺ کے محبوب ہیں۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی الھم اجعلنی من امۃ محمد۔

حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی نے بھی حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین اولیاء کے وجود باجود کی خبر دی تھی اور امام المحبوبین و امام الصدیقین کے لقب سے آپ کو یاد کیا اور مشتاقان و واصفان حضرت محبوب الٰہی سے تھے اور آپ کی طرف سلام بھیجا۔ حضرت قطب زماں شیخ اجل سرزی کی حضرت خواجہ علی بخاری جد بزرگوار حضرت محبوب الٰہی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا اے خواجہ علی تمہارے فرزند کو خدا تعالیٰ ایسا بیٹا عنایت کرے گا کہ چشم فلک نے نہ اس جیسا دیکھا نہ سنا۔ وہ عارفان و محبوبان الٰہی کا پیشوا ہو گا۔

سیرت نظامیہ۔ مطلوب الطالبین۔

حضرت محبوب الٰہی کے لباس سے عجیب ترین خوشبو آتی تھی۔ سیر الاولیاء میں ہے حضرت محبوب الٰہی کی ذات مباک دل کے تابع تھی اور دل روح مطہر کا تابع تھا۔ روح مطہر نے اپنے کمال سے قلب کو جذب کیا اور قلب نے قالب کو اپنے رنگ میں رنگ لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت محبوب الٰہی ہمہ تن روح مجسم تھے۔

کتاب جوامع الکلم سے منقول ہے۔ کہ حضرت محبوب الٰہی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ چاند نہایت لطافت اور حسن و جمال کے ساتھ میرے سر پر طالع ہوا اور باواز بلند مجھے خطاب ہوا وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔

میں نے اس خطاب کو سن کر سر جھکا لیا اور دل میں کہنے لگا کہ یہ خطاب جناب سرور کائنات ﷺ کا ہے۔ میں بیچارہ اس خطاب کے لائق کہاں۔ جب میں نے سر بلند کیا تو چاند نے مجھ سے پھر وہی خطاب کیا۔ وما ارسلنک الا رحمۃ

Marfat.com

للعلمین۔ سیرت نظامیہ قطب ربانی سید محمد مکی قدس سرہ دقائق المعانی میں لکھتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مانند قطب کبار وحدت حضرت سلطان نظام الدین محمد البدایونی کے کوئی ولی آسمان کے نیچے آیا نہ آئے گا۔

کتاب معدن المعانی میں ہے کسی نے حضرت شیخ شرف الدین منیری قدس سرہ سے حضرت سلطان المشائخ کے احوال دریافت کئے۔ آپ نے فرمایا انکا مقام الطف ہے اور یہ محض لطف رب ہے۔ سوا سلطان المشائخ کے کسی ولی کو نصیب نہیں ہوا۔ مطلوب الطالبین۔

حاشیہ:۔

اسے خرقہ معراجیہ کی سند میں سرکار دو عالم ﷺ سے لے کر حضرت خواجہ شاہ نصیرالدین چراغ دہلی تک جو حضرات آتے ہیں انہیں بائیس خواجگان کہا جاتا ہے سبحان اللہ کیسی عظیم الشان سند ہے۔

فقیر یہاں بطور تبرک پوری سند ذکر کرتا ہے وہو ھذا۔ وہ خرقہ فقر جو شب معراج درگاہ رب العزت سے حضرت رسول کریم ﷺ کو عطا ہوا تھا وہ آنحضرت ﷺ نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو عطا فرمایا حضرت علی نے حضرت خواجہ حسن بصری کو انہوں نے حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید کو انہوں نے حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض کو انہوں نے حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم کو انہوں نے حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی کو انہوں نے حضرت خواجہ امین الدین ہبیرہ بصری کو انہوں نے حضرت خواجہ ممشاد دینوری کو انہوں نے حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی کو انہوں نے حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی کو انہوں نے حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کو انہوں نے حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی کو انہوں نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو انہوں نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کو انہوں نے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کعکی کو انہوں نے حضرت خواجہ بابا فرید الدین گنج شکر کو انہوں نے حضرت خواجہ

Marfat.com

نظام الدین محبوب الٰہی کو انہوں نے حضرت خواجہ شاہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کو عنایت فرمایا قدست اسرار ہم حضرت خواجہ شاہ نصیرالدین نے بوقت وفات وصیت فرمائی اس خرقہ خاص کو میرے ساتھ قبر میں دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق اسے سر شریف والی جانب میں آپ کی قبر شریف کے اندر دفن کر دیا گیا یہی وجہ ہے کہ آپ کے مزار شریف کے سرہانے کی طرف کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد مبارک علوی کرمانی

سیر الاولیاء ص ۱۹۲ پر فرماتے ہیں یہ ضعیف کہتا ہے کہ۔

ذاتے کہ در لطافت طبع و کرامتش
مثلش نبود و نیز نباشد درایں جہاں

امیر خسرو نے سلطان المشائخ کی مدح میں کیا اچھا کہا۔

قطب عالم نظام ملت و دیں
کافتاب کمال شد رخ او
وزجنید و زشبلی و معروف
یادگار یست ذات فرخ او
شیخ ایشاں اگر چنیں بودند
ورنہ بودند ایں چنیں شیخ او

آپ کا دریا جیسا باطن جو ہر لحظہ عالم غیب میں سقاھم ربھم شرابا طھورا (پلائی ان کو ان کے رب نے پاک شراب) کے ساقی سے بھرے ہوئے پیالے نوش کرتا ہے۔

کسی بزرگ نے کیا اچھا کہا ہے۔

دریا کشم از کف تو ساقی

Marfat.com

نہ گزارم نیم جرعہ باقی

لیکن دوست کے راز کا ایک ذرہ بھی ظاہر نہ کرتے تھے چنانچہ بارہا یہ مصرعہ آپ کی زبان پر آتا تھا۔

مرداں ہزار دریا خوردند و تشنہ رفتند

یہ کیسی غذا تھی اور کس قسم کا حوصلہ تھا کہ آخری دم تک صحو کے قاعدے پر تھے۔ یہ ضعیف کہتا ہے کہ۔ قطعہ

جنید را کہ ز اصحاب صحو میگیرند
بجنب قدرش اور انبود ایں مقدار

خواجہ شمس الدین دبیر نے کیا اچھا کہا ہے۔

آہ سر بستہ من اشک مرادر دل گفت
خیز بارے تو بیروں رو کہ گزریافتہ ای

شیخ سعدی نے بھی اس بارے میں کیا اچھا کہا ہے۔

گر فتم آتش دل در نظر نمی آید
نگاہ می نکنی آب چشم پیدارا

شیخ عطار نے بھی کیا اچھا لکھا ہے۔ رباعی

عاشقی چیست ترک جاں گفتن
سر کونین بے زبان گفتن
راز ہائے کہ در دل پر خون است
جملہ از چشم خوں فشاں گفتن

اگرچہ آپ شیخ شیوخ العالم علیہ الرحمتہ کے متاخر مریدوں میں سے تھے۔ کسی

Marfat.com

بزرگ نے کیا اچھا کہا ہے۔ قطعہ خاقانی۔

بعد از سہ مراتب آدمی زاد
بعد از سہ کتب رسید فرقان
گل باہمہ خرمی کہ دارد
از بعد گیاہ رسد بستاں

لیکن حق تعالیٰ کی محبت اور عشق میں آپ کے اعلیٰ اور سابق مریدوں اور مشائخ کبار سے بھی سبقت لے گئے تھے۔ یہ ضعیف کہتا ہے۔

زمیں را باسماء نسبت نباشد
فلک باعرش کے وارد مساوات
تو بادشاھے و بے چارگاں اسیر کمند
تو شاہسوارے و عشاق خاک پائے سمند

اور محبت کی گیند دین کے شاہسواروں سے مرد بادشاہوں کی طرح اچک لی

صاحب سیر الاولیاء ص ۹۰ میں فرماتے ہیں۔

یہ کاتب الحروف نیک اعتقاد مریدوں کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ مشائخ شجرہ معظم بندگی خواجگان چشت قدس اللہ سرھم میں جن کا ذکر ہے ان میں سے ہر ایک محبت حق جل و علا میں سورج کی طرح روشن ہے انہوں نے جناب رسالت مآب ﷺ کے اتباع اور مقام محبت سے ترقی کی ہے اور درجہ محبوبیت کو پہنچے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے زمانے میں عبادت الٰہی اور ترک دنیا میں اکابر مشائخ کے برابر تھا لیکن عالم محبت میں یہ سب کے سب دوسروں سے ممتاز ہیں۔ یہ ضعیف کہتا ہے۔ مثنوی

در عبادات یافتہ توفیق
بادشاہان عالم تحقیق

Marfat.com

ہر یکے در زمان خود ممتاز
در محبت میان اہل نیاز

خصوصاً" خواجہ بندہ نواز سلطان المشائخ دارالملک راز نظام الحق والشرع والدین (ان سب میں ممتاز ہیں) یہ ضعیف کہتا ہے۔

زعشق حق مجسم بود ذاتش
جہان بندہ اں ذات پاکش

حقیقت یہ ہے کہ دونوں بزرگوں کے ارشادات ہی ان کے مقامات کو واضح کر رہے ہیں حضرت محبوب سبحانی محبت الٰہی کے پیالے نوش کرنے کی بات کرتے ہیں اور عشق کے پیالے نوش کر لینے کے بعد اپنے مست ہونے کا ذکر فرماتے ہیں۔ جبکہ حضرت محبوب الٰہی محبت الٰہی کے ہزاروں دریا نوش کرنے کی بات کرتے ہیں اور پھر بھی تشنگی ہے کیا مجال کہ اسرار الٰہی سے کچھ بھی زبان سے سرزد ہو جس قدر دریاؤں اور پیالوں میں فرق ہے اسی قدر محبوب سبحانی اور محبوب الٰہی کے مراتب و مقامات میں فاصلہ ہے۔ یہ کیسے صاحب تمکین اور عظیم الشان صاحب صحو ہیں کہ دریا ہائے اسرار خداوندی نوش کر جانے کے باوجود تشنہ ہیں اور زبان سے اسرار الٰہی میں سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہونے دیتے اور پیالے پینے والے جو پیالہ بھی نوش کرتے ہیں مست ہو کر ظاہر کر دیتے ہیں۔

حضرت محبوب الٰہی فرماتے ہیں۔

مرداں ہزار دریا خوردند و تشنہ رفتند

مرد ہزار ہا دریا نوش کر جاتے ہیں اور تشنہ رہتے ہیں۔

اور حضرت محبوب سبحانی فرماتے ہیں۔

سعت و مشت لنحوی فی کؤس۔ فھمت بسکرتی بین الموالی

Marfat.com

اور پھر کس حسین پیرایہ میں حضرت محبوب الٰہی نے بیان فرمایا ذکر مردان خدا کا ہے اپنا نام تک نہ لیا حالانکہ سب سے بڑے مرد تو آپ خود ہی تھے۔ علامہ رومی فرماتے ہیں۔

خوش ترآں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

کسی نے کتنا اچھا کہا ہے۔

کہہ رہا ہے شور دریا سے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

حیرت ہے جن غالی لوگوں کے شیخ تمام عمر بوجہ سکر و فنا و عروج و حال و ادلال و زھو و عموم دعاوئ طویلہ و عریضہ و شطحیات کثیرہ کا بکثرت اظہار فرماتے رہے وہ ہمارے مشائخ کو جو تامدت حیات مقام عبودیتہ محضہ میں رہے اور کامل ترین اصحاب صحو تھے کم قرار دیتے ہیں۔

ایسے ہی موقع کے لئے کسی نے یہ شعر کہا ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

قادری حضرات کے شیخ اکبر حضرت ابن عربی قادری فرماتے ہیں۔

فان حکم صاحب الحال حکم المجنون الذی ارتفع عنه القلم ص ۳۵۸۔ ج۔۲

حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ ساری زندگی صاحب سکر و حال واد لال ہی رہے اور عمر شریف کے آخری چار دن میں عبدیت و نزول کی طرف کسی قدر رجوع نصیب ہوا۔ مگر مقام عبدیت و نزول تام نہ ہو سکا۔ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی انہیں دنوں میں آپ نے اپنے قول قدمی ھذہ الخ سے رجوع فرمایا اور عجز و نیاز

Marfat.com

تواضع کو حق اور اصل قرار دیا اس بات پر سارے کے سارے اولیاء کاملین کا اجماع و اتفاق ہے خواہ چشتی ہوں یا نقشبندی سہروردی ہوں یا قادری بلکہ قادری شیخ اکبر تو آپ کو صاحب مقام مانتے ہی نہیں فرماتے ہیں۔ وکان للامام عبدالقادر علی ماینقل الینا من احواله حال الصدق لا مقامه وصاحب الحال له الشطح و کذلک کان رضی اللّٰه عنه فتوحات ص ۲۲۳ ۔ ج۲

حضرت شیخ اکبر مقام عبدیت کو ہی سب مقاموں سے اعلیٰ مقام قرار دیتے ہیں فرماتے ہیں ولم یتحقق بهذا المقام علی کمال مثل رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه و آله وسلم فکان عبدامحضاز اهدا فی جمع الاحوال التی تخرجه عن مرتبة العبودیة ص ۲۱۴۔ ج۔۲

انوار الاسرار قلمی ص ۴۰ ملفوظات حضرت خواجہ صاحب توگیروی علیہ الرحمہ و تصنیف لطیف حضرت خواجہ عبدالحلیم خلیفہ حضرت خواجہ صاحب مذکور میں ہے کہ شاہ شرف الدین بو علی قلندر نے حضرت امیر خسرو سے کہا کہ میں نے تیرے پیر کو حضرت سرور کائنات ﷺ کی مجلس شریف میں کبھی نہیں دیکھا امیر خسرو آپ کے اس کلام سے آزردہ خاطر ہوئے اپنے پیر و مرشد حضرت سلطان الاولیاء کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ آج رات یہ وظیفہ پڑھ کر سوئے چنانچہ قلندر صاحب نے وہ وظیفہ ادا کیا۔جب خواب میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ کی آمد آمد کی آواز ہے۔ نقیبان خاص نے دربار سلطان السلاطین ﷺ لگا دیا صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے خیمے اپنے اپنے مقام پر نصب کر دیئے ان میں ایک دربستہ خیمہ سب سے اعلیٰ اور نہایت زیبا تھا قلندر صاحب رسول اللہ علیہ السلام کی زیارت کے بعد دوسرے خیموں کی زیارت کرنے لگے جب .قصد زیارت اس خیمہ دربستہ کے پاس آئے جو سب سے اعلیٰ و زیبا تھا تو رقیبان بارگاہ نبوی نے ممانعت کر دی بہت کوشش کے باوجود اندر نہ جانے دیا رسول پاک ﷺ

Marfat.com

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا حضرت فلاں خیمہ میں کون ہے اس کی زیارت نہیں کرنے دیتے جناب سرور کائنات ﷺ نے فرمایا اس خیمہ میں ہمارا محبوب ہے۔ قلندر صاحب کے اشتیاق میں بے حد و عد اضافہ ہو گیا۔ الحاح تمام کے ساتھ درخواست زیارت کی جناب سید عالم ﷺ نے فرمایا میری اجازت کے بغیر اس کی زیارت کسی کو میسر نہیں اگر تو زیارت کرنا چاہتا ہے تو میرا سلام و پیام اس خیمہ کے رقیبوں کو پہنچاؤ اور زیارت کر لو قلندر صاحب نے ایسا ہی کیا جب رقیبوں نے دروازہ کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ جناب سلطان المشائخ بتجمل شاہانہ تخت مرصع جواہرانہ پر تشریف فرما ہیں۔ حضرت قلندر صاحب زیارت کرتے ہی بے خود ہو گئے۔ جب خواب سے بیدار ہوئے تو نادم ہوئے بوقت فجر حضرت امیر خسرو بحکم حضرت سلطان الاولیاء حضرت قلندر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قلندر رو رہے تھے اور حضرت امیر کے ساتھ کوئی بات نہ کی۔ نیز ص ۵۰ پر ہے۔

میں نے فیاض عالم حضرت خواجہ صاحب سے سنا کہ حضرت سلطان العارفین خواجہ بزرگ معین الحق والدین حسن سنجری اجمیری چشتی قدس سرہ ولایت بغداد میں تشریف فرما ہوئے اس ملک میں قحط پڑ گیا یہاں تک کہ آب چاہ و عذیر بھی خشک ہو گیا۔ لوگ حضرت غوث صمدانی محبوب شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاس فریاد لے کر گئے۔ حضرت محبوب سبحانی نے نور باطن سے معلوم کر کے فرمایا کہ برادرم معین الدین چشتی اس ملک میں تشریف لائے ہیں۔ یہ قحط آپ کے فقر و فنا کی تاثیر ہے۔ لہٰذا آپ کو تلاش کر کے یہاں لاؤ لوگوں نے تلاش بسیار کے بعد آپ کو ایک ویران مسجد میں ایک صف میں ملفوف پایا اور بصد اعزاز و احترام حضرت غوث صمدانی کے پاس پہنچایا حضرت غوث نے استقبال و تعظیم و تکریم کے بعد حضرت خواجہ بزرگ کی دعوت تیار کرائی اور خادم کے ہاتھ کھانا بھیجا اور اسے فرمایا کہ حضرت جو اشارہ فرمائیں گوش ہوش سے سن کر مجھے بتانا جب خادم نے حضرت کی خدمت میں طعام پیش کیا تو آپ نے بعد از فراغ

Marfat.com

فرمایا کہ نان بے نمک تھا خادم نے جو کچھ سنا حضرت غوث کی خدمت میں عرض کیا حضرت غوث پاک نے اشارہ کا معنی سمجھ لیا کہ آپ سماع چاہتے ہیں۔ آناً" فاناً" اپنے خادموں کو حکم فرمایا کہ قوال حاضر کریں چنانچہ ایک خالی حجرہ میں حضرت خواجہ بزرگ کے پاس مجلس سماع منعقد ہوئی حضرت غوث بذات خود دروازہ پر عصا پکڑ کر نگہبانی کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب بغداد کے علماء کو علم ہوا تو شور و غوغا کرتے ہوئے بشوخی تمام پوچھنے لگے کہ یہ کون شخص ہے کہ جس نے یہ بدعت شروع کی ہے۔ حضرت غوث نے جواب میں فرمایا "ایں آں شخص است کہ محی الدین دربان اوست"اسہ یہ وہ شخص ہے کہ محی الدین اس کا دربان ہے۔ اس پر سب لوگ خاموش ہو گئے اور کوئی مزاحمت نہ کی بعد از فراغ سماع دونوں حضرات تشریف فرما ہوئے حضرت غوث نے فرمایا مجھے آپ کے ساتھ گوشہ میں بیٹھنے کی ضرورت ہے حضرت خواجہ بزرگ نے فرمایا گوشہ نشینی میں دو چیزیں مانع ہیں ایک یہ کہ کہیں یہ بات میرے پیر دستگیر کے سمع مبارک تک پہنچے اور ازروئے غیرت آپ کا خاطر شریف آزردہ و رنجیدہ ہو۔

حاشیہ:۔

اسہ صاحب جواہر فریدی لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بطریق انکار آپ کے پاس نہ جاؤ فتح نہ پاؤ گے۔ جب وہ لوگ حضرت خواجہ کے قریب گئے تو ایک ہی نگاہ سے بے ہوش ہو کر وجد کرنے لگے۔ ہوش میں آئے تو انکار و اعتراض سے تائب ہو کر مرید ہو گئے حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ نے اپنے فرزند شیخ عبدالوہاب کو فرمایا جاؤ اور حضرت خواجہ سے نعمت باطنی حاصل کرو چنانچہ شیخ عبدالوہاب حاضر خدمت ہو کر نعمت باطنی اور وصل حق کے طالب ہوئے حضرت خواجہ بزرگ نے انہیں نوازا چنانچہ ان کے سلسلہ میں سماع بکثرت رائج ہوا۔

حضرت اجمیری قدس سرہ کا ارشاد میں کسی کا کمال اپنے پیر کے کمالات سے زیادہ نہیں جانتا

Marfat.com

صاحب سیر الاقطاب لکھتے ہیں آپ نے فرمایا اور باعث خرابی عالم ہو اس لئے کہ میں اپنے اعتقاد میں کسی کا کمال اپنے پیر کے کمالات سے زیادہ نہیں جانتا اور نہ ہی میں آپ کی ذات بابرکات کو کسی سے کم سمجھتا ہوں اور آپ کو اکمل اکملین روز گار شمار کرتا ہوں۔اے نیز گوشہ نشینی کی اس لئے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ لوگ اگر محرم ہیں تو حق تعالیٰ کی باتیں ان سے پوشیدہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اگر محرم نہیں ہیں تو انہیں کیا معلوم کہ حضرت کیا فرماتے ہیں چنانچہ آپ کے اس جواب پر غوث پاک چپ ہو گئے اور کچھ جواب نہ دیا ہمارے شیخ المشائخ حضور خواجہ بزرگ نے جو کچھ حضرت غوث کے سامنے فرمایا ہم اپنے شیخ کی سنت ادا کرتے ہوئے وہی کچھ آج کے غالی قادری حضرات کے سامنے ڈنکے کی چوٹ پہ کہتے ہیں علی رؤس الاشہاد کہتے ہیں ہم اپنے اکابر مشائخ کرام کو سمیت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے کسی بھی سلسلہ کے اکابر مشائخ سے کم نہیں سمجھتے بلکہ اعلیٰ ترین و افضل ترین سمجھتے ہیں اور یہ صرف اظہار عقیدت ہی نہیں ایک حقیقت واقعیہ ہے جو دلائل قاہرہ سے ثابت ہو چکی ہے۔ اور روز روشن کی طرح عیاں ہے یہی سارے چشتیوں کا عقیدہ ہے اور بالفرض اگر کسی کا یہ عقیدہ نہ ہے تو وہ اپنے عظیم ترین مشائخ کے فیض سے محروم ہے۔

حضرت خواجہ سید محمد مبارک علوی کرمانی خلیفہ حضرت محبوب الٰہی سید نظام الحق والملۃ والدین سیر الاولیاء ص ۵۲۶ پر رقمطراز ہیں۔

اگر ست اعتقاد مرید کے دل میں یہ خطرہ گزرے کہ دنیا میں میرے پیر جیسا کوئی ہے کہ جو خدا تک پہنچا سکتا ہے۔ تو یقیناً" ایسے مرید کے دل پر شیطان ملعون قبضہ کر لیتا ہے اس پر پیر کے ساتھ مشغولی کے ہر دروازے کو بند کر دیتا ہے۔ اس کے اعتقاد میں خلل ڈالتا ہے اور اسے ایسی راہیں دکھاتا ہے کہ جس کی وجہ سے اس کے اعتقاد و ارادت میں فساد واقع ہو۔ نعوذ باللہ منھا حضرت خواجہ حسن دہلوی حضرت محبوب الٰہی کی شان میں لکھتے ہیں خواجہ راستین کہ لقب یافتہ وما ارسلنک الا رحمۃ

Marfat.com

للعلمین ملک الفقراء والمساکین نیز لکھتے ہیں سلطان دارالملک راز ملک المشائخ علی الاطلاق قطب الاقطاب العالم بالاتفاق۔ نیز لکھتے ہیں "قطب الاقطاب فی الارضین ختم المشائخ فی العالمین" نیز لکھتے ہیں۔ سلطان الاولیاء قطب العالم سلطان المشائخ والعارفین نظام الحق والشرع والدین متع اللّٰہ المسلمین بطول بقائہ۔

یکے از امت ختم النبیین
شد جزوے کے ختم المشائخ

حضرت سید محمد حسین شاہ قادری۔ ختم اللہ ص ۲۷ پر لکھتے ہیں۔

نظام الدین سلطان مشائخ شان محبوبی
محب مصطفیٰ محبوب حق شایان محبوبی
صف عشاق چاروں سمت مشتاق زیارت ہے
نکل کر سبز خیمہ سے دکھا دو شان محبوبی
نہیں ہے اولیاء میں تیرا ثانی اے محب اللہ
ہے ایوان ولایت سے بلند ایوان محبوبی

حاشیہ:۔

اے حضرت سیدنا خواجہ اجمیری کے فرمان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرۃ عثمان ہرونی اس وقت مقام فردیت میں تھے اور شیخ جیلانی کے برابر یا ان سے بھی بالا تر مرتبہ پر تھے یاد رہے غوث و قطب بھی افراد میں سے ہی ہوتا ہے اور جماعت افراد دائرہ قطب سے خارج ہوتی ہے۔

Marfat.com

سیدنا جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا سیدنا اجمیری سے فیض پانا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلسلہ چشتیہ میں بھی غوث پاک کا ہی فیض ہے۔ لہٰذا غوث پاک اور ان کا سلسلہ افضل ہے جواباً" عرض ہے کہ معاملہ یک طرفہ نہیں بلکہ دو طرفہ ہے اگر خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فیض یافتہ ہیں تو حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے فیض یافتہ ہیں۔ حقیقت گلزار صابری مولفہ مخدوم زمن شاہ محمد حسن صابری کا ص ۱۰۹ تا ص ۱۱۰ ملاحظہ کیجئے۔ حضرت غوث پاک نے خواجہ بزرگ اجمیری علیہ الرحمتہ شہنشاہ شفاعت امر سے فیض حاصل کیا دعائے حرزیمانی ملقب بسیف اللہ و سلطان الاوراد کی اجازت حاصل کی۔ نیز اقتباس الانوار ص ۱۳۵ میں ہے۔ مخصوص ترتیب اسم اعظم جو رسول خدا ﷺ سے سینہ بسینہ حضرت خواجہ کو پہنچی تھی وہ آپ سے حضرت غوث پاک نے حاصل کی۔ اب آپ کس منہ سے کہیں گے کہ قادری سلسلہ میں چشتیوں کا فیض نہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ غوث پاک اس وقت اپنی عمر کے آخری حصہ میں تھے اور خواجہ اجمیری ابتدائے سلوک میں جو نوجوان عنفوان شباب میں اس مقام کا حامل ہے۔ اس کا منتہی کیسا ہو گا۔

حضرات مشائخ چشت پر افترا

بعض لوگ حضرت عطاء رسول اللہ ﷺ خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ و حضرت قطب پاک و حضرت مخدوم صابر کلیری کی طرف ایک ایک منقبت منسوب کرتے ہوئے اپنے مقصد پر استدلال کرتے ہیں جبکہ آج تک وہ لوگ ٹھوس تو کجا کمزور سا ثبوت بھی پیش نہیں کر سکے۔ بازار میں ایک دیوان حضرت خواجہ اجمیری علیہ الرحمتہ سے منسوب ملتا ہے جس کے بارے میں تحقیق یہ ہے کہ وہ آپ کی طرف غلط طور پر منسوب کیا گیا ہے حقیقت میں یہ دیوان ملا معین الدین فراہی کا ہے۔

مقابیس المجالس ص ۱۵۹ ملفوظات قطب وقت حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ

Marfat.com

میں ہے کہ ایک صاحب نے کتاب معارج النبوۃ کا ذکر کیا تو حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمتہ نے فرمایا ملا معین صاحب واعظ کی تصنیف ہے ان کا ایک دیوان بھی ہے جس کا نام دیوان معین ہے اور چھاپہ خانہ والوں نے زیادہ بکری کی خاطر اس دیوان کو شیخ الاسلام خواجہ بزرگ معین الدین قدس سرہ سے منسوب کر دیا ہے حالانکہ اس کے مصنف ملا معین صاحب ہیں۔ سوانح حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر مصنفہ وحید احمد مسعود ص ۲۰۶ میں ہے۔ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری علیہ الرحمتہ کے نام نامی سے منسوب ایک دیوان بازار میں ملتا ہے مگر وہ دیوان مولانا معین الدین فراہی کا ہے جو اپنے زمانہ کے مشہور واعظ تھے۔

اس طرح حضرت خواجہ بختیار کاکی سے بھی ایک دیوان فرضی طور پر منسوب ہے جو ان کے شایان شان نہیں اور تو اور حضرت مخدوم صابر جیسے مجذوب بزرگ بھی شاعر بنا دیئے گئے ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ کا صاف و صریح اعلان ہے کہ "نہ میں نے کوئی کتاب لکھی اور نہ میرے پیران سلسلہ نے"۔ حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلی ارشاد فرماتے ہیں۔ میرے پیر و مرشد جناب سلطان الاولیاء قدس سرہ فرماتے تھے میں نے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی اسواسطے کہ شیخ الاسلام حضرت فرید الدین علیہ الرحمتہ اور شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمتہ اور باقی خواجگان چشت جو داخل ہمارے شجرہ میں ہیں کسی نے کوئی تصنیف نہیں کی خیر المجالس ص ۴۵۔

ملفوظات حضرت سیدنا شاہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ۔

سیرت خواجہ معین الدین چشتی ص ۲۴۵ تا ص ۲۴۷ میں لکھتے ہیں۔ حضرت والا کے تبحر علمی میں کس کو کلام ہو سکتا ہے۔ نیشاپور سمرقند اور بخارا میں اعلی تعلیم پائی اور فضیلت کی سندیں حاصل کی تھیں تبحر علمی کو مد نظر رکھ کر تصنیف و تالیف کا تخیل جمانا قرین عقل ہو سکتا ہے مگر خواجگان چشت کو مخالفت اور پردہ پوشی نے اسم و رسم سے بے گانہ بنا دیا لہٰذا ان کا طریقہ برملا اعلان کر رہا ہے۔

Marfat.com

ماآنچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم الا حدیث یار کہ تکرارے کنیم

حدیث یار حاصل علم ٹھہری اور رجوع الی الاصل اس سے مراد لی گئی۔ اس لحاظ سے وہ گفتنی نہیں رہی۔ بلکہ عمل بن کر معمولات میں شامل ہو گئی اور جزو روح بن گئی۔ بات جب ایسی ہو تو ان کا عمل اور طریق کار ہی ان کی تصنیف ہے۔ محبت حق میں یہ صاحبان اس قدر محو ہوئے کہ اخلاق اور اس کے رزائل و فضائل مہلکات و منجیات اور ازیں قبیل تصوف کے دوسرے مسائل پر انہوں نے کوئی کتاب لکھی ہی نہیں قیل و قال کی تصنیف کے متعلق اگرچہ بڑی گنجائش ہے مگر اس کا حاصل وصول کچھ نہیں حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا صاف و صریح ارشاد گرامی اپنی جگہ اٹل ہے کہ من ہیچ کتابی نہ نوشتہ ام زیرا کہ شیخ الاسلام فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ و از خواجگان چشت ہیچ شخصے تصنیف نہ کردہ است۔ مزید لکھتے ہیں دیوان جس کو حضرت والا (خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ) سے نسبت دی جاتی ہے وہ با تحقیق ملا معین کاشفی ہروی کے جذبات کا آئینہ ہے اور حضرت والا کے واردات جذبات خیالات تعلیم اور طرز سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتا ملا معین نویں صدی ہجری کے مشہور رواعظ تھے ان کی شہرت و عزت معارج النبوۃ کی تصنیف کی وجہ سے ہوئی اب اگر اسی دیوان کو حضرۃ والا سے کوئی تعلق ہے تو اس کی سند ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری کے حالات سے پیش کرنا چاہئے ظاہر ہے کہ نویں صدی ہجری سے پہلے کسی نے بھولے سے بھی حضرت والا کے کسی دیوان کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ کوئی دیوان ان سے منسوب کیا گیا۔ سیرت خواجہ سید معین الدین چشتی قدس سرہ مصنفہ وحید احمد مسعود ص ۲۴۵ تا ص ۲۴۷۔

حضرات مشائخ کرام کی طرف منسوب کی گئی یہ نظمیں اس قدر مبالغہ آرائی پر مبنی ہیں کہ ان محبوبان خدا کے شایان شان ہی نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی بڑے سے بڑا مدعی آج تک ان کا کوئی اصل پیش کر سکا ہے۔ فاتو برھانکم ان کنتم صادقین۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی مبالغہ آرائی اور مدح سرائی واعظین ہی کا

Marfat.com

کام ہے۔ نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ان حضرات نے کوئی نظم رسول اللہ ﷺ کی شان میں تو نہ لکھی مگر سب نے ایک ایک مبالغہ آرائی پر مبنی نظم حضرت شیخ کی شان میں لکھنا ضروری خیال کیا تو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی مداح کی ذہنی اختراع ہیں جس نے اپنے خود ساختہ مسلک کو تائید دینے کے لئے ان نظموں کو حضرات مشائخ عظام کی ذوات قدسیہ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

غالی قادریوں کا غلو

شدید غالی لوگ حضرت شیخ قدس سرہ کی شان میں اس قدر غلو سے کام لیتے ہیں کہ صحابہ کرام وائمہ عظام بلکہ انبیاء کرام کو بھی معاف نہیں کرتے۔ در حقیقت ایسے غالی لوگوں کی تحریریں ہی اس تصنیف کا باعث اصلی بنیں۔ جبکہ بعض قادری علماء کا مبالغہ آمیز کلام بھی ان جہال کی خرابی بربادی بیدینی و زندیقی کا سبب بنا ان زندیقوں کی تردید اہل حق پر فرض و لازم ہے۔ بظاہر یہ صوفیانہ شکل میں ہیں مگر در حقیقت شیطان صفت ہیں۔ من گھڑت حکایات اور کرامات کو ان بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں اور مسلک کے سخت نقصان کا سبب بن رہے ہیں عام لوگوں کو سنی حنفی قادری کہلا کر دھوکہ دیتے ہیں ان کا افراط و تجاوز اس قدر بڑھ چکا ہے کہ خود قادری علماء بھی گھبرا اٹھے ہیں۔ مفتی اقتدار احمد نعیمی قادری العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ حصہ دوم ص ۳۰۴ میں لکھتے ہیں۔ "ہاں وہ کرامات جو جوش جنون میں بعض خبثاء نے خود گھر بیٹھے بنا کر غوث پاک عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کر دیں اور وہ شریعت کے بھی خلاف ہیں۔ وہ ناقابل قبول ہیں کیونکہ ان کی تائید قرآن و حدیث سے کہیں بھی نہیں ملتی مثلاً" غوث پاک کا روحوں والی زنبیل چھین لینا (معاذ اللہ) اس طرح کی کفریہ فسقیہ باتیں لوگوں کو گستاخ بزرگان بنا دیتیں ہیں اس لئے کہ حضرت ملک الموت عزرائیل علیہ السلام رسل ملائکہ تمام غوثوں قطبوں سے ان کا مقام بلند تر ہے۔ غوث پاک عبدالقادر جیلانی کا مقام و درجہ صرف اپنے وقت اور بعد والے تمام اولیاء اللہ سے

Marfat.com

بلند ہے جیسا کہ ہم نے سیرت امام اعظم میں ثابت کر دیا۔ یہ دراز گفتگو مجھے اس لئے کرنا پڑی کہ فی زمانہ جسطرح وہابی دیو بندی اہلسنّت بن کر حضور غوث پاک اور دیگر اولیاء اللہ کی گستاخیاں کرتے پھرتے ہیں اسی طرح بعض شیطان لوگ سنی بن کر صوفیانہ لباس پہن کر غوث پاک کے جھوٹے عاشق بن کر یہاں تک بدعقیدگی کر جاتے ہیں کہ ولی کا درجہ نبی سے بڑھا دیتے ہیں۔ حالانکہ مسلک اہلسنّت میں کوئی ولی کسی نبی سے برابری نہیں کر سکتا۔ غوث پاک عبدالقادر جیلانی اور دیگر تمام غوث و قطب تو تابعین و تبع تابعین کے بعد درجہ رکھتے ہیں۔ وہ سرکاریں ہیں اوریہ غوث قطب ان کے خدام ہیں۔ ان کے خلاف عقیدہ رکھنے والا حاشا حاشا سنی نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

نمبر۔ ۱ نانک دادک ولوں اچا سچا حسبوں نسبوں نبیان نالوں گھٹ نہ رہیا ہر وصفوں ہر کسبوں

نمبر۔ ۲ کے برساں دے موئے جگائے سکے نیرو گائے کھتے روح فرشتے ہتھوں لکھے لیکھ ہٹائے

نمبر۔ ۳ نبیاں نوں رب ولوں آندے وحی سلام سنیجے وحی نہ محرم میراں تائیں دسے بھید انیجے

نمبر۔ ۴ نبیاں تے جد اوکڑ آئی روح میراں داپوہتا مشکل حل کرائی ہردی۔ قرب شاندا بوہتا

اشعار مذکورہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مفتی اقتدار احمد نعیمی قادری لکھتے ہیں

الجواب

سوال مذکورہ میں سیف الملوک کے جتنے اشعار بھی درج کئے گئے ہیں وہ سب قطعاً" قطعاً" غلط اور گمراہی ہیں پہلے تین اشعار کا دوسرا مصرعہ غلط اور غیر شرع ہے لیکن چوتھا شعر تو مکمل کفریہ ہے جو مسلمان ان پر عقیدہ رکھے گا یا ان کو صحیح کہے گا وہ ایمان سے خارج ہوگا اور پہلے تین اشعار کو ماننے والا گمراہ ہے (تا) اسلئے یہ کلام سخت گمراہی وضلالت ہے اور آخری شعر کفریہ ہے ان اشعار میں دوسرے کسی معنی کی گنجائش نہیں جس نے بھی یہ شعر بنایا ہے وہ اسلام سے دور کی گمراہی میں ہے غوث اعظم حضور سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مسلک اہل سنت بالکل صاف اور واضح ہے۔ کسی اینچ پینچ اور توڑ پھوڑ یا تاویل کی ضرورت نہیں یہ کہ شہنشاہ بغداد اپنے زمانے اور بعد والے تا قیامت اولیاء اللہ غوثوں۔ قطبوں کے سردار ہیں اور پہلے زمانوں کے اولیاء اللہ یعنی اولیاء بنی اسرائیل وغیرہ بھی آپ کا احترام وادب ملحوظ رکھتے ہیں لیکن صحابہ کرام تابعین اور غوث پاک کے اساتذہ اور مشائخ مرشدین رضی اللہ عنہم کا مقام وقرب درجہ بدرجہ فوقیت رکھتا ہے چنانچہ آقاء کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کا ارشاد پاک ہے مشکوۃ شریف ۶۵۴ بروایت بخاری شریف مسلم اور نسائی شریف باب مناقب صحابہ عن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللّٰہ

Marfat.com

ﷺ اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم الخ ترجمہ اے قیامت تک کے مسلمانوں میرے صحابہ کی تعظیم کرو کیونکہ وہ تم تمام سے افضل ہیں پھر وہ تمام سے افضل ہیں جو ان سے ملیں یعنی تابعین پھر وہ تمام لوگ تا قیامت سب سے افضل ہیں جو ان سے ملیں یعنی تبع تابعین ان احادیث سے ثابت ہوا کہ تا قیامت کوئی مسلمان غوث وقطب عالم فقیہ صوفی یا قطب الاقطاب کسی صحابی تابعی یا تبع تابعی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اور جو شخص کسی ولی اللہ یا کسی صوفی یا کسی عالم کا درجہ کسی بھی صحابی وغیرہم سے زیادہ کہتا ہے یا سمجھتا ہے وہ بغیر دلیل بات کرتا ہے اور وہ کم عقل فرمان رسول کریم ﷺ سے مقابلہ کرتا ہے دلیل دوم۔ قلائد الجواہر مترجم اردو مطبوعہ مدینہ کمپنی کراچی ص ۱۸ مصنف عارف باللہ محمد یحییٰ تادفی رحمۃ اللہ علیہ قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔ غالباً" قدم حقیقی شیخ کی بھی مراد نہیں ہے کیونکہ یہ کئی وجوہ کی بناپر نامناسب معلوم ہوتا ہے ان میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اس طرح ان اسلاف کا احترام بے معنی ساہو کر رہ جاتا ہے جس پر اساس طریقت قائم ہے۔ اس عبارت سے واضح ہوگا کہ غوث پاک اپنے سلف کا احترام کرتے ہیں یعنی سلف غوث پاک کے اساتذہ جن کی شاگردی غوث اعظم نے کی یا مشائخ جن کی بیعت آپ ہوئے نیز علامہ عسقلانی ودیگر کثیر مشائخ واکابر نے قدمی هذه کا مطلب بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر اس کا معنی حقیقی قدم ہے تو ہم زمانہ اور بعد والے اولیاء اللہ مراد ہیں نہ کہ پہلے والے کیونکہ ان میں کچھ تو غوث پاک کے استاد بن کر ظاہری فیض عطا فرماتے رہے اور کچھ بزرگان دین نے غوث پاک کو اپنا مرید بناکر روحانی فیض عطا فرمایا۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے استاد یا مرشد کی گردن پر قدم رکھ کر افضلیت کا دعویٰ کردے (تا)

چوتھی دلیل قلائد الجواہر ص۸۰ پر ہے کہ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابوبکر ھوار سے بالواسطہ مروی ہے کہ قدمی هذه سے مراد اس دور کے تمام اولیاء اللہ ہیں کیونکہ وہ آنے والا (یعنی غوث پاک) اپنے عہد میں یکتاء روزگار ہوگا رہا اعلیٰ حضرت کا یہ شعر

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یاہوں گے

Marfat.com

سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا۔
اسکے چار مطلب بیان کیے گئے ہیں نمبرا۔ قبل سے مراد سابقہ امتوں کے اولیاء اللہ ہیں جیسے امت سلیمان کے آصف بن برخیا اور امت موسی و عیسی وغیرہ علیہم السلام کے اولیاء اللہ اصحاب کہف وغیرہ نمبر۲۔ قبل سے مراد صحابہ تابعین تبع تابعین کے بعد وہ اولیاء اللہ ہیں جو آپ کے اساتذہ ومشائخ سے علاوہ ہیں نمبر۳۔ یہاں ادب سے مراد احترام وافضلیت نہیں۔ بلکہ شفقت مراد ہے اور لغت کے اعتبار سے ادب بمعنی شفقت بھی آیا ہے چنانچہ ۔ حاشیہ مشکوۃ شریف ص۳۹۷ کتاب بحوالہ مرقات شرح مشکوۃ شریف میں ہے مرقات جلد نہم ص۴۵ مطبوعہ امدادیہ ملتان پاکستان قیل التعظیم لمن فوقک والرفق لمن دونک پوری عبارت کا ترجمہ اس طرح ہے کہ آداب جمع ہے ادب کی اور ادب کے چند معنی جن میں سے دو یہ ہیں بعض کی طرف سے کہا گیا ہے کہ اپنے سے بڑے کا ادب اس کی تعظیم ہے اور اپنے سے چھوٹے کا ادب اس سے شفقت ونرمی کرنا ہے اور خاصیت کی بنا پر رعایت برتنا ہے۔ یہ تینوں معانی اس شعر کے درست ہیں۔ چوتھا معنی جو بعض ان پڑھ عوام لوگ کہتے ہیں کہ اس شعر کا معنی یہ ہے کہ سرکار بغداد کا درجہ تمام صحابہ تابعین وغیرہ سب سے زیادہ ہے یہ مراد لینا جہالت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ مسلک اہل سنت کے خلاف بلکہ قرآن وحدیث وفقہ کے صریحی خلاف ہے بھلا اعلی حضرت مسلک اہل سنت کے خلاف کیسے لکھ سکتے تھے۔ (تا) تو جس کسی کے بھی ہوں ۔ سراسر کفریہ ہیں اور تمام علماء اسلام عربی و عجمی کا اس پر اتفاق ہے جیسا کہ الازہر مصر دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف حجاز قدس افغانستان مفتی کابل اور پاکستان کے بیشتر علماء کرام فقہاء ملت کے فتاوی حاصل ہو چکے ہیں۔ (تا)تو جو بدبخت گمراہ یہ کہے کہ غوث پاک انبیاء سے زیادہ قرب زیادہ محرم راز الہی اور کسی وصف میں کم نہیں وہ نگاہ غوثیت میں مردود کیوں نہ ہوگا۔ اللہ کے یہ پیارے بندے اس طرح کی چاپلوسیوں سے اور بیجا تعریفوں سے خوش نہیں ہوا کرتے بلکہ نگاہ قہر سے ناراض ہوتے ہیں عیسائی حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہتے ہیں شیعہ حضرت علی کو رب اور خدا کہتے ہیں۔ تو کیا ان کفریات سے حضرت عیسیٰ علیہ

Marfat.com

السلام یا حضرت علی رضی اللہ عنہ خوش ہیں ؟ ہرگز نہیں وہ تو ان چاپلوسوں کو مردود ازلی لائق جہنم سمجھتے ہیں بس اس طرح سمجھ لو کہ اس قسم کے شعر لکھنے والا بھی بارگاہ غوث پاک میں مردود جہنمی ہے۔ بلکہ جاہلانہ گستاخی ہے کسی بیٹے کی تعریف کرتے ہوے کہاجائے کہ یہ اپنے باپ کا بھی باپ ہے تو یہ مدح وثناء نہیں بلکہ احمقانہ پاگلانہ بدتمیزی ہے۔ (تا) ہاں بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج میں گئے تو لامکان پر اوپر نہ چڑھ سکے تب روح غوثپاک نے مشکل حل کرائی اور نبی کریم کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر اوپر پہنچایا میاں محمد صاحب کے اس کفریہ شعر میں اسی جانب اشارہ ہے مگر میں کہتا ہوں اس واقعے کاکوئی ثبوت ؟ نہ اس کا ذکر قرآن مجید میں نہ حدیث شریف میں نہ کسی معتبر کتاب میں نہ صوفیاء کی زبان میں جس زبان اقدس نے بلال رضی اللہ عنہ کی کھڑاؤں کاتذکرہ فرما دیا ان کو اس اہم بات کا تذکرہ کیا مشکل تھا جب براق اور رفرف کا ذکر ملتا ہے تو اس کو کیوں ذکر نہ فرمایا نیز یہ کہنا کہ معاذاللہ نبی کریم چڑھ نہ سکے یہ کفریہ گستاخی ہے صداقت تو یہ ہے کہ نبی کائنات سفر معراج کے لیے براق رفرف کے حاجت مند بھی نہ تھے۔ یہ سواریاں بھی فقط عزت افزائی اور شان شاہانہ کے لیے تھی یہ بناوٹی بات کسی نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے بھی سوالا بیان کی تو اعلیٰ حضرت قبلہ نے عرفان شریعت میں اس کو صرف ممکنات تک تسلیم کیا ہے کہ ایسا ہوسکتا ہے اور غوث پاک کی روح بطور سواری پیش ہوئی ہو تو ممکن ہوسکتی ہے مگر اعلیٰ حضرت جیسے محقق عالم کو بھی اپنی اس ممکن پر کوئی دلیل یا تحریری ثبوت نہ مل سکا ممکن ہونا اور چیز ہے۔ عقائد کی بنیاد ممکنات پر نہیں رکھی جاسکتی ممکن تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آسمان زمین بن جائے اور زمین آسمان بن جائے مگر حقیقت تو ایسی نہیں ہے۔ اہل سنت کا مسلک خود ساختہ تخیلات اور ممکنات پر قائم نہیں ہے۔ بلکہ واقعات یقینیہ اور ٹھوس دلائل ہی مسلک اہل سنت کی بنیاد ہے اور حقیقت واقعی میں یہ ثابت نہیں لہٰذا ایسے تخیلات کو اٹل مذہب عقیدہ اور مسلک بنالینا یا صحیح تسلیم کرلینا اور حتمی یقینی لہجے میں اشعار بنا ڈالنے سراسر جہالت ہے اگر معراج کی رات روح میراں کے اس طرح پہنچنے میں ذرا بھی حقیقت ہوتی تو اشارتاً "کنایتاً" احادیث مبارکہ میں کچھ تو ذکر ہوتا۔ پھر

Marfat.com

اس میں کیا حکمت ہے کہ احادیث میں امام اعظم کا کنایہ اور امام مالک کا اشارۃ اور علاقہ ہندوستان کا بشارۃ ذکر ملتا ہے مگر دو باتیں کہیں ثابت نہیں نمبرا۔امامت علی مرتضٰی کسی حدیث اور واقعے سے ثابت نہیں نمبر۲۔ غوث پاک کا تذکرہ کسی حدیث پاک سے ثابت نہیں (تا) مگر میں کہتا ہوں کہ روحیں چھیننے کا واقعہ اس لئے بھی غلط ہے کہ جن جاہلوں نے یہ کرامت گھڑی ہے وہ کہتے ہیں کہ روحیں زنبیل یعنی تھیلے میں تھیں۔ حالانکہ قبض ارواح اور روح لے جانے کا جو طریقہ احادیث سے ثابت ومذکورہ ہے وہاں تھیلے کا ذکر نہیں۔ یعنی اسطرح بوری بھر کر نہیں لے جائی جاتیں (تا) بہر کیف سفر معراج میں روح میراں کا پہنچنا تو بالکل ہی بے ثبوت ہے اور یہ انداز بیان تو قطعاً" گستاخی ہے (تا) اعلی حضرت نے اس واقع کو ممکن کہتے ہوئے۔ انبیاء کرام کی بارگاہ میں حاضری پر قیاس فرمایا لیکن یہ قیاس مطابقت نہیں رکھتا (تا)

غرضیکہ روح مع الجسد سے مکمل ہونے کے بعد اسی روح الٰہی کی قوت تھی جو حضرت عیسٰی ابن مریم فرماتے ہیں انی اخلق لکم اور عمل بھی کردکھاتے ہیں اور اسی روح محمدی کی آواز تھی جو حالت سکر میں غوث پاک کی زبان سے ایسے لفظ نکلتے ہیں کہ میں نے نوح علیہ السلام آدم وایوب یوسف علیہم السلام کی مدد کی مگر عالم ارواح میں نہ روح مسیح سے کچھ آواز یا عمل آیا۔ نہ روح غوث پاک کی کوئی آواز تھی۔ روح الٰہی کی ودیعت صرف قوت مسیحیت کے فیضان کے لئے ہوئی اسی طرح روح محمدی کی ودیعت صرف فیضان قطبیت کے لئے ہوئی نہ روح الٰہی حضرت مسیح کی جز بنی نہ روح محمدی غوث اعظم کی جز بنی ہر انسان کی طرح غوث پاک کی اپنی روح علیحدہ ہے اور اس روح نے عالم ارواح میں کوئی کام نہ کیا ہاں البتہ جب تجلی روح الٰہیہ کا غلبہ ہوتا حضرت مسیح سے خدائی کلمات ادا ہوتے اور مسیح علیہ السلام ان کا مظہر بن جاتے بایں طور جب انوار روح محمدی کا غلبہ ہوتا تو غوث پاک کی زبان سے محمدی کلمات ادا ہوتے اور زبان عبدالقادر فقط مظہر کلمات محمدی بن جاتی لیکن چونکہ حضرت عیسٰی نبی ہیں اور نبی کی طاقت قوت برداشت بے حدو بے شمار ہوتی ہے کوئی فرشتہ کوئی ولی غوث وقطب یاخود غوث پاک بھی اس کی ابتداء تک بھی نہیں پہنچے اس قوت برداشت کی بنا پر

Marfat.com

حضرت عیسیٰ پر کبھی حالت سکر طاری نہ ہوئی اس لئے کہ آپ کی زبان پاک سے مستقبل کے کلمات تو ادا ہوئے ماضی کے ادا نہیں ہوتے تھے بخلاف حضور غوث پاک کے کہ آپ غلبہ روح محمدی کو برداشت نہ کرتے ہوئے حالت سکر میں چلے جاتے تھے۔ تب یہ کلمات ادا ہوتے تھے۔ کتاب الجواہر میں جوہر عیسوی کے تحت لکھا ہے کہ بندے کی زبان حالت ضبط میں مستقبل کی بات کرتی ہے اور حالت سکر میں ماضی کی یہ شان قوت سرکار دو عالم ﷺ ہی ہے اور آپ کی ہی قوت برداشت ہے کہ باوجود تجلیات کثیرہ کے نہ سکر ہوتا ہے نہ غشی نہ منہ سے کچھ الفاظ نکلتے ہیں بلکہ پھر بھی ہمہ وقت عرض کرتے ہیں کہ اللہ تو رب ہے میں بندہ نیز حضرت مسیح کو پتہ ہوتا تھا کہ میرے منہ سے کیا لفظ نکل رہے ہیں۔ مگر غوث پاک کو پتہ نہ ہوتا تھا کہ میرے منہ سے روح محمدی ﷺ کے کلمات نکل رہے ہیں کیونکہ آپ پر سکر ہوتا تھاحضرت بایزید .سطامی کا سبحانی ما اعظم شانی کہنا۔ یا وادی سینا کے ایک درخت کاانی انا اللّٰہ پکارنا۔ یہ ودیعت نہ تھی بلکہ جز وقتی ظہور روح الہیہ تھی۔ اور حضرت بایزید .سطامی پر اس کے ظہور کے وقت قابو نہ رہتا تھا بلکہ حالت سکر غلبہ کرلیتی تھی۔ آپ کو پتہ نہ ہوتا تھا کہ منہ سے کیا ادا ہو رہا ہے۔ اس طرح غوث پاک پر بھی۔ اگر ان الفاظ سے ہی غوث پاک کو روح محمدی ﷺ کا مقام ودرجہ دے دیا جائے تو پھر حضرت مسیح کو بوجہ روح اللہ ہونے کے خدا کا درجہ دینا پڑے گا اور پھر درخت کو آواز انی ان اللّٰہ میں اللہ ہوں۔ اس کو کیا کہا جائے گا؟ ماننا پڑے گا کہ یہ سب فقط مظہر ہیں ان کی اپنی یہ ہمت وجرات نہیں ہے۔ مولاء رومی نے فرمایا شعر۔

چوں روا باشد انا اللہ از درنت کے روا نبود کے گوید نیک بخت

یعنی یہ اولیاء اللہ صرف مثل درخت مظہر ہیں نہ کہ اصل جب عبدالقادر دنیا میں آئے تو مکمل ہوئے اور آپ کو مقام اور مدارج قطبیت دینے کے لئے سردار اولیاء اللہ بنانے کی بنا پر روح محمدی ﷺ انعام واکرام سے ودیعت ہوئی تو آپ فقط اس کا مظہر بن گئے غوث پاک نہ فقط روح کا نام ہے نہ فقط جسم کا بلکہ اسی روح مع الجسد کو جس کو روح

Marfat.com

عبدالقادر اور جسم عبدالقادر کہا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ ہمیشہ جز کا نام اضافت سے لیا جاتا ہے اور کل کا نام بغیر اضافت فقط روح میراں یعنی روح عبدالقادر اس نے عالم ارواح میں کوئی عمل نہیں کیا نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے ہاں روح محمدی کا تصرف اپنے جسم پاک نوری سے ثابت ہے مگر یہ روح محمدی ﷺ اس وقت عالم ارواح میں غوث پاک کو ودیعت نہ ہوئی تھی کیونکہ عالم شہود اور منظر موجودات میں ذات عبدالقادر کا وجود ہی نہ تھا نہ کوئی میراں تھا نہ پیر پیراں بلکہ نہ کوئی صفی تھا نہ خلیل نہ کلیم نہ مسیح صرف کنت نبیاً کی جلوہ گری تھی ﷺ ان دلائل اور حقائق کے ہوتے ہوئے اندھی تقلید وعقیدت میں ایسے کفریہ اشعار بنانا اور قصیدہ روحی بنا کر غوث اعظم کی طرف منسوب کرنا سراسر جھوٹ اور گمراہی ہے۔ اب ہم سیف الملوک کی عزت کا خیال رکھیں یا شان نبوت کا سیف الملوک کی توہین سے بچنا زیادہ ضروری اور فرض ہے یا گستاخی انبیا سے حالت سکر میں واقعی چند کلمات غوث اعظم کے منہ سے نکلے مگر زبان آپ کی تھی۔ بات روح محمدی ﷺ کی تھی۔ آپ کی زبان پر روح محمدی بول رہی تھی غوث پاک نے خود کوئی قصیدہ روحی نہ بنایا۔ جس بد بخت نے بھی بنایا غلطی کی حالت سکر کو ظاہر کرنا شائع کرنا بھی گمراہی ہے (العطایا الاحمدیہ ص ۸۱ تا ص ۹۷ ج ۳)

نبر اس شرح شرح العقائد ص ۲۹۷ میں صاحب علم لدنی علامہ عبدالعزیز فرہاروی و للناس فی ھذ المقام خرافات کے عنوان سے بعض خرافات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ومنھا قول بعض الصوفیۃ انہ لم یتصرف فی المبرم احد الا آلشیخ عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ العزیز۔

اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے علامہ محمد برخوردار ملتانی محشی فرماتے ہیں۔

وقولہ لم یتصرف الخ اقول لقد افرط مریدیہ فی بیان تصرفاتہ یقولون تو فی احد خدام الغوث الاعظم وجاء ت زوجتہ الی الغوث فتضرعت والتجات علیہ و طلبت حیاۃ زوجھا فتوجہ الغوث الی المراقبۃ فرای فی عالم الباطن ان ملک الموت یصعد الی السماء و معہ ارواح المقبوضۃ فی ذالک الیوم۔

Marfat.com

فقال یا ملک الموت قف اعطنی روح خادمی فلان و سماه باسمه فقال ملک الموت انی اقبض الارواح بامر الهی واردبها الی باب عظمة کیف یمکن ان اعطیک الروح الذی قبضته بامر ربی فکرر الغوث علیه اعطاء روح خادمه الیه فامتنع من اعطائه و فی یده ظرف معنوی کهیئة الزنبیل فیه الارواح المقبوضة فی ذالک الیوم فبقوة المحبوبیة جر الزنبیل واخذه من یده فتفرقت الارواح ورجعت الی ابدانها فنا جی ملک الموت ربه فقال یا رب انت اعلم بما جری بینی و بین محبوبک وولیک عبدالقادر فبقوت السلطنة والصولة اخذ منی ما قبضت من الارواح فی هذا الیوم فخاطبه الحق جل جلاه یا ملک الموت۔

ان الغوث الاعظم محبوبی و مطلوبی لم لا اعطیت روح خادمه و قد راحت الارواح الکثیرت من قبضتک بسبب روح واحد فتندم هذا الوقت کما فی تفریح الخاطر لعبد القادر بن محی الدین الا ربلی وقد ملا کتابه بامثال هذا الحکایة عصمنا اللّٰه عن الغوایة۔

ترجمہ:۔ اور لوگوں کی اس مقام میں بہت سی خرافات ہیں ان میں سے بعض صوفیوں کا قول کہ قضائے مبرم میں کسی نے تصرف نہیں کیا مگر شیخ عبدالقادر جیلانی نے۔ میں کہتا ہوں آپ کے مریدین نے آپ کے تصرفات کے بیان میں افراط و تجاوز سے کام لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ غوث پاک کے خدام میں سے کوئی شخص فوت ہو گیا۔ اس کی زوجہ غوث پاک کے پاس آئی۔ عاجزی زاری کی اور اپنے خاوند کی زندگی طلب کی حضرت غوث نے مراقبہ میں عالم باطن کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ ملک الموت آسمان کی طرف جا رہا ہے۔ اور اس دن کی مقبوضہ روحیں اس کے پاس ہیں تو آپ نے کہا کہ اے ملک الموت ٹھہر جا۔ میرے فلاں خادم کی روح مجھے دے دے اور اس کا نام لیا۔ ملک

Marfat.com

الموت نے کہا میں امر الٰہی سے ارواح قبض کرتا ہوں اور باب عظمت میں لے جاتا ہوں تو میرے لئے کیسے ممکن ہے کہ وہ روح جسے میں نے امر الٰہی سے قبض کیا ہے تجھے دے دوں غوث پاک نے تکرار کیا کہ میرے خادم کی روح دے دے عزرائیل نے نہ دی اس کے ہاتھ میں ایک معنوی برتن زنبیل کی شکل کا تھا جس میں اس دن کی مقبوضہ ارواح ہیں تو آپ نے قوت محبوبیہ سے زنبیل ملک الموت کے ہاتھ سے چھین لی۔ تو روحیں بکھر کر اپنے بدنوں کی طرف لوٹ گئیں ملک الموت نے اپنے رب کے حضور عرض کی اے رب تو جانتا ہے جو کچھ میرے اور تیرے محبوب اور ولی عبدالقادر کے مابین ہوا ہے۔

اس نے صولت و سلطنت کی قوت سے اس دن کی روحیں چھین لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا اے ملک الموت بے شک غوث اعظم میرا مطلوب اور محبوب ہے تو نے اس کے خادم کی روح اسے کیوں نہ دی ایک روح کی وجہ سے کثیر روحیں تیرے قبضے سے نکل گئیں۔ تو ملک الموت پشیمان ہوا جیسے کہ تفریح الخاطر مصنفہ عبدالقادر بن محی الدین اربلی میں ہے اس نے اس قسم کی حکایات سے اپنی کتاب کو بھر دیا ہے۔ اللہ ہمیں گمراہی سے بچائے۔

علامہ محمود الوسی تفسیر روح المعانی ص ۲۷ ج ۳۔ پر لکھتے ہیں۔

و بعض المتوصفة كجهلة الشيعة التزموا ظاهر كل من الكلامين وظنوا۔ ان اولياء هذه الامة وصديقيهم اعلٰى كعبا من الانبياء ولونالو مقام الصديقية محتجبين بما روى عن الامام الربانى سيدى و سندى عبدالقادر الكيلانى قدس سره انه قال يا معشر الانبياء الفرق بيننا و بينكم بالالقاب و اوتينا مالم توتوه (الى ان قال) وانت تعلم ان التزام ذلك والقول به خرق لاجماع المسلمين و مصادم للادلة القطعية على افضلية الانبياء علٰى سائر الخلق اجمعين وبوشك ان يكون القول به كفرا" بل قد قيل به۔

Marfat.com

(الی ان قال) لنا ان نقول ان ذلک القول صدر عن القائل عند فنائه فی الحقیقة المحمدیة والذات الاحمدیة فاللسان حینئذ لسانها والقول قولها۔

ترجمہ:۔ علامہ الوسی حضرت ابراھیم علیہ السلام کے قول رب ارنی کیف تحی الموتی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول لو کشفت لی الغطاء ما ازددت یقیناً" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بعض صوفیوں نے جاہل شیعہ کی طرح ہر دو کلام کے ظاہر کو لازم پکڑا ہے اور گمان کیا ہے کہ اس امت کے اولیاء اور صدیقین انبیاء کرام سے افضل ہیں۔ خواہ مقام صدیقیت کو پالیا ہو۔ امام ربانی سیدنا عبدالقادر جیلانی کے اس قول سے استدلال کرتے ہوئے کہ آپ نے فرمایا کہ اے نبیوں کی جماعت ہمارے اور تمہارے درمیان صرف لقبوں کا فرق ہے حالانکہ ہمیں وہ دیا گیا ہے جو تمہیں نہیں دیا گیا۔ اور تجھے یہ بات معلوم ہے کہ اس کا التزام اور یہ قول اجماع مسلمین کا خرق ہے۔ اور افضلیت انبیاء پر ادلۂ قطعیہ کے متصادم ہے اور قریب ہے کہ یہ قول کفر ہو بلکہ ایسا کہا گیا ہے کہ یہ کفر ہے ہم یہ کہیں گے یہ قول قائل سے حقیقت محمدیہ اور ذات احمدیہ میں فناء کے وقت صادر ہوا لہٰذا یہ اسی کی زبان اور اسی کا قول ہے۔ اور یہ آپ کیطرف سے صادر نہیں ہوا۔

اولیاء امت محمدیہ کی جماعت اولین یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی افضلیت برجمیع امت کے دلائل ہم قرآن و سنت سے بقدر کفایت بیان کر چکے

نبی پر غیر نبی کو فضیلت دینا

یہاں ہم نبی پر غیر نبی کو فضیلت دینے کے موضوع پر کچھ حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا کفر ہے۔

بہار شریعت جلد اول ص ۲۶ میں ہے اور یہ بالاجماع کفر کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہا جائے نیز اسی میں ہے کہ جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔

بہار شریعت ج ۱ ص ۱۳ نیز فرماتے ہیں۔

انبیائے کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی

Marfat.com

کتنا ہی مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے یا برابر بتائے کافر ہے۔

بہار شریعت ج ا ص ۱۵ فاضل کو مفضول کہنا فاضل کی توہین اور ایذاء ہے۔
اور نبی کی توہین و تکذیب کفر ہے۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان قادری جزاء اللہ عدوہ ص ۸۵۔

میں لکھتے ہیں جو کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق بے دین اور ملحد دھریہ ہے۔ مواہب شریف میں امام ابن حبان۔ صاحب صحیح مسمی بالتقسیم والا نواع سے نقل فرمایا۔ من ذهب الى ان النبوت مكتسبة لا تنقطع والى ان الولى افضل من النبى فهو زنديق۔ عقائد کی معتبر و مستند اور متد اول کتاب شرح العقائد میں ہے۔ فما نقل عن بعض الكرامية من جواز كون الولى افضل من النبى كفر وضلال (الى ان قال) ان النبى متصف بالمرتبتين آگے چل کر لکھتے ہیں لا يبلغ ولى درجة الانبياء۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ رد الرفضہ صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں۔

جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

شفاء شریف ص ۳۶۵ میں انہیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے۔

وكذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة فى قولهم ان الائمة افضل من الانبياء اور اس طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔ امام اجل نووی کتاب الروضہ میں پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ص ۴۴ میں کلام شفاء نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں۔ مولانا علی قاری شرح شفاء مطبوع قسطنطنیہ ج ۲ ص ۵۲۶ میں فرماتے ہیں۔ هذا كفر صريح۔ یہ کھلا کفر ہے۔ منه الروض الازهر شرح فقه اكبر مطبع حنفی ص ۱۴۶ میں ہے۔ ما نقل عن بعض الكرامية من جواز كون الولى افضل من النبى كفر وضلالة والحاد و جهالة۔

Marfat.com

وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفرو ضلالت و بے دینی و جہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ ج ۲ ص ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آخر فصل اول باب ثانی میں ہے واللفظ لها ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء۔ بے شک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے اس پر کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اولیاء عظام سے افضل ہیں۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصرج ۱ ص ۲۱۵ میں ہے۔

التفضیل علی نبی تفضیل علی کل نبی کسی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتاناہے۔ شرح عقائد نسفی مطبع قدیم۔ ص ۱۱۵

طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ ص ۲۱۵ میں ہے۔ واللفظ لهما تفضیل الولی علی النبی مرسلا" اولا" (کفر و ضلال کیف و هو تحقیر للنبی بالنسبة الی الولی الخ باختصارہ۔ ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفرو ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کے افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۷۵ میں ہے۔ النبی افضل من الولی وهوامر مقطوع به والقائل بخلافه کافر لانه معلوم من الشرع بالضرورة نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

اعلیٰ حضرت کی ہی ایک اور کتاب ملاحظہ کیجئے غایة التحقیق ص ۱۳ اہل سنت والجماعت نصرھم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملا ئکہ' رسل و انبیاء بشر صلوت اللہ و تسلیماتہ علیہم کے بعد خلفاء اربعہ رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں۔ تمام امم اولین و آخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت و عزت و جاہت و قبول و کرامت و قرب و ولایت کو نہیں پہنچتا۔

Marfat.com

ان الفضل بید اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذوالفضل العظیم

(الٰی ان قال) اس مذہب مہذب پر آیات قرانِ حکیم و احادیث کثیرہ حضور پر نور نبی کریم علیہ وآلہ و صحبہ الصلوۃ والتسلیم و اجماع صحابہ کرام و تابعین عظام و تصریحات اولیاء امت و علماء ملت رضی اللہ علیہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ و حج قاطعہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہو سکتا۔

حضرت علامہ محمود الوسی روح المعانی ص ۱۵۰۔ ج۔۶ میں حدیث غبطہ پر تبصرہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ فلا دلیل فیہ علی ان الولایۃ افضل من النبوۃ و قد کفر معتقد ذلک۔

Marfat.com

سوالات و جوابات

س :۔ اگر یہ فرمان امر خداوندی کی تعمیل نہ ہوتا بلکہ معاذ اللہ کم حوصلگی کے باعث صادر ہوتا جیسا کہ بعض متصوفین موجودہ زمانہ کا خیال ہے تو پھر آں قطب الوحدت خواجہ خواجگان. معین الحق والدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ بروقت صدور فرمان عالی سب سے پہلے سر تسلیم خم نہ فرماتے نیز آپ بھی بایزید بسطامی کی طرح توبہ کر لیتے اور ہمیشہ اس قول پر قائم نہ رہتے۔

ج :۔ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کے روحانی مربی اور پیر حضرت شیخ حماد قدس سرہ کا وصال ۵۲۵ھ میں ہوا اور آپ کے شیخ و مرشد حضرۃ شیخ ابو سعید مخزومی قدس سرہ کا وصال ۵۲۸ھ میں ہوا انہیں کے وصال کے بعد آپ ان کے ہی مدرسہ میں ان کے سجادہ نشین و جانشین بنے اور یہی دور آپ کے کلام ہذا کا زمانہ صدور ہے اس لئے کہ حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ نے اس بات کا تعین فرما دیا ہے کہ ان اقوال کا صدور غلبہ سلطان حال و فناء کی ابتداء میں ہوا ہے جبکہ وہ ابھی تک فضاء صحو میں نہ نکلے تھے آپ فرماتے ہیں۔ لبقایا السکر عندھم و انحصارھم فی مضیق سکر الحال وعدم الخروج الی فضاء الصحو فی ابتداء امرھم۔ نیز حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی قدس سرہ بوقت صدور کلام ھذا بجسدہ زندہ موجود تھے جنکا سن وصال ۵۳۵ھ ہے۔ لہٰذا یہ بات یقینی ہو گئی کہ کلام ہذا کا صدور سن ۵۳۵ھ سے پہلے پہلے ہوا ہے۔ شہزادہ داراشکوہ قادری مرید و خلیفہ حضرت میاں میر لاہوری علیہ الرحمہ اپنی کتاب سکینۃ الاولیاء ملفوظات حضرت میاں میر قادری لاہوری مصنفہ ۱۰۵۲ھ کے ص ۱۷ پر لکھتے ہیں خواجگان کے سلسلہ سے خواجہ یوسف ہمدانی۔ جو اس سلسلہ کے سردار ہیں بغداد میں غوث اعظم کی صحبت میں رہے (قادری عموماً" بات الٹ دیتے ہیں یہاں بھی اصل

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں رہے اور ان سے فیض حاصل کرتے اور اپنی روحانی مشکلات حل کرواتے رہے ملاحظہ کیجئے بہجۃ الاسرار) اور قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللّٰہ کی مجلس کے حاضرین میں سے تھے۔ لہٰذا قرین قیاس یہ ہے کہ کلام ہذا ۵۲۸ ھ یا ۵۲۹ ھ یا ۵۳۰ھ میں ظہور پذیر ہوا اس لئے کہ اس کے بعد کے دور کو غلبہ سلطان حال کا ابتدائی دور قرار نہیں دیا جا سکتا اس لئے کہ ۵۳۰ھ میں آپ کی عمر شریف ساٹھ سال بنتی ہے اب دوسری جانب توجہ مبذول فرمایئے کہ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ کی ولادت کثیر اور مضبوط روایات کے مطابق ۵۳۷ھ میں ہوئی بعض روایات میں سن ولادت ۵۳۶ھ مذکور ہے ایک نہایت ہی ضعیف روایت ۵۳۰ھ کی بھی ہے اس ساری بحث سے یہ بات آفتاب نیمروز و ماہتاب نیم ماہ کی طرح روشن ہے کہ بوقت صدور ایں کلام حضرت خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ کی ولادت بھی نہ ہوئی تھی چہ جائیکہ آپ خراسان یا غزنی کے پہاڑوں کی غاروں میں چلے کاٹ رہے ہوں اور "بل علٰی راسی و عینی" کہیں یہ بات حضرت گیسو دراز علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کی گئی ہے مگر ان کی کسی کتاب میں مذکور نہیں نہ ہی آپ کی کسی تصنیف کا نام لطائف الغرائب ہے اس قسم کے عجائبات و غرائبات درحقیقت خود غالی قادری حضرات کے مخترعات ہوتے ہیں اور پھر بلا تحقیق نقل در نقل کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ ۱۵ پندرہ سال تک تو آپ اپنے گھر ہی میں رہے۔ جب والد گرامی کا وصال ہو گیا تو ان کی وراثت میں سے حضرت خواجہ کے حصہ میں باغ وغیرہ مال و اسباب آیا آپ نے اس باغ کی نگہداشت شروع کی اور اس دوران میں ایک دن حضرت ابراھیم قندوزی اسے جو کہ ایک عظیم الشان مجذوب تھے باغ میں تشریف لائے حضرت خواجہ نے انتہائی ادب و احترام سے ان کی خدمت میں اپنے باغ کے انگور پیش کئے۔ جس پر حضرت ابراھیم قندوزی قدس سرہ نے اپنے منہ میں کھلی رکھ کر چبائی اور حضرت خواجہ کے منہ مبارک میں دے دی جس سے آپ کے دل میں عشق و محبت خداوندی کی آگ مزید بھڑک اٹھی سارا مال و اسباب فروخت کر کے مسکینوں اور درویشوں میں تقسیم کر دیا اور خود

Marfat.com

سمرقند و بخارا کی جانب طلب علم کے لئے روانہ ہو گئے علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے ملاقات ہوئی اور آپ سے شرف بیعت حاصل کیا۔

یہیں سے ریاضت و مجاہدہ کا دور شروع ہوتا ہے اپ نے تکمیل علوم کے لئے پانچ سال کا عرصہ بھی گزارا ہو تو بھی اس وقت آپ کی عمر شریف بیس سال سے متجاوز تھی جس وقت آپ نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے بیعت کی درحقیقت شیخ کامل سے بیعت کے بعد ہی کسی درویش کی اصل روحانی زندگی کا آغاز ہوتا ہے اور روحانی سلسلہ کے ساتھ تعلق بھی زندگی کے اسی حصہ کا ہوتا ہے۔ اڑھائی سال تک آپ اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر رہے اس کے بعد آپ کے شیخ نے سیاحت کا حکم دیا تو کس انوکھی شان اور نرالے انداز سے آپ مختلف ملکوں اور شہروں کے اندر اولیاء کرام و مشائخ عظام سے ملاقاتیں کرتے رہے جن میں چھوٹے بھی تھے اور بڑے بھی مبتدی بھی تھے اور متوسط و منتہی بھی مگر جہاں بھی آپ گئے ابر باراں کی طرح سیراب کرتے اور اپنے شیخ کی شان تربیت کے جلوے دکھاتے گئے یہاں تک کہ منتہی لوگوں نے بھی آپ سے اسم اعظم اور اوراد و وظائف کی اجازتیں لے کر آپ سے فیض حاصل کیا مثلاً" سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی جن سے حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمہ کی ملاقات ۵۶۱ھ میں ہوئی ۵۶۱ھ کی ابتداء میں حضرت غریب نواز حضرت نجم الدین کبریٰ کے پاس رہے اور اس کے بعد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاس کچھ دیر ٹھہرے رہے جس کی مقدار ۵۷ ستاون دن ذکر کی گئی ہے اس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ آپ ماہ صفر اور ماہ ربیع الاول میں حضرت غوث پاک کے پاس ٹھہرے رہے اور ربیع الاول شریف کے آخری دنوں میں یہاں سے روانہ ہوئے جبکہ اسی سال کے ماہ ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو حضرت غوث پاک کا وصال ہوتا ہے۔

Marfat.com

صاحب جواہر فریدی لکھتے ہیں "بسیار نعمت و حظوظ از صحبت یکدیگر حاصل نمودند" کہ دونوں نے ایک دوسرے سے بہت سی باطنی و روحانی نعمتیں اور فوائد حاصل کئے۔

اقتباس الانوار ص ۳۵۲ میں ہے کہ شغل سیر وجود ہفت علم اور شغل سہ پایہ چشتیہ اور اسم اعظم کی ترتیب خاص جو خواجگان چشت اہل بہشت سے حضرت خواجہ اجمیری کو سینہ بسینہ پہنچی تھی وہ آپ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو تلقین فرمائی۔

حقیقت گلزار صابری ص ۱۱۰ میں ہے دونوں حضرات نے بالہام باطنی اور اپنے اپنے پیر و مرشد کے حکم کے مطابق تکمیل ترکیب تلاوت غوثی معنوی اور قیومی روحی دعائے ماثورہ کی باہم دیگر فرمائی (تا) اور حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری قدس سرہ نے ترکیب تلاوت قیومی و روحی دعائے موصوف کی حضرت سید عبدالقادر جیلانی کو عنایت کی اب دیکھنا یہ ہے کہ ایک ایسا شیخ جس کی ساری زندگی فخر و ادلال اور سکر و حال میں گزری ہے اس کی زندگی کے آخری ایام میں یک لخت تغیر و انقلاب کیوں واقع ہو گیا؟ اس کی زندگی کے آخری ایام میں کس ایسی مقدس ہستی کا فیض ہوا کہ ساری زندگی کے ادلال ناز کو چھوڑ کر مقام عبدیت و نیاز کی طرف آ گئے اس تغیر کی شہادت سب اکابرین دے رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ ایسی مقدس ہستی حضرت خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری قدس سرہ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی آخری دنوں میں انہیں سے صحبت اور انہیں کے فیض کا ذکر ملتا ہے۔ یہ مشائخ چشت اہل بہشت کی ہی برکت تھی اس لئے کہ عجز و نیاز و عبودیت سلسلہ عالیہ چشتیہ کی فطرت میں شامل ہے۔ بصورت تسلیم سر تسلیم خم کرنا بایں وجہ تھا کہ حضرت شیخ مقام فنا میں تھے اور اولیاء کرام کا سر جھکانا کسی اور کے لئے تھا جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام اور درخت کا معاملہ تھا۔ نیز آپ اس وقت کے قطب تھے اور ہر قطب اپنے دور میں متصرف اور اپنے ہمعصر حضرات میں جب تک بوجود ظاہری موجود ہے افضل ہوتا ہے مگر اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ آپ اس اظہار میں مامور من اللہ تھے نیز شطحیات کی ذمہ داری خود اصحاب شطح پر ہی ہوتی ہے اگر وہ شطح اسوقت کے اعتبار سے صدق بھی ہو تو اس وقت

Marfat.com

کے حضرات کے لئے تسلیم کرنے میں کوئی نقص نہیں نقص تو اظہار شطح میں ہے جس کی تمام تر ذمہ داری شاطح پر ہے نہ غیر پر اس سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ تسلیم کرنے والا آپ کے دور کے اختتام "وفات" کے بعد بھی آپ سے بالاتر و افضل تر مقام و مرتبہ پر فائز نہیں ہو سکتا یقیناً" ایسا ہو سکتا ہے۔

کما صرح الشیخ ابن العربی۔ نیز ہم مضبوط ترین حوالہ جات سے آپ کا رجوع توبہ و استغفار ثابت کر چکے ہیں لہٰذا اس قول کے از قبیل شطحیات ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہا۔ امر و نہی جدید کا نزول بعد از خاتم النبیین ﷺ کسی پر ہو ہی نہیں سکتا کما سبق تفصیلا"

حاشیہ:۔

1۔ نفحات الانس میں حضرت جامی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ابراہیم قندوزی جلیل القدر مجذوب تھے حضرت غوث پاک کی آرزو تھی کہ ان کے ساتھ ایک شب گزاریں بڑی مشکل کے بعد یہ موقع نصیب ہوا چنانچہ دونوں نے شہر کی جامع مسجد میں قیام کیا نصف شب گزرنے پر کھانے کی فرمائش کی یہ حضرت اول تو کچھ کھاتے نہ تھے اور جب کھانے پر آتے تھے تو بس نہ کرتے تھے۔ حضرت غوث پاک کو ان کی عادت کا علم تھا چنانچہ بڑی دقت سے حد سے زیادہ کھانا فراہم کر کے لائے جب وہ سب کھا چکے تو کہا کہ لیٹ جاؤ سو جاؤ میں کھانا کھا کر ابھی آتا ہوں جب واپس آئے تو حضرت غوث پاک کے سرہانے ایک بڑا پتھر لے کر کھڑے ہو گئے اور کہا جی چاہتا ہے کہ سر کچل دوں مگر تیری ماں ضعیف ہے اسے صدمہ ہو گا کئی مرتبہ اسی طرح کیا جب ایک تہائی رات رہ گئی تو مجذوب نے کہا میں جانتا ہوں تو سو نہیں رہا ہے بس اب سو جا اور میں نیچے کتب خانہ میں جاتا ہوں یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ نیچے سے کچھ کاٹنے چبانے کی آواز آتی رہی صبح کو معلوم ہوا کہ تمام کتابوں کے پھٹے توڑ کر کھا لئے تھے۔

ص ۷۳۔ سیرت حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ مولفہ وحید احمد مسعود

س :۔ بوجہ کمال اتباع محمدی مثل قولہ علیہ السلام انا سید ولد آدم وغیرہ یہ فرمان صادر ہوا۔

Marfat.com

ج :۔ انبیاء و رسل اور ان کے اتباع میں ایک واضح فرق ہے انبیاء پر اظہار فرض ہے کہ ان کا کام تشریع ہے مگر اولیاء پر اخفاء فرض ہے الا بضرورت و مجبوری بقدر ضرورت لہٰذا انبیاء پر غیر انبیاء کا قیاس کرنا ہی باطل ہے چہ جائیکہ بے مثل و بے مثال محبوب خدا سید الانبیاء ﷺ پر کسی کا قیاس کیا جائے۔ کیا کمال اتباع محمدی سیدنا ابو بکر صدیق' سیدنا فاروق اعظم' سیدنا ذوالنورین۔ سیدنا مولائے کائنات' حسنین کریمین رضی اللہ عنہم و دیگر متقدمین اولیاء کرام کو حاصل نہ تھی؟

ان میں سے کسی نے بھی اتنی بڑی شطح کا اظہار نہ فرمایا بلکہ یہ الفاظ تو سید انبیاء نے بھی استعمال نہ فرمائے حالانکہ اما بنعمة ربک فحدث کا مھبط و مخاطب تو آپ ہی کی ذات والا صفات تھی بلکہ بارہا بے پناہ عجز و نیاز و عبودیت کا اظہار فرمایا جبکہ حضرت شیخ اپنی شان میں قصیدوں پر قصیدے لکھتے رہے اور ساری زندگی دعاوی طویلہ و عریضہ و کثیرہ کا اظہار فرماتے رہے مگر اپ بوجہ سکر و حال معذور تھے جب اس مقام سے آگے گزرے توبہ و استغفار کی ورنہ اسے زیادہ سے زیادہ مباح کے درجہ میں شمار کرو گے جبکہ متقین کا ورع و تقویٰ تو مباحات میں ہی ہوتا ہے حضرت ابن عربی فرماتے ہیں فالورع ماھو مع المباح ص ۲۴۵ ج ۱

س :۔ مکاشفات غیبیہ حضرت مجدد الف ثانی کے مکاشفہ نمبر ۱۶ میں ہے۔

اگرچہ دیگراں راہم فضائل و کرامات بیساراست امام قرب ایشاں باں خصوصیت از ہمہ زیادہ تراست در عروج باں کیفیت کسے بایشاں نمے رسد باصحاب و ائمہ اثنا عشر دریں باب مشارک اند۔ پہلے ذکر ہو چکا کہ اسی امتیاز خصوصی کے باعث آپ نے قدمی ھذہ الخ فرمایا۔

ج :۔ یہاں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے عروج کی بات کر رہے ہیں نزول کی نہیں یہ بات آپ نے اپنے مکتوب نمبر ۲۱۶ ج ۱ میں بھی ذکر فرمائی ہے کہ عروج ایشاں از اکثر بلند تر واقع شدہ است و

Marfat.com

درجانب نزول تا مقام روح فرود آمدہ اند۔ یعنی حضرت شیخ قدس سرہ کا عروج تام تھا لیکن بوقت نزول فقط مقام روح تک نزول ہو سکا۔ یہاں بھی حضرت مجدد نے اسی حقیقت کا ذکر فرمایا ہے کہ حضرت شیخ عروج میں ائمہ اثنا عشر وغیرہم کے ساتھ مشارک تھے نہ کہ نزول میں جبکہ ائمہ کرام و صحابہ کا نزول بھی تام تھا مگر حضرت شیخ کا نزول صرف مقام روح تک ہو سکا اسی کیفیت عروج (جسے حال' فناء' سکر وغیرہ بھی کہا جاتا ہے) کے بسبب آپ سے یہ قول سرزد ہوا جو حضرات اس کیفیت عروج سے تیزی کے ساتھ گزر کر مقام نزول میں مستحکم ہو جاتے ہیں ان حضرات سے ایسے کلمات کایا تو صدور ہوتا ہی نہیں یا بہت کم مقدار میں ہوتا ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ نزول عروج سے افضل ہے لہٰذا افضلیت اسی کو حاصل ہو گی جس کا نزول تام ہو گا۔ ہم غالی لوگوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ حضرت مجدد کا کوئی ایک مکتوب یا ارشاد ایسا پیش کر دکھائیں جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا نزول تام تھا یا آپ نزول میں سب سے ممتاز تھے۔

آپ فرماتے ہیں۔

اما قرب ایشاں باں خصوصیت از ہمہ زیادہ است۔ در عروج باں کیفیت کسے بہ ایشاں نمے رسد باصحاب وائمہ اثنا عشر دریں باب مشارک اند یعنی آپ باب عروج میں صحابہ و ائمہ اثنا عشر کے مشارک ہیں نہ کہ باب نزول میں جس کی حضرت مجدد الف ثانی و شیخ اکبر ابن عربی و عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی و شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہم الرحمتہ نے صراحت فرمائی ہے اسی مقام عروج کی وجہ سے اپ سے یہ کلام سرزد ہوئی اسی مقام کو فنا یاز ہو وادلال و سکر کہا جاتا ہے اسی کو لفظ حال سے بھی تعبیر کر لیتے ہیں یہ مقام بجائے خود ایک رفیع مقام ہے مگر اس سے ارفع تر مقامات بھی موجود ہیں۔ ان مقامات میں سے آخری مقام مقام عبودیت محضہ ہے جس پر حسب تصریح شیخ ابن عربی علیہ الرحمتہ حضرۃ بایزید

Marfat.com

بسطامی و حضرے شیخ ابو السعود ابن شبل بغدادی فائز تھے۔ حضرت بایزید آپ سے قبل اور ابو السعود آپ کے بعد ہوئے ہیں۔

س :۔ متاخرین کے عرف و محاورے میں لفظ ولی ماسوائے صحابہ پر بولا جاتا ہے؟

ج :۔ جناب کی متاخرین سے کیا مراد ہے حضرت شیخ اور ان کے ہمعصر یا زمانہ قبل کے لوگ یا بعد کے ہم ان سب حضرات کے ارشادات پیش کر کے آپ کے اس موقف کو ھباء منثورا بنا چکے ہیں ملاحظہ کیجئے کتاب ہذا از ص ۱۱۶ تا ص ۱۳۴ نیز کیا بوقت نزول آیہ کریمہ "الا ان اولیاء اللہ" الخ لفظ ولی کا کوئی مصداق موجود نہ تھا۔

س :۔ جس کثرت کے ساتھ کرامات کا ظہور آپ سے ہوا کسی دوسرے ولی سے نہیں ہوا؟

ج :۔ بکثرت کرامات کا ظہور اس لئے ہوا کہ آپ تا مدت حیات صاحب حال رہے صاحب مقام نہ ہو سکے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں۔

فانه كان صاحب حال موثرة ربانية مدة حياته لم يكن صاحب مقام الفتوحات المكيته ص ۸۰ ج ۲ نیز فرماتے ہیں فان الكامل كلما علا فى المقام نقص فى الحال ص ۳۹۱ ج ۲۔ بلا شبہ کامل جس قدر مقام میں بلند ہو جاتا ہے حال میں اسی قدر کم ہو جاتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں فالحال فى هذه الدار الدنيا نقص ص ۳۵۸۔ ج۔۲ نیز فرماتے ہیں۔ اصحاب الاحوال محجوبون ص ۵۰۲ ج ۱۔ فرماتے ہیں حكم صاحب الحال حكم المجنون الذى ارتفع عنه القلم ص ۳۵۸۔ ج ۔۲۔ لہٰذا بکثرت ظہور کرامات دلیل افضلیت نہیں بلکہ اعلیٰ تر مقام عبودیت محضہ کی نسبت سے دلیل مفضولیت ہے۔ نیز آپ سے کسی ایسی عجیب و غریب کرامت کا صدور نہیں ہو سکا

Marfat.com

جس کا ظہور کسی اور سے نہ ہو سکا ہو مثلاً" آپ سے شطحیات کا صدور ہوا تو بعض دیگر اولیاء سے بھی یہ ظہور پذیر ہوئیں آپ نے مردہ زندہ کیا تو دیگر اولیاء نے بھی ایسا کر دکھایا مثلاً" حضرت بایزید بسطامی' حضرت ذوالنون مصری' حضرت خواجہ بزرگ اجمیری' حضرت محبوب الٰہی علیہم الرحمتہ بلکہ بعض حضرات نے قم باذن اللّٰہ کی بجائے قم باذنی کہہ کر مردہ زندہ کر دیا۔

حضرت محبوب الٰہی کے پہنے ہوئے کپڑے سے کستوری سے بڑھکر خشبو آتی تھی جو دھونے یا مدت مدیدہ گذر جانے کے باوجود بھی زائل نہ ہو سکتی۔

خانہ کعبہ شریف حضرت خواجہ بزرگ اجمیری کا طواف کرتا تھا۔

بلکہ بعض دیگر کاملین سے ایسی خصوصی کرامات کا ظہور ہوا جنکا ظہور حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی سے نہ ہو سکا۔

مثلاً" حضرت سیدنا خواجہ شاہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی نے سورج روک دیا۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے پیدا ہوتے ہی سر سجدہ میں رکھ کر اللہ اللہ کہنا شروع کر دیا حضرۃ خضر سیدنا محبوب الٰہی قدس سرہ کے باورچی خانہ کی نگرانی فرماتے اور حاضرین مجلس سماع کی نعلین کی حفاظت فرماتے۔

حضرۃ خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور آپ ہی کے فیض نظر۔ سے ۹۹ لاکھ انسان دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

اور بعد از وسں اپ کی جبین اطہر پر قدرتی غیبی نورانی قلم سے برنگ نور سبز "مات حبیب اللہ فی حب اللہ" کے الفاظ لکھ دیئے گئے۔ سبع سنابل و دیگر کتب سیر۔

حضرت خواجہ قطب ہروی قدس سرہ کو بذریعہ الہام بتایا گیا کہ شیخ

Marfat.com

معین الدین کا میری بارگاہ میں وہ مقام ہے کہ اگر تمام اولیاء قیامت تک پرواز کریں تو اس کے پہلے قدم تک نہ پہنچ سکیں مقابیس المجالس ص ۴۸۷ تذکرہ اولیاء ھند میں ہے کہ فرمایا جس ولی اللہ کو بھی میں نے ذوق و شوق عبدیت و محبت کی دولت سے نوازا ہے معین الدین کے صدقے اور وسیلے سے نوازا ہے۔

س :۔ آپ نے فرمایا افلت شموس الاولین و شمسنا الخ؟

ج :۔ اس کا صحیح مفہوم یہی ہے کہ" شمس سے مراد شریعت مصطفیٰ اور حقیقت محمدیہ و فیضان احمدیہ ہے یعنی دوسرے انبیاء کی شرائع منسوخ ہو چکی ہیں مگر ہمارے نبی پاک ﷺ کی شریعت کبھی منسوخ نہ ہو گی اس کا یہ معنی و مفہوم بیان کرنا ھرگز ھرگز مناسب نہیں کہ امت محمدیہ کے دیگر اولیائے کاملین بمعہ صحابہ و ائمہ کرام کا فیض ختم ہو چکا ہے۔ اور صرف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہی جاری ہے یقیناً" تمام سلاسل حقہ کا فیض جاری و ساری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا فیض جاری ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام الاولیا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ' سیدنا ابراھیم بن ادھم' سیدنا خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ' حضرت قطب پاک رحمۃ اللہ علیہ' حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ' حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ و غیرھم اکابر اولیاء کرام کا فیض جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ اس شعر کا جو مفہوم ہم نے بیان کیا ہے تقریباً" یہی مفہوم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی ذکر فرمایا ہے ملاحظہ کیجئے فیوض الحرمین ص ۳۰۔

س :۔ حضرت ابن عربی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے اما عبدالقادر فکان مامورا" بالتصرف (تا) ھذا ھوالظن بامثالہ اور یہ قول بھی تصرف میں داخل ہے۔

ج :۔ حضرت ابن عربی علیہ الرحمۃ اپنے اس پہلے ظنی قول کو بعد کے حتمی

Marfat.com

ارشادات سے منسوخ فرما چکے دیکھئے کتاب ہذا کا ص ۷۶، ص ۷۹

نیز آپ کے دوسرے ارشادات کے پیش نظر یہاں تصرف سے مراد تصرف باطنی ہو گا نہ کہ دعاوی لسانی۔

س :۔ قران کریم میں ہے اما بنعمة ربک فحدث اور یہ بھی تحدیث نعمت ہے۔

ج :۔ امت کے حق میں تحدیث نعمت کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اپنی شان میں قصائد پہ قصائد لکھتے رہو اور دوسروں پر اظہار فخرو زھو کرتے رہو اس لئے کہ امثال و اشکال پر اظہار فخرو زھو امر الٰہی وجوبی پہ موقوف ہے جو کہ انبیاء کے ساتھ ہی خاص ہے کما حقق سابقا فی مقامات شتی۔ البتہ اولیاء کرام بوجہ سکر و حال معذور ہیں کما قال الشیخ شہاب الدین السہروردی "کلام السکاری یحمل" امت کے حق میں تحدیث نعمت کا یہ معنی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا فرمایا ہے تو اس کو راہ خدا میں خرچ کرے اور اچھا لباس پہن لے، علم دیا ہے تو اس پر عمل کرے دوسروں کو سکھائے۔

ں :۔ رئیس المکاشفین شیخ اکبر قدس سرہ باب نمبر ۷۳ میں بعد ذکر اقسام اولیاء اللہ فرماتے ہیں ومنهم رضی اللّٰه عنهم رجل واحد وقدتکون امرة فی کل زمان آیته وهو القاهر فوق عباده له الا ستطالة علی کل شیی سوا اللّٰه شهم شجاع مقدام کثیر الدعوی بحق یقول حقا و یحکم عدلا کان صاحب هذ المقام شیخنا عبدالقادر الجیلی ببغداد کانت له الصولة والا ستطالة بحق علی الخلق کان کبیر الشان۔

یعنی اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے ہر چیز پر غالب اور متصرف رہتا ہے اور پر زور دعاوی کرتا ہے مگر اس کا

Marfat.com

دعوی اور بول بالا سچا ہی ہوتا ہے ایسا ہی حکم اس کا عدل و انصاف سے ہوتا ہے اس مقام کے صاحب بغداد میں عالی جناب ہمارے شیخ عبدالقادر جیلی گویا آیت وھو القاھر فوق عبادہ کے مظہر تھے۔ حضرت شیخ اکبر کی تصریح ہذا سے نتائج ذیل ثابت ہوئے۔

عالی جناب رضی اللہ عنہ نہ صرف مقام غوثیت کے مالک تھے بلکہ اس سے بھی بالا تر تھے آپ ہر شیئی پر سوائے خدائے عز و جل کے غالب و متصرف تھے ایسا شخص لاف زن و کم ظرف نہیں ہوتا بلکہ سچا اور صاحب تمکین ہوتا ہے۔

ج :۔ سائل نے حضرت شیخ اکبر کی عبارت کے ترجمہ اور نتائج میں انتہائی بددیانتی و دھوکہ دہی کا مظاہرہ کیا ہے پھر اپنی ان لغویات میں وزن پیدا کرنے کے لئے حضرت پیر صاحب گولڑہ شریف کی طرف منسوب کر دیا ناظرین گرامی قدر ہم یہ کیسے تسلیم کر لیں کہ پیر صاحب علیہ الرحمہ عربی عبارت کا صحیح ترجمہ بھی نہیں کر پائے تھے عمداً" تحریف کا تو ہم آپ کے بارے تصور بھی نہیں کر سکتے۔ نیز پیر صاحب کی اپنی دستی تحریر کی فوٹو کاپی خود اس صاحب نے اپنی کتاب میں دی ہے جو پڑھی جا سکتی ہے اس میں ان خود ساختہ باتوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں سچ ہے کہ ۔

دروغ گورا حافظہ نباشد

حضرت پیر صاحب کے ملفوظات بلکہ فتاوی جات میں کس قدر تحریف سے کام لیا گیا اور یہ کس حد تک ناقابل اعتماد ہیں یہ بات جاننے کے لئے خود حضرت پیر صاحب کے ہی معتمد مرید علامہ حافظ عطا محمد بندیالوی مدظلہ کی کتاب سیف العطاء کا مطالعہ کافی ہے چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔ فتاویٰ مہریہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تصنیف نہیں ہے بلکہ بعد کے مفتیوں نے فتاویٰ جمع کیا ہے اور یہ لغزشیں ان جمع کنندہ مفتیوں سے سرزد ہوئی ہیں۔ ص ۹۱ یہ کاتب کی غلطی ہے یا جامع فتاویٰ نے عمداً" اعلی حضرت

Marfat.com

کو بدنام کرنے کی لئے یہ خیانت کی ہے ص ۱۲۴ ان تمام امور سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملفوظ نمبر۱۸۱ جعلی ہے۔ اور اگر اسے آپ کا ملفوظ تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس میں قطع و برید کی گئی ہے۔

جس صاحب نے یہ ملفوظات جمع کئے اس نے ملفوظ کے ضروری اجزاء منضم کر لئے عفا اللّٰہ عنہ ص ۱۶۱۔ ۴۶۱ پر عنوان قائم فرمایا۔

جامع فتاویٰ کا ظلم عظیم۔ لکھتے ہیں لہٰذا ان حقائق کی بنیاد پر بندہ کو یقین ہے کہ فتاویٰ مصریہ کا یہ فتویٰ جس میں مذکورہ عربی عبارت موجود ہے یہ اعلیٰ حضرت کی تحریر نہیں بلکہ بعد کے کسی مفتی (جامع) کی تحریر ہے جو یا تو اس سے سہوا" لکھی گئی یا پھر اس نے اعلیٰ حصرت کو بدنام کرنے کے لئے عمدا" اس فعل شنیع کا ارتکاب کیا۔ ص ۱۸۱۔ اس فقیر کا یہ ظن درست نکلا کہ جامع فتاویٰ نے خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ ص ۲۴۴۔ کسی محرم راز نے تحریف اور تبدیلی کی ص ۲۴۴۔ اللہ تعالیٰ جامع فتاویٰ کو معاف فرمائے اس نے یہ بہت بڑی خیانت کی ص ۲۴۶۔ کسی محرف اور خائن نے استفتاء کی عبارت سے ڈھونڈ قوم کا لفظ عمدا" حذف کر ڈالا ص ۲۴۸)

اب اصل سوال پر نظر ڈالیئے حضرت شیخ اکبر کی عربی عبارت میں فی کل زمان اور قد تکون امرۃ کے الفاظ موجود ہیں جن کا ترجمہ ہی نہیں کیا گیا اس سے مترجم نے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایسا ولی صرف ایک ہی ہوتا ہے جو کہ شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں حالانکہ یہ تحریف صریح ہے حضرت شیخ اکبر تو صاف صاف فرما رہے ہیں کہ ایسا ایک شخص جو هوالقاهر فوق عباده کا مظہر ہوتا ہے ہر زمانہ میں ہوتا ہے اور کسی زمانہ میں مرد کی بجائے کوئی عورت هوالقاهر فوق عباده کا مظہر ہوتی ہے۔ سائل لکھتا ہے محمد اوانی المعروف بابن قائد افراد میں سے تھے اور جناب غوث پاک کے اصحاب اور خدام میں سے تھے لہٰذا آپ غوثیت سے بھی بالا تر تھے غوثیت سے بالاتر کس مقام پر تھے اس کی بھی اس غالی نے

Marfat.com

صراحت کی ہے لکھتا ہے غوث اعظم دنیا کے تمام اولیاء اللہ کے سردار اور نبوت کے بعد ولایت کے اس مقام اقصیٰ پر فائز ہیں جہاں اور کسی کو رسائی نصیب نہیں ہوئی دیکھا آپ نے اب نہ صحابہ مستثنیٰ رہے نہ ائمہ نہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نہ مولیٰ علی نہ حسن مجتبیٰ نہ حسین شہید کربلا نہ حضرت فاطمۃ الزہراء سیدۃ النساء نہ سیدہ عائشۃ الصدیقہ محبوبہ محبوب خدا۔

جناب عالی' کسی کے اصحاب و مریدین میں سے کسی شخص کا افراد میں سے ہو جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ اسے نبوت کے بعد ولایت کا سب سے اعلیٰ ترین مرتبہ حاصل ہو یوں تو حضرات مشائخ کے خدام و اصحاب میں اغواث و اقطاب بھی ہوتے ہیں مثلاً" حضرت خواجہ بزرگ اجمیری کے اصحاب و احباب میں قطب الاقطاب بختیار کاکی تھے حضرت قطب الاقطاب کے اصحاب میں فرد الافراد قطب اعظم حضرت گنج شکر تھے حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں حضرت محبوب الٰہی جیسے غوث اعظم اور حضرت صابر جیسے مخدوم العالم حضرت شاہ جمال جیسے قطب عالم تھے۔ کسی شیخ کامل کی صحبت کا مقصد اصلی ہوتا ہی یہ ہے کہ قرب الٰہی کی مختلف منازل طے ہوں اور ان منازل میں سے ایک منزل فردیت ہے تو مشائخ کے خدام و مریدین غوثیت قطبیت اور محبوبیت کی منازل طے کرتے رہتے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی خود جن کے مرید و خلیفہ تھے ان مشائخ کا مرتبہ و مقام تو پھر نبوت و رسالت کے برابر ہونا چاہئے ایسے لغو نتائج پیر صاحب علیہ الرحمتہ سے متوقع نہیں نیز پیر صاحب ایسا شخص بھلا یہ جاہلانہ بات کر سکتا ہے کہ عرفا لفظ ولی کا اطلاق صحابہ و ائمہ پر نہیں ہوتا کیا آپ کو ولی کی تعریف بھی معلوم نہ تھی؟ ہم بے شمار دلائل و حوالہ جات سے سائل کے اس موقف کی تردید کر چکے ہیں ملاحظہ فرمایئے کتاب ہذا کا ص ۱۲۱۔ لکھتا ہے آپ ہر شئے پر سوائے خدائے عز و جل کے غالب و متصرف تھے یعنی سب انبیاء و رسل پر بھی غالب و متصرف تھے حتی کہ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی احمق کے

Marfat.com

ذہن میں لفظ کل کا معنی اکثر استعمال ہونا ہے ہی نہیں کہتا ہے ایسا شخص لاف زن و کم ظرف نہیں ہوتا یعنی اس شخص کے ماسوا اولیاء کرام جن سے شطحیات کا ظہور ہوا ہے کم ظرف و لاف زن ہیں کیوں جناب آپ لوگ حضرت شیخ کی آڑ میں تمام اولیاء کاملین کے گستاخ ہیں یا نہیں؟ لکھتا ہے کہ حضرت شیخ اکبر کے زمانہ میں اس تصرف کا مالک ایک ولی تھا مگر حضرت شیخ میں علاوہ مقام ہذا کے اور وجوہ فضیلت بھی موجود تھے ہم کہتے ہیں اس سے یہ تو لازم نہیں آتا کہ ہر زمانہ میں اس تصرف کا مالک حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے کم درجہ ہی ہو نہ ہی شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے وہ تو اپنے زمانہ کے صرف ایک شخص کی بات کر رہے ہیں۔

س :۔ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی دہلوی سیدنا عبدالقادر سے مستفیض ہیں۔ ملاحظہ ہو نظام القلوب۔

ج :۔ جناب کیا مستیفض ہونا دلیل مفضولیت ہے؟ خواہ افادہ عالم رویا میں ہو اور آپ اسے تسلیم کرتے ہیں فرمایئے حضرت شیخ عبدالقادر کے مشائخ جن سے اپ نے حین حیات اور عالم بیداری میں بیعت کی مرید بنے فیض لیا خلافت حاصل کی کیا آپ انہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے افضل تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا محبوب الٰہی کا معاملہ تو صرف معاملہ یعنی ایک خواب سے متعلق ہے (غالباً" صاحب بہادر معاملہ کے معاملہ سے غافل اور اس کے مفہوم سے جاہل ہیں) مگر حضرت شیخ کے مشائخ تو عالم بیداری میں ظاہر و باہر فیض دیتے رہے کیا آپ ان حضرات کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے افضل مانتے ہیں یا حضرت شیخ کو ان کے پیروں کی گردنوں پر چڑھا دیتے ہو۔ فماھو جوابکم فھو جوابنا۔

س :۔ محبوبیت قادریہ عالمگیر ہے اور محبوبیت نظامیہ کئی قطعات ارض تک نہیں پہنچی؟

ج :۔ کیا محبوبیت قطعات ارض کے ساتھ ماپی جاتی ہے اگر آپ کا یہ معیار

Marfat.com

تسلیم کر لیا جائے تو آپ انبیاء کرام کے بارے میں کیا فرمائیں گے جن کا نام بھی کسی کو معلوم نہیں کیا وہ محبوبیت خدا سے بالکل فارغ البال ہیں نبی تو کجا وہ تو ولیوں سے بھی بہت پیچھے رہ گئے نیز جناب متعین تو فرمائیں کہ محبوبیت نظامیہ کس قطعہ ارض میں نہیں پہنچی جہاں محبوبیت قادریہ لنگر انداز ہے۔

س :۔ مقام جذب و محبوبیت سے جتنا تناسب لفظ سبحان کو ہے لفظ الہ کو نہیں اور نہ لفظ الہ ذات محت پر دال ہے۔

ج :۔ لفظ سبحان کو مقام جذب سے تناسب ہے اور لفظ الہ کو مقام عبدیت سے اور یہ بات مسلم ہے کہ مقام عبدیت سب مقاموں سے اعلیٰ تر ہے۔ نیز کلمہ اللہ علم ذات جامع۔ لجمیع صفات الکمال ہے مہر منیر ص ۴۷۲ پر ہے۔ لفظ الٰہیہ اللہ کی طرف منسوب ہے جو ذات کے مراتب ثلاثہ میں مرتبہ ثانیہ کا نام ہے۔ پہلا مرتبہ ہے ذات محت جسے ہویت صرفہ بھی کہتے ہیں۔ دوسرا مرتبہ ہے ذات بحیثیت اسماء و صفات اجمالا جسے احدیت الجمع بھی کہتے ہیں۔ تیسرا مرتبہ ہے۔ ذات بحیثیت اسماء و صفات تفصیلا" جسے واحدیت سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

س :۔ له الاستطالة علی کل شیئی سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا انبیاء پر بھی تصرف تھا مفضول کا فاضل پر تصرف مثل تصرف جبرائیل بر آنحضرت ا۔ واقعی اور مسلم امر ہے۔

ج :۔ اس غیر ضروری ولا یعنی گفتگو کی بجائے یہ کیوں نہ کہہ دیا جائے کہ یہاں لفظ کل اکثری ہے کلی نہیں اگر افراد دائرہ قطب سے خارج ہو سکتے ہیں تو انبیاء کیوں نہ خارج از تصرف قطب ہونگے کسی امر کے امکان اور وقوع میں بڑا فرق اور فاصلہ ہوتا ہے۔ جبرائیل کا تصرف تو وقوع پذیر ہوا جس کا ثبوت موجود ہے مگر حضرت شیخ کا تصرف کس نبی پر ہوا کیا اس کا بھی کوئی ثبوت ہے؟ جبکہ جبرائیل باوجود مفضول ہونے کے رسول ہیں۔ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام تو آپ کی روحانی تربیت فرماتے رہے جیسے کہ بہت

Marfat.com

سے دیگر اولیاء کرام کی بھی آپ نے روحانی تربیت فرمائی۔

حضرت سیدنا ابن عربی قدس سرہ فرماتے ہیں ماکل ممکن واقع۔ ہر ممکن وقوع پذیر نہیں ہوتا۔

حاشیہ:۔

ا۔ حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی شیخ الحدیث دارالعلوم سیال شریف سائل کے استدلال پر اعتراض قائم فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اقول هذا محل تامل لان جبرائیل علیه السلام کان رسولا قبل ذلک والنبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم نبیّ ء بعد ذلک الضم والتصرف فی الباطن واعطی الرسالة بعد ذلک والمصرح فی کتب القوم ان رسل البشر افضل من رسل الملائکة والظاہر ان ہذا بعد تقریر هم علی منصب الرسالة لا بعد الولادة فتفکر حق التفکر لان الکلام ههنا فی احکام هذه النشأة لا النشأة النورانیة السابقة علی المخلوقات۔

س :۔ مخزن اسرار میں ہے کہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کم بخت مجھے ولی اللہ ہی تسلیم نہیں کرتے ورنہ حضرت غوث اعظم کا قدم میری گردن پر بھی تسلیم کرتے اور حضرت خواجہ تونسوی یہ پڑھا کرتے تھے

؎ برپیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی۔

ج :۔ کم بخت متعصب خود اپنی ہی تصنیفات میں ایک جھوٹی بات لکھ دیتے ہیں اور پھر خود ہی حوالہ پیش کرنے لگتے ہیں۔ ہم حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہ العزیز کے اپنے ملفوظات اور آپ کے اعاظم خلفاء کے ملفوظات سے مضبوط ترین حوالہ جات پیش کر چکے ہیں جو ان افتراء ات و اختراعات کے بالکل برعکس ہیں۔ لہٰذا ان جعلی باتوں کی آپ کے اپنے ارشادات کے مقابلہ میں پرکاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں۔ بدبختو بھلا غور تو

Marfat.com

کرو حضرت خواجہ تونسوی علیہ الرحمتہ اپنے مشائخ کی بے ادبی برداشت کر سکتے ہیں؟

اولیاء عظام کے خلاف ایسے گستاخانہ غلو آپ کے ہی نصیب میں ہیں۔

فلعنة اللّٰه علی الکاذبین۔ متعصب لوگ درحقیقت اس فارمولا پر عمل کرتے ہیں کہ جھوٹ اس کثرت سے بولو کہ سچ معلوم ہونے لگے اس موضوع پر ان کے بڑے بڑے کذب صریح ایسے فعل شنیع کو شیر مادر کی طرح ہضم کر جاتے ہیں۔

فسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ مؤلف مخزن اسرار نور محمد کلا چوی اور اس کا طائفہ تو اس بات کا قائل ہے کہ حضرت شیخ کا قدم انبیاء و رسل کی گردن پر بھی ہے۔ العیاذ باللّٰه ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

س :۔ حضرت محبوب الٰہی حج کے دوران بغداد حاضر ہوئے اور حضرت غوث پاک کی دربار کے سجادہ نشین سید محمد عمر کے ہاتھ پر قادری سلسلہ میں بیعت کی۔

ج :۔ متعصب قادری حضرات نے جو بڑے بڑے اور وزنی جھوٹ تراشے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ یہ لوگ اس موضوع پر جھوٹ بولتے ذرا شرم محسوس نہیں کرتے حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ اپنے شیخ شیخ کبیر حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رضی اللہ عنہما کے عاشق صادق اور محب مخلص تھے فوائد الفواد شریف اور سیر الاولیاء کا ایک ایک لفظ آپ کے سچے اور پکے عشق و محبت کا شاہد عدل ہے۔ ایسا صادق الارادت مرید یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی دوسرے سے بیعت کرے چہ جائیکہ عملاً" ایسا کرے تلوفات آپ کا یہ والہانہ و مخلصانہ عشق و محبت جوان ہی ہوتا گیا۔ آپ حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ارشادات ملاحظہ فرمایئے جن کے ایک ایک لفظ سے آپ

Marfat.com

کی شیفتگی و فریفتگی کی چاشنی ٹپک رہی ہے۔ نیز آپ کا حج کے بارے میں بیان جو آئندہ اوراق میں آ رہا ہے نے اس جھوٹ کی ہنڈیا کو چوراہے میں پھوڑ دیا ہے۔

Marfat.com

نیز یہ تاریخی حقیقت ہے کہ سیدنا محبوب الٰہی برصغیر پاک و ہند سے باہر نکلے ہی نہیں نہ ہی آپ نے حج کیا ہے (نظامی بنسری) تو بغداد جا کر بیعت کیسے کی۔ اس عظیم جھوٹ پر آپ لوگوں کو یہی اعلیٰ تمغہ دیا جا سکتا ہے۔ قبول فرمایئے۔ فلعنة اللّٰه علی الکاذبین سنئے حضرت محبوب الٰہی کے ارشادات بعدازاں فرمود کہ اگر مریدے خواہد بتجدید بیعت کند و شیخ حاضر نباشد جامہ شیخ پیش نہد باں جامہ بیعت کند دریں میاں فرمود کہ عجب ندارم آ۔ شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز بارہا ہمچنیں کردہ باشد و من ہمچنیں میکنم لختے سخن در حسن اعتقاد افتاد فرمود کہ من از شیخ رفیع الدین کہ شیخ الاسلام اودھ بود شنودم او گفت کہ مرا قرابتی بود کہ او مرید خواجہ اجل شیرازی بودہ است رحمۃ اللہ علیہ وقتے آں مریدرا باتہامے گرفتند و درمعرض قتل آورند سیافی کہ اور اگر دن خواست زند اور اہمچناں باستانید کہ روئے او جانب قبلہ باشد مرید خواست کہ روئے جانب قبلہ خود کند مگر دراں جہت گورے پیرے او پس پشت او میشد برفور روئے سوئے گورے پیرے خود کرد سیاف گفت کہ دریں محل روئے جانب قبلہ باید کرد تو چرا روئے گردانیدی مرید گفت من روئے سوئے قبلہ خود کردم تو درکار خود باش از نسبت ایں حکایت فرمود کہ من وقتے درسفر بودم تشنگی اثر کرد برلب آب گیرے رسیدم ازاسپ فرود آمدم و خواستم تاقدرے آب برگیرم و بخورم دل من سبکی آورد و صفرا غالب شد دراں حال کہ بے خود میشد ہمیں برزبان مے آمد کہ شیخ شیخ بعد ازاں ساعتے باہوش باز آمدم الغرض بعد ازاں مرا وثوقے تمام شد برعاقبت کار خود کہ درخاتمت کار ہم امیدے آں باشد کہ ایں کس برباد ایشاں برود انشاء اللہ تعالیٰ ص ۹۹ فوائد الفواد شریف اس کے بعد فرمایا کہ اگر کوئی مرید تجدید بیعت کرنا چاہے اور شیخ موجود نہ ہوں تو شیخ کا لباس سامنے رکھ کر اس لباس کے ساتھ بیعت کرے اسی اثنا میں فرمایا کہ تعجب نہیں کہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے بارہا اسی طرح

Marfat.com

کیا ہو اور میں بھی اسی طرح کرتا ہوں پھر حسن اعتقاد کی بات چلی فرمایا کہ میں نے شیخ رفیع الدین سے جو کہ اودھ کے شیخ الاسلام تھے سنا اس نے کہا کہ میرا ایک رشتہ دار تھا جو کہ خواجہ اجل شیرازی کا مرید تھا رحمۃ اللہ علیہ کسی وقت اس مرید کو کسی تہمت میں گرفتار کر لیا اور مقام قتل میں لائے جلاد نے اسے اس طرح کھڑا کیا کہ منہ قبلہ کی جانب ہو مرید نے چاہا کہ اپنے قبلہ کی جانب منہ کرے مگر قبلہ کی طرف منہ کرنے کی صورت میں اس کے پیر کی قبر پس پشت ہوتی تھی فوری طور پر اپنے پیر کی قبر کی طرف منہ کر لیا جلاد نے کہا اس مقام میں قبلہ کی جانب منہ کرنا چاہئے تو نے کس لیئے منہ پھیر لیا ہے مرید نے کہا میں نے اپنے قبلہ کی جانب منہ کر لیا ہے تو اپنا کام کر اسی حکایت کی نسبت سے فرمایا کہ میں کسی وقت سفر میں تھا ایک دن لمبی منزل میں میں نے بہت تکلیف دیکھی اگرچہ میں سوار تھا مگر تشنگی اثر کر گئی کنواں پر پہنچا گھوڑے سے نیچے اترا چاہا کہ کچھ پانی پی لوں میرا دل کمزوری لایا اور صفراء غالب ہو گیا جب میں بے ہوش ہو گیا تو میری زبان پر یہی الفاظ جاری ہوئے کہ شیخ شیخ کچھ وقت کے بعد ہوش آئی الغرض اس کے بعد اپنی عاقبت کار کے بارے میں مکمل وثوق حاصل ہو گیا کہ بوقت خاتمہ بھی اس بات کی امید ہے کہ یہ شخص ان کی یاد پر ہی جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

لختے سخن در عوارف شیخ شہاب الدین افتاد قدس اللہ سرہ العزیز فرمود کہ من پنج باب از عوارف پیش شیخ کبیر فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز گزراندہ ام بعد ازاں فرمود کہ آنچہ بیان بود کہ ایشاں میکردند انچناں خود ہر گزاز کسے دیگر نیاید بار ہا در ذوق بیان ایشاں مردم چناں فرو میشد کہ تمنا بردہ شدے اگر ہمیں زمان مردم بمیرد نیکو باشد فوائد الفواد شریف۔ ص ۱۲۸۔

ایک بار شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف لطیف عوارف المعارف شریف کے بارے میں بات ہوئی فرمایا کہ میں نے

Marfat.com

شیخ کبیر فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز سے عوارف کے پانچ باب پڑھے ہیں پھر فرمایا کہ وہ کیسا بیان تھا جو یہ کرتے تھے ایسا بیان کوئی دوسرا ہرگز نہیں کر سکتا۔ بارہا لوگ ان کے بیان کے ذوق میں اس طرح مست ہو جاتے کہ تمنا ہوتی کہ اگر اس وقت مرجائیں تو اچھا ہو۔

بعد ازاں خواجہ ذکر اللہ بالخیر فرمود کہ من ہر بار کہ سماع شنیدہ ام و ہر صفت کہ از گوئندہ در سماع شنیدہ ام الی یومنا بحق خرقہ شیخ کہ آں ہمہ بر اوصاف و اخلاق شیخ حمل کردہ ام تا وقتے در حالت حیات شیخ قدس اللہ سرہ العزیز در جمع بودم گوینده ایں بیت می گفت

؎ مخرام بدیں صفت مبادا کز چشم بدت رسد گزندے

و مرا اخلاق پسندیدہ و اوصاف شیخ و کمال بزرگی و غایت فضل و لطافت ایشاں یاد آمد چناں رقت در گرفت کہ در صفت نیاید قوال خواستکہ تاابیات دیگر گوید من ہمیں مے گویا نیدم خواجہ ذکر اللہ بالخیر چوں بریں حرف رسید در گریہ شد و فرمود کہ بعد ازاں بسے بر نیامد کہ ایشاں رحلت فرمودند فوائد الفواد شریف ص ۱۲۶۔

بعد ازاں فرمایا کہ میں نے جب بھی سماع سنا ہے اور گانے والے سے سماع کے اندر آج تک جو صفت بھی سنی ہے بحق خرقہ شیخ وہ تمام شیخ کے اخلاق و اوصاف پر حمل کیا ہے یہاں تک کہ شیخ کی حالت حیات میں قدس اللہ سرہ العزیز میں ایک جماعت میں تھا کہنے والے نے یہ بیت کہا آپ اس ناز و انداز سے نہ خلیں کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ آپ کو چشم بد سے کوئی گزند پہنچے مجھے شیخ کے اخلاق پسندیدہ اور اوصاف مبارک کمال بزرگی۔ غایت فضل و لطافت یاد آئی رقت نے اس طرح اپنی گرفت میں لیا کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ قوال نے چاہا کہ اور بیت پڑھے مگر میں یہی پڑھاتا رہا۔ حضرت خواجہ محبوب الٰہی ذکر اللہ بالخیر جب اس بات پر پہنچے تو رونے لگے اور فرمایا کہ اس کے بعد زیادہ وقت نہیں گزرا کہ وہ رحلت فرما گئے۔

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ میں بارہ سال یا کچھ کم و بیش کا تھا نعت بھی پڑھا کرتا تھا ایک آدمی جسے ابو بکر خراط اور ابو بکر قوال بھی کہا کرتے تھے میرے استاد کی خدمت میں آیا شاید وہ ملتان کی طرف سے آیا تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے شیخ بہاؤالدین ذکریا رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سماع کیا ہے اور کسی وقت میں نے اپ کی خدمت میں یہ اشعار پڑھے۔

بکل صبح و کل اشراق
تبکیک عینی بدمع مشاق
لقد لسعت حیته الهوی کبدی
فلا طبیب لها ولا راق
الا الحبیب الذی شغفت به
فعنده رقیتی و ترياق

ان ابیات کا فارسی ترجمہ یہ ہے۔

از مار غمش گزیدہ دارم جگرے
کورا نکند ہیچ فسونے اثرے
جز دوست کہ من شیفتہ عشق ویم
افسون علاج من چہ داند دگرے

اس کے بعد اس نے شیخ بہاؤ الدین ذکریا رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب بیان کرنے شروع کئے کہ وہاں ذکر اس طرح ہوتا ہے اور عبادت ایسے اورادیوں جو لونڈیاں آٹا پیستی ہیں وہ بھی ذکر کرتیں ہیں یہ اور اس جیسی اور بھی بہت باتیں بیان کیں لیکن ان باتوں کا میرے دل پر کوئی اثر نہ ہوا اس کے بعد اس نے کہا کہ میں اجودہن آیا وہاں میں نے ایک بادشاہ روحانیت کو دیکھا ایسے اور ایسے الغرض جب شیخ فریدِ الدین قدس اللہ سرہ العزیز کے مناقب میرے کانوں میں پڑے تو میرے دل میں حضرت کی سچی محبت و ارادت متمکن ہو گئی یہاں تک کہ میں ہر نماز کے بعد دس بار شیخ فرید الدین اور دس بار مولنا فرید الدین کا وظیفہ پڑھتا۔ پھر یہ محبت یہاں تک پہنچی کہ میرے سب دوستوں

Marfat.com

کو یہ بات معلوم ہو گئی۔ چنانچہ اگر مجھ سے کوئی بات پوچھتے اور چاہتے کہ کسی کی قسم دیں تو کہتے کہ شیخ فرید کی قسم۔ فوائد الفواد شریف ص ۲۵۳۔

بعد ازاں خواجہ ذکر اللہ بالخیر فرمودکہ وقتے شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز میفرمود کہ یکے بود بامن پیوند کردہ بود چوں از من برفت چند گاہ مزاج او برقرار بود بازازاں بگشت و یکے دیگر ہم بود کہ از من دور برفت و دیرے ہما نجابود اگرچہ تادیرے مزاج او برقرار بود بعد از دیرے ہم بگشت آنگہ روئے سوئے دعا گوئے کرد و اشارت سوئے من کرد و گفت کہ ایں مرد کہ تابمن پیوستہ است ہم براں مزاج است و ہیچ نگشتہ است خواجہ ذکر اللہ بالخیر چوں بریں حرف رسید بگریست وہم درگریہ برلفظ مبارک راند کہ تا امروز محبت ایشاں برقرار است بلکہ مزید برمزید میشود والحمد للہ رب العلمین۔

اس کے بعد خواجہ محبوب الٰہی ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک شخص جو میرے ساتھ متعلق ہوا جب میرے پاس سے چلا گیا تو کچھ وقت تک اس کا مزاج برقرار رہا پھر متغیر ہو گیا۔ ایک دوسرا شخص تھا جو مجھ سے دور چلا گیا دیر تک وہیں رہا اگرچہ تا دیر اس کا مزاج برقرار تھا مگر کچھ دیر کے بعد اس کے مزاج میں بھی تبدیلی ہو گئی اب دعاگو کی طرف رخ انور کیا اور میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہ جب سے میرے ساتھ وابستہ ہے اسی مزاج پر ہے اور بالکل تبدیل نہیں ہوا۔ خواجہ ذکر اللہ بالخیر جب اس بات پر پہنچے تو رونے لگے اور حالت گریہ میں ہی زبان مبارک سے فرمایا کہ آج تک ان کی محبت برقرار ہے بلکہ مزید برمزید ہو رہی ہے والحمد للہ رب العلمین ایک بار کسی بات پر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا حضرت محبوب الٰہی لکھتے ہیں ہر چند کہ من معذرت میکردم اثر بے رضائی را ہمچنان در شیخ میدیدم چوں ازاں جابر خاستم ندانستم کہ چہ کنم یعنی ہر چند کہ میں نے معذرت کی اس کے باوجود شیخ میں ناراضگی کا اثر تھا جب وہاں سے اٹھا تو مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا کروں مبادا ہیچ کس را آن چناں روز وآں چناں غمکہ مرا دراں روز بود گریہ درمن افتاد مضطرب و حیران بیروں آمدم تا برسیدم برسر

Marfat.com

چاہے خواستم کہ خود را دراں چاہ اندازم باز تامل کردم و باخود گفتم کہ گدائے مردہ مردہ گیر اما ایں بدنامی مبادا کہ باز گردد دریں حیرت و حسرت سرا سیمہ وار بجانب صحرائے بیروں رفتم و باخود گریہ و زاری میکردم خداداند تا آں ساعت ایں کس راچہ حال بود ایسا دن اور ایسا غم جو مجھے اس دن تھا کسی کو نہ ہو میں رو رہا تھا مضطرب اور حیران ہو کر باہر نکلا ایک کنویں پر آیا چاہا کہ اپنے آپ کو کنوئیں میں ڈال دوں پھر تامل کیا اور اپنے آپ کو کہا کہ گدا مرنے والا تو مرجائے گا مگر یہ بدنامی ایسا نہ ہو کہ واپس پلٹے اس حیرت و حسرت میں پریشان حال صحراء کی جانب چلا گیا اور گریہ و زاری کرتا رہا خدا ہی جانتا ہے کہ اس وقت اس شخص کا کیا حال تھا آخر کار صاحبزادہ شیخ شہاب الدین نے حضرت کی طرف سے بہتر انداز میں معذرت پیش کی تو حضور بابا صاحب نے اپنے صاحبزادے کو بلانے کے لئے بھیجا حضرت محبوب الٰہی بیان فرماتے ہیں کہ بیا مدم و سردر قدم مبارک آوردم آنگہ خوشنودشد۔ میں آیا اور آپ کے قدموں میں سر رکھ دیا اس وقت آپ خوش ہو گئے دوسرے دن مجھے بلایا اور بہت زیادہ شفقت و مرحمت فرمائی اور کہا ایں ہمہ برائے کمال حال تو میکردم کہ میں نے یہ سب تیرے کمال حال کے لئے کیا ہے اور یہ الفاظ بھی میں نے اس دن اپ کی زبان مبارک سے سنے کہ "پیر مشاطہ مرید باشد" پیر مرید کے لئے کنگھی کی طرح ہوتا ہے اس وقت مجھے خلعت عنایت فرمائی اور کسوت خاص سے مشرف فرمایا الحمد للہ رب العلمین۔ فوائد الفواد شریف کے ص ۴۲ میں ہے کہ مولانا بدر الدین اسحاق نے فرمایا کہ ایں آداب کہ تو نگاہ میداری از ما ہیچ کس را میسر نہ میشود کہ یہ آداب جن کی اپ حفاظت رکھتے ہیں ہم میں سے کسی کو میسر نہیں۔ حسن علی سجزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت محبوب الٰہی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چھت کے اوپر تشریف فرما تھے دروازے کے قریب ایک سیڑھی تھی جب میں نے زمین خدمت چومی تو آپ نے اشارہ فرمایا کہ وہیں نرد بان کے پاس بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ جب بھی دروازے کے ایک حصے کو ہوا کھینچتی تو وہ بند ہو جاتا تھا بندہ نے اس دروازے کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا تاکہ ٹھہرا رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے بندہ کی طرف نظر کی دیکھا کہ دروازہ۔ پکڑے ہوئے ہے فرمایا چھوڑتے کیوں

Marfat.com

نہیں بندہ نے سر زمین پر رکھا اور کہا کہ میں نے یہ دروازہ پکڑا ہوا ہے۔ تبسم فرمایا اور کہا کہ تو نے یہ دروازہ پکڑا ہے اور محکم پکڑا ہے بعد ازاں زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ بارہا فرمایا کرتے تھے کہ ہر دری اور ہر سری نہ ہو جاؤ یک در گیرید و محکم گیرید۔ ایک دروازہ پکڑو اور مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔

فوائد الفواد شریف ص ۲۶۲ میں ہے۔ سخن در طائفہ ست اعتقاد افتاد و درباب کسانے کہ بزیارت کعبہ روند چوں باز آیند بکار دنیا مشغول شوند بندہ عرض داشت کرد کہ بندہ را عجب از طائفہ آید کہ بخدمت مخدوم پیوند کردہ باشند و باز بطرفے روند آں زماں کہ ایں سخن عرض افتاد ملیح کہ یارے بندہ است حاضر بود بندہ عرض داشت کرد کہ ایں شکستہ ازیں ملیح کہ یار من است و مدتے سخنے شنیدہ است و آں در دل من کار کردہ است و آں سخن این است کہ او گفتہ است کہ حج کسے رود کہ اورا پیر نباشد خواجہ ذکر اللہ بالخیر چوں ایں سخن بشنید چشم پر آب کرد و ایں مصرعہ بر زبان مبارک راند

؎ آں راہ بسوئے کعبہ برد و ایں بسوئے دوست

ست اعتقاد طائفہ کے بارے میں بات چلی اور ایسے لوگوں کے بارے میں جو کعبے کی زیارت کے لئے جاتے ہیں جب واپس آتے ہیں تو کار دنیا میں مشغول ہو جاتے ہیں بندہ نے عرض کی کہ مجھے اس طائفہ پر تعجب آتا ہے جو خدمت مخدوم سے وابستہ ہیں اور پھر کسی اور طرف چلے جاتے ہیں جس وقت میں نے یہ بات پیش کی ملیح جو بندہ کا دوست ہے حاضر تھا۔ بندہ نے عرض کی کہ اس شکستہ نے اس ملیح سے جو میرا دوست ہے کسی وقت ایک بات سنی ہے اور اس بات نے میرے دل میں اثر کیا ہے وہ بات یہ ہے کہ اس نے کہا ہے کہ حج کے لئے وہ جائے جس کا پیر موجود نہ ہو خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے جب یہ بات سنی چشم مبارک پر آب کی اور یہ مصرعہ زبان مبارک پر جاری فرمایا۔

؎ وہ راستہ کعبہ کی طرف لے جاتا ہے اور یہ دوست کی طرف

بعد ازاں فرمود کہ بعد از نقل شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز مرا اشتیاق حج عظیم غالب شد گفتم بارے دراجود ہن بروم بزیارت شیخ القصہ چوں بزیارت

Marfat.com

شیخ الاسلام رسیدم آں مقصود مراحاصل شد مع شیئے زائد بارے دیگر ہمیں ہوس باعث آمد باز بزیارت شیخ رفتم آں غرض حاصل شد۔ بعد اس کے فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہ العزیز کے انتقال کے بعد مجھ پر حج کا شوق بہت غالب ہو گیا میں نے کہا ایک بار شیخ کی زیارت کے لئے اجو دھن جاتا ہوں القصہ جب زیارت شیخ کے لئے پہنچا تو وہ مقصود مجھے حاصل ہو گیا۔ بمع شے زائد کے بارے دگر یہی خواہش پیدا ہوئی پھر زیارت شیخ کے لئے گیا تو وہ غرض حاصل ہو گئی۔ حضرت محبوب الٰہی فرماتے ہیں کہ پہلے ہی روز جب میں نے دست بوسی کی دولت حاصل کی سب سے پہلی بات جو شیخ سے سنی یہ تھی کہ آپ نے فرمایا۔

سہ اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ۔ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ۔ فوائد الفواد ص ۵۰ نیز فرماتے ہیں حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ من از خدا خواستہ ام کہ ہر چہ تواز خدا خواہی بیابی ص ۱۰۰۔ فوائد الفواد شریف ص ۸۳ میں فرماتے ہیں۔

از جمع زرو سیم کار آنست کہ از و بدیگرے منفعت برسد ہم دریں میان فرمود کہ مرا خود در مبدا حال دل برجمع کردن چیزے بنود و ہرگز در طلب دنیا بنودم بعد ازاں خود پیوند بخدمت شیخ الاسلام فرید الدین شدو پیوند بجائے شد کہ ایشاں را دو کون در نظر نیامدے و ترک یک بارگی داشتند۔

یعنی سونا چاندی کے جمع کرنے سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو نفع پہنچے اسی اثناء میں فرمایا کہ میرا خود ابتدائے حال میں کسی چیز کے جمع کرنے کو دل نہ چاہتا تھا اور ہرگز طلب دنیا میں نہ تھا اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام فرید الدین گنج شکر کی بارگاہ سے وابستگی ہو گئی اور وابستگی ایسی جگہ ہوئی کہ دو جہاں ان کی نظر میں نہ آتے اور آپ نے مکمل طور پر ترک کیا ہوا تھا۔

امیر حسن سجزی لکھتے ہیں کمینہ را از چند گاہ سخنے در خاطر بود آں روز عرضہ افتاد و آں سخن ایں بود کہ اگر مریدے باشد کہ پنج وقت نماز میگزار و اندک ور دے میخواند اما محبت شیخ در دل او بسیار باشد و اعتقاد او بخدمت پیر بیک بارگی راسخ و مریدے دیگر باشد کہ اور اطاعت بسیار باشد و تسبیح و اور ادبے اندازہ و حج کردہ اما در محبت شیخ

Marfat.com

قصورے باشد و در اعتقاد فتورے میان ایں ھردو مرتبہ کدام بیشتر باشد فرمود آنکہ محب و معتقد شیخ است بعد ازاں بر لفظ مبارک راند کہ آنکہ محب و معتقد شیخ است یک وقت او برابر ہمہ اوقات آں متعبد است بسبب اعتقاد شرف وارد۔

بندہ حقیر کے دل میں ایک بات تھی اس دن پیش کرنے کا موقع ملا اور وہ بات یہ کہ اگر کوئی ایسا مرید ہو جو پانچ وقت نماز پڑھتا ہے اور تھوڑی مقدار میں ورد بھی پڑھتا ہے لیکن اس کے دل میں شیخ کی محبت زیادہ اور پیر کے ساتھ اعتقاد راسخ ہے اور ایک دوسرا مرید ہے جس کی طاعت بہت زیادہ تسبیح اور اوراد بے اندازہ حج بھی کر چکا ہے مگر محبت شیخ میں قصور اور اعتقاد میں فتور ہے ان ھردو میں سے کون بہتر ہے فرمایا وہ جو محب و معتقد شیخ ہے بعد ازیں زبان مبارک سے ارشاد فرمایا جو محب و معتقد شیخ ہے اس کا ایک وقت متعبد کے تمام اوقات کے برابر ہے بسبب اعتقاد شرف رکھتا ہے۔

س :۔ شب معراج حاضر ہو کر اپنی گردن حضور علیہ السلام کے نیچے رکھ دی اور آپ کو مکان اعلیٰ لا مکان میں لے جا کر مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچایا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر۔

ج :۔ جناب عالی! واقعہ معراج حضور ﷺ کی ظاہری حیات اور آپ کے زمانہ مقدسہ کا واقعہ ہے۔ آپنے اپنی حیات مبارکہ کے اندر جو کچھ فرمایا ہے وہ حدیث مرفوع ہے تو یہ حدیث مرفوع کتب حدیث میں سے کس میں موجود ہے اس حدیث کا تو کتب موضوعات میں بھی نام و نشان تک نہیں ملتا۔ اور نہ ہی اس کی کوئی سند ہے نہ قوی نہ ضعیف پتہ ہے ایسی باتیں بنانے والوں کے بارے نبی اکرم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔

من کذب علی متعمدا" فلیتبوا مقعدہ من النار۔

جو مجھ پر عمدا جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

اس وعید شدید نبوی اور عذاب عظیم خداوندی کا نشانہ کیوں بنتے

Marfat.com

ہو ایسے غلو سے توبہ و استغفار کرو تاکہ عذاب الٰہی سے بچ سکو۔

حضور اکرم سید عالم ﷺ کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہئے۔ بے ثبوت نسبت جائز نہیں۔ اثبات وقوع اور قول بالوقوع تا وقتے کہ نقل ثابت نہ ہو۔ جزاف و بے اصل ہے۔ کتب حدیث میں عدم ذکر اور عدم وجود سند ہی عدم جواز نسبت کے لئے کافی ہے۔ مسلم شریف میں ہے۔

لولا الاسناد لقال من شاء بما شاء۔ حضرت امیر معاویہ فرماتے ہیں بلغنی ان رجالا منکم یتحدثون احادیث لیست فی کتاب اللّٰہ ولاتو ثرعن رسول اللّٰہ فاولئک جھالکم فایاکم والا مانی التی تضل اھلھا بخاری شریف ص ۴۹۸ جلد نمبر ا۔ یہاں امکان یا عدم استحالہ کا سہارا لینے کی چنداں ضرورت نہیں کہ امکان و وقوع دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ و یابعد مابین المنزلتین۔ یہاں قادری حضرات ایک حدیث پاک پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر اس حدیث پاک میں ارواح جمیع مومنین کی بیت المعمور میں حاضری کا ذکر ہے۔ نہ تو وہ صرف قادری حضرات کے ساتھ خاص ہے اور نہ ہی اس میں گردن پر قدم رکھنے یا میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر فرمانے کا ذکر ہے۔ لہٰذا جس قدر حدیث پاک میں مذکور ہے اس پر اپنی طرف سے اضافہ کرنا قطعاً" جائز نہ ہو گا۔ اس روایت کا ذکر مسلم مشائخ کرام کی کسی کتاب میں بھی نہیں ملتا۔ نیز اس روایت کا تعلق صرف فضائل سے نہیں بلکہ اس کو امر الٰہی قرار دیا جا رہا ہے۔ کہ جس کا اظہار و اعلان جناب غوث پاک پر اور تسلیم ساری امت پر لازم و واجب ہے۔ جو ایسا نہ کرے گا نہ صرف یہ کہ قرب الٰہی و ولایت خداوندی سے محروم رہے گا۔ بلکہ غضب الٰہی کا شکار ہو جائے گا۔ جناب والا اگر معاملہ اسی طرح ہوتا تو سبحان الذی اسریٰ بعبدہ کے ساتھ ایک اور ایتہ کریمہ نازل کر

Marfat.com

دی جاتی ورنہ کم از کم اپنی امت مرحومہ پر رحیم و کریم نبی امی فداہ ابی و امی ﷺ بے شمار احادیث مبارکہ میں اپنی امت کو آگاہ بلکہ متنبہ فرماتے اس لئے کہ اپ تو آئے ہی قرب خداوندی عطا کرنے کے لئے ہیں۔ اور آپ کی ذات کریمہ میں شفقت بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ مگر تعجب خیز امر یہ ہے کہ جہاں سرکار دو عالم ﷺ نے ہزار ہا ائندہ آنے والے لوگوں اور واقعات کے بارے میں امت کو خبردار فرمایا۔ وہاں حضرت شیخ کا ذکر تو کجا اشارہ تک نہ فرمایا آخر کلام یہ کہ بالفرض اس روایت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی مفہوم وہی ہو گا جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے جسے ہم بے شمار دلائل و براہین سے ثابت کر چکے ہیں۔ بصورت دیگر آپ کو سب صحابہ و آئمہ سے بھی افضل ماننا پڑے گا حالانکہ یہ بات دلائل شرعیہ کے خلاف ہے۔

والحق احق ان یتبع۔ واللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

حاشیہ:۔

۱۔ ایک شخص کو راستہ کی سواری بنایا جاتا ہے (تفریح) دوسرا منزل مقصود پر میزبانی کرتا ہے۔ دونوں میں افضل کون ہے فیصلہ خود فرمائیں' سنیئے۔

شب معراج شکر کی دعوت من جانب خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت رسالت پناہ ﷺ معراج کو گئے اور عرش عظیم پر پہنچے تو آپ کے سامنے شکر کا ایک خوانچہ لا کر رکھا گیا اور حکم ہوا اس میں سے کچھ قبول کر لیں کیونکہ یہ ایک عارف کا خزانہ ہے جو آپ کی امت میں ہو گا اور اس کا نام فرید الدین ہو گا اور اس کی روح نے یہ شکر آپ کی مہمانی کے لئے بھیجی ہے۔ چنانچہ سرور عالم ﷺ نے دعوت قبول فرمائی اور قدرے شکر اٹھا کر تناول فرمائی اور باقی اپنے ساتھ دنیا میں لے آئے اور اصحاب میں تقسیم کر دی یہی وجہ ہے کہ آپ پیدائش کے بعد سارے عالم میں گنج شکر کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اقتباس الانوار ص ۴۴۱۔

Marfat.com

اگر آپ لوگوں کو ایسی بے سند روایات پسند ہیں تو اسے بھی قبول فرمایئے۔

س:۔ آپ پر کسی کو قیاس نہ کرو نہ کسی پر آپ کو قیاس کرو آپ خود فرماتے ہیں۔

لا تقیسونی علی احد ولا تقیسوا علی احدا۔

ج:۔ ہاں تاجدار دو جہاں ﷺ پر آپ کو قیاس کرتے رہو اس کی آپ کو کھلی چھٹی اور آزادی ہونی چاہیئے۔

اللہ کے بندو! یوں تو ہر ولی اللہ ہی بے مثال ہوتا ہے نہ اس سے قبل کوئی اس جیسا ہوتا ہے نہ بعد میں بلکہ ہر انسان شکل و صورت خدوخال عادات و اطوار میں ہر دوسرے شخص سے ممتاز ہوتا ہے اور یہی کمال قدرت باری تعالیٰ ہے ذات حق کے وصل کی راہیں بعدد انفاس الخلائق ہیں۔

ہر گدارا بردرت ناز دگر۔

اور ہر ولی اللہ کو کوئی نہ کوئی خصوصیت بھی حاصل ہوتی ہے۔ بایں وجہ ہر ولی اللہ و ہر قطب بے مثل و بے مثال ہوتا ہے۔ حضرت سیدی علی وفا قدس سرہ فرماتے ہیں۔ لکل زمان واحد لا مثل له فی علمه و حکمته من اہل زمانه ولا ممن هو فی زمان سابق علی زمانه لانه سبقه زمان آخر ولسان هذا الواحد یقول لتلا مذته کنتم خیر امة اخرجت للناس لا نهم اخذو اعن امام لم یتقدمه مثله ولم یعاصره نظیره وان للماموم حکم امامه فان قال لهم ذلک بلسانه فذلک منه حق و صدق۔

حضرت سیدنا امام شعرانی تبصرہ فرماتے ہوئے ارشاد کرتے ہیں۔ ان لکل زمان ختما بقرینة قوله فیما سبق لکل ولی خضر واللّٰه اعلم الطبقات الکبریٰ للشعرانی۔ ص

Marfat.com

۳۰-۳۴-ج-۲

س:- حضرت خضر کا فرمان ہے۔ ما اتخذ اللّٰہ ولیا کان اویکون الا وھو متادب معہ الی یوم القیامہ

ج:- یہ ادب درحقیقت ذات حق کی نسبت کا ہوتا ہے اور فاضل و مفضول سب ہی ہر اس شخص کا احترام کرتے ہیں جسے نسبت ولایت حق حاصل ہو تو اس کلام کا مفہوم صرف اتنا بنا کہ آپ واقعی ولی اللہ ہیں۔ اسی مقام پر ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کو ایک ولیہ کا ادب کرنے کا حکم دیا جب آپ نے اسے پاؤں کے ساتھ بیدار کرنے کا ارادہ فرمایا بجتہ کے الفاظ یہ ہیں۔

تادب مع من نحبہ تو واضح ہوا کہ ضروری نہیں کہ ادب کرنے والا مفضول اور جس کا ادب کیا گیا ہے افضل ہی ہو بلکہ اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ واضح ارشادات سیدنا خضر علیہ السلام نے دوسرے اولیاء کے بارے میں فرمائے ہیں۔ حضرت بشر حافی کے حق میں فرمایا۔

ماترک بشر الحافی بعدہ مثلہ فتوحات کیہ۔ رسالہ کبریہ الحاوی للفتاویٰ نیز حضرت سیدنا محبوب الٰہی کی شان بیان فرماتے ہوئے فرمایا زیر آسمان کوئی ولی اللہ قطب کبار وحدت حضرت سلطان سید نظام الدین البدایونی جیسا نہ آیا نہ آئے گا۔ دقائق المعانی۔ سید محمد مکی قدس سرہ نیز حضور کی نیابت میں رحمتہ للعالمین کا مظہر تام بنایا گیا سیرت نظامیہ ص ۷۵۔

س:- آپ راکب بردوش اولیاء تھے؟

ج:- راکب صرف آپ ہی نہیں آپ کے علاوہ بھی بہت سے اولیاء کرام طائفہ راکبین میں شامل ہیں اور اولیاء راکبین کی ایک بہت بڑی جماعت ہے۔ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر نے طائفہ راکبین کے دو

Marfat.com

طبقے ذکر فرمائے ہیں فرماتے ہیں۔ الباب الثلاثون فی معرفة الطبقة الاولٰی والثانیة من الاقطاب الرکبان آپ فرماتے ہیں طائفة الرکبان کے طبقہ اولی میں وہ اقطاب آتے ہیں۔

جو اخفیاء ابریاء اور عبودۃ و عجز و نیاز کو لازم پکڑے ہوئے ہوتے ہیں فرماتے ہیں وکان ابو السعود منهم فرماتے ہیں فنطق ابو السعود بلسان الطبقة الاولٰی من طائفة الرکبان۔ اور بحسب تصریحات شیخ در مقامات مختلفہ فتوحات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تمدت حیات طائفہ الرکبان کے طبقہ ثانیہ سے متعلق رہے نہ طبقہ اولی ہے۔

س:۔ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری غریب نواز قدس سرہ العزیز شافعی المسلک تھے۔

ج:۔ حضرت سیدنا غوث الاعظم ابراہیم بن ادھم قدس سرہ سے لے کر تمام مشائخ چشت اہل بہشت مسلکاً حنفی تھے اگرچہ ان میں سے بعض مجتہد فی المذہب کے درجہ پر فائز تھے حضرت خواجہ خواجگان اجمیری قدس سرہ بھی حنفی المسلک تھے۔

مولانا سید عبدالنبی قادری نے حضرت عبداللہ افغانی قصوری کا قصیدہ نقل فرمایا لکھتے ہیں۔

سلسلہ چشت مذہب نعمان
در سلاسل مذاہب آمد جان
بلکہ ایں سلسلہ ز نعمان است
پور ادہم مرید ایشان است

شیخ محمد اکرم قدوسی انوار الاقتباس ص ۴۴ پر بحوالہ لطائف اشرفیہ لکھتے ہیں "اسی طرح حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین بدایونی قدس سرہ اور ہمارے سلسلہ چشتیہ کے دیگر مشائخ امام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے مذہب پر تھے اور اپنے آپ کو اس مذہب

Marfat.com

سے منسوب کرتے تھے چنانچہ میں بھی اسی مذہب پر ہوں البتہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پہلے حنفی تھے پھر شافعی بنے اور اس کے بعد حنبلی مذہب اختیار کر لیا ازاں بعد تارک تقلید ہو گئے۔

علامہ برخور دار علیہ الرحمتہ برحاشیہ بنراس شرح شرح العقائد ص ۱۱۰ لکھتے ہیں

و منهم الشيخ السيد عبدالقادر الجيلاني كان حنفيا ثم تحول شافعيا ثم صار حنبليا ثم رفض التقليد قال الشيخ عبدالحق المحدث كان يفتي بين الشافعية والحنبلية۔

س:۔ چشتی مشائخ حصول دنیا کے لئے وظائف پڑھتے ہیں۔

ج:۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

چشتی مشائخ حصول دنیا کے لئے نہیں بلکہ دفع دنیا کے لئے وظائف پڑھتے ہیں۔ اس بیہودہ اعتراض کے جواب میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔

؎ تفو برتو اے چرخ گرداں تفو

حقیقت یہ ہے کہ ایسا کہنا بلکہ سوچنا بھی حقائق اور تاریخ کے سامنے منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ کوئی شخص واقعی اللہ والا ہو تو وہ اولیاء کی قدسی جماعت کے بارے ایسی کوئی بات نہ سوچ سکتا ہے نہ کہہ سکتا ہے۔

اس لاف کی تردید کے لئے حضرت محبوب الٰہی کا یہ فرمان ہی کافی ہے۔ فرماتے ہیں۔ "ہم دریں میان فرمود کہ مراخود در مبداء حال دل برجمع کردن چیزے بنود و ہرگز درطلب دنیا نہ بودم بعد ازاں پیوند بخدمت شیخ الاسلام فرید الدین شد و پیوند بجائے شد کہ ایشاں را دوکون در نظر نیامدے و ترک یکبارگی داشتند فوائد الفواد۔ ص ۸۳

نیز فرماتے ہیں "دریں میان خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پر آب کرد و برلفظ مبارک راند کہ بسوز اول شیخ الاسلامی را و پس خانقاہ را و بعد ازاں خود را فوائد الفواد ص ۳۹۔

ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت خواجہ ذکریا ملتانی علیہ الرحمتہ کے

Marfat.com

متعلق حضرت بابا صاحب سے کہا شیخ کے پاس مال بہت ہے لیکن وہ یہ کہتے ہیں دینے کی اجازت نہیں شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین نے جب یہ بات سنی تو آپ نے تبسم فرمایا اور کہا یہ بات یوں ہی من سمجھوتہ ہے اور بہانہ ہے اگر آں شیخ مرا وکیل خرچ کند من در دوسہ روز خزانہ اُو خالی کنم و یکدرم بے اذن نہ دہم انوار الفرید ص ۳۰۷ از فوائد الفواد شریف ص ۲۱۱۔

اگر شیخ مجھے وکیل خرچ بنا دیں تو دو تین دن میں ان کا تمام خزانہ خالی کر دونگا اور بے اجازت ایک درم بھی کسی کو نہ دو نگا (یعنی حکم شریعت کے مطابق خرچ کرونگا۔)

جب حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا کا انتقال ہوا تو بروایت مولانا جمال سہروردی سات لڑکوں میں سے ہر ایک کے حصہ میں علاوہ سامان و اجناس کے سات سات لاکھ روپے آئے تھے۔ ص ۳۰۷ انوار الفرید بحوالہ سیر العارفین۔ ص ۱۲۷۔

سلطان ناصر الدین غازی کی طرف سے الغ خاں نقد روپیہ اور چار گاؤں کی جاگیر کا فرمان لے کر حاضر ہوا آپ نے نقد روپیہ مستحق فقراء میں تقسیم فرما دیا اور فرمان یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ اس کے خواہشمند بہت موجود ہیں ان کو دے دو مجھے اس کی ضرورت نہیں شاہ مارا دہد منت نہد۔ رازق مارا رزق بے منت دہد انوار الفرید ص ۲۰ از سیر الاولیاء۔

آپ فقر و زہد کے بادشاہ تھے اور سنت نبوی آپ کی ہر ہر ادا سے ہویدا تھی۔ یہی طریق آپ کے سلسہ عالیہ چشتیہ کے تمام مشائخ کرام کا تھا بھلا ایسے بادشاہان روحانیت پر اس طرح طعن و تشنیع کوئی صاحب عقل سلیم و فہم مستقیم کر سکتا ہے ہرگز نہیں کرے تو کوئی تاریخ اور روحانیت سے نابلد شخص ہی کرے۔

س:۔ حضرت باہو سلطان صاحب نے کہا ہے کہ اگر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر میرے زمانہ میں ہوتے تو میں انہیں بغیر اس قدر زہد کے منزل مقصود پر

Marfat.com

پہنچا دیتا۔

ج:۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسی بات حضرت سلطان باہو کہہ ہی نہیں سکتے اگر بالفرض انہوں نے کوئی ایسی بات کہی بھی ہے تو عالم سکر میں کہی ہو گی جس میں وہ معذور ہیں ورنہ کہاں زہد الانبیاء گنج شکر کی ذات گرامی اور کہاں حضرت باہو سلطان۔

؎ بیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

؎ چہ نسبت خاک را بعالم پاک

زمیں را باسما نسبت نباشد۔ فلک باعرش کے وارد مساوات حقیقت یہ ہے کہ حضرت باہو سلطان کی تو حضرت فرد الافراد قطب الاعظم گنج شکر رضی اللہ عنہ کے ادنی غلاموں سے بھی کوئی نسبت نہیں بنتی۔ حضرت شیخ الاسلام سیالوی نے پہلے دو جوابوں کے بعد فرمایا۔ "کہاں ٹخنہ اور کہاں بھنویں"۔

روایت حضرت خواجہ محمد فخر الدین سیالوی مدظلہ برادر حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمتہ

س:۔ سلسلہ قادریہ سب سلاسل سے افضل ہے اس لئے کہ غوث پاک نے قدمی ھذہ الخ فرمایا ہے۔ اور آپ سب مشائخ و اولیاء سے افضل ہیں لہٰذا آپ کا سلسلہ سب سلاسل سے افضل ہے۔

ج:۔ قدمی ھذہ کے بارے تفصیلی بحث آپ ملاحظہ فرما چکے تو جس قول پر دعویٰ افضلیت مبنی تھا وہ بنیاد ہی باقی نہ رہی کہ صاحب قول نے خود رجوع فرما لیا۔

تو دعویٰ افضلیت خود بخود ختم ہو گیا۔ نیز کسی ایک فرد کے افضل ہو جانے سے اگر وہ سارا سلسلہ افضل ہو جاتا ہے تو قادری حضرات کو تسلیم کرنا ہو گا کہ سلسلہ نقشبندیہ سلسلہ قادریہ سے افضل ہے اس لیئے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ابتداء سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے جو کہ باتفاق اہل سنت سب اولیاء امت سے افضل ہیں۔ نقشبندی مشائخ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اول ما آخر ہر منتہی ز آخر ما جیب تمنا تہی

نیز:۔ ہمہ شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را اور اس کی انتہاء حضرت مجدد الف ثانی کی بشارت کے مطابق امام مہدی پر ہو گی۔

س:۔ دوسرے سلاسل کا مرید اگر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہو جائے تو یہ تجدید بیعت ہو گی اور اس کی روحانی ترقی کا سبب بنے گی لیکن اگر قادری سلسلہ کا مرید کسی دوسرے سلسلہ میں بیعت کر لے تو یہ مردود طریقت اور مغضوب طریقت ہو گا۔ العیاذ باللہ۔

ج:۔ اس دعویٰ کی بنیاد بھی دعویٰ افضلیت شیخ برجمیع اولیاء اولین و آخرین پر ہے جس کی تردید میں ہم دلائل قاہرہ و حجج باہرہ پیش کر چکے ہیں۔

البتہ ہمارا جو ابی دعویٰ بدستور باقی ہے جسے کوئی غالی تا قیامت توڑ نہیں سکے گا۔ یعنی سب قادریوں کو سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہو جانا چاہیے اسلیئے کہ

نمبر ۱:۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ باتفاق امت جمیع اولیاء سے افضل ہیں لہٰذا سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہو جانا تجدید بھی ہو گی اور باعث ترقی بھی۔

نمبر ۲:۔ جس قادری کو بھی فیض غوثیہ ملے گا بوساطت حضرت مجدد الف ثانی ہی ملے گا تو براہ راست حضرت مجدد الف ثانی کے دامن سے وابستہ ہو کر ہی فیض غوثیہ کیوں نہ حاصل کر لیا جائے۔

نمبر ۳:۔ یا سلسلہ چشتیہ میں مرید ہو جانا چاہیئے کہ بقول آپ کے برصغیر حضور غوث پاک نے خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ کو دیا ہے۔ لہٰذا یہاں جسے بھی فیض غوثیہ ملے گا آپ کی ہی وساطت سے ملے گا۔ کیا آپ کو غوث پاک کی تقسیم بھی پسند نہیں۔ جیسے وہابیہ براہ راست اللہ سے لینا چاہتے ہیں حالانکہ اللہ پاک نے ہی حضور علیہ السلام کو قاسم مقرر فرمایا ہے۔

س:۔ اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید یہ نعرہ بدعت ہے۔

Marfat.com

ج:۔ یہ نعرہ اس قدر جامع نعرہ ہے کہ کوئی دوسرا نعرہ اتنا جامع ہو ہی نہیں سکتا۔

ہم اللہ کہہ کر خدا کی ذات اس کی واحدانیت اور اس کی تمام صفات کمال کا اقرار و اعلان کرتے ہیں محمد ﷺ کہہ کر ہم حضور اکرم ﷺ کی رسالت اور آپ کا قابل تعریف ہونا بیان کرتے ہیں۔ چار یار کہہ کر ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم خلفائے راشدین اربعہ کو ماننے والے ہیں۔ اور حاجی خواجہ قطب فرید کہہ کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اولیاء کرام کو بھی ماننے والے ہیں اور حضرت بابائے اولیاء گنج شکر کے دامن سے وابستہ ہیں۔

نیز اگر یہ نعرہ بدعت ہے تو نعرہ غوثیہ کیا سنت سے ثابت ہے؟

س:۔ سارے سلاسل یا تو ختم ہو چکے تھے یا معمولی طور پر چل رہے تھے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے سب سلاسل کو نئے سرے سے زندگی بخش دی۔

ج:۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی قدس سرہ جیسے بزرگ موجود تھے جن سے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی فیض حاصل کرتے رہے روحانی مشکلات حل کرواتے رہے اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حبیب رحمان سیدنا خواجہ عثمان جیسے شیخ کامل بقول خواجہ بزرگ اجمیری قدس سرہ اکمل الا کملین روز گار اور خواجہ خواجگان نائب رسول اللہ و عطائے رسول اللہ ﷺ فی الہند حبیب اللہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ جیسے مرید موجود تھے جو مقام ادلال و ناز میں پھنسے ہوئے لوگوں کو نکال کر مقام عبدیت و نیاز پر پہنچا دیتے اور نگاہ کرم سے نلویں لاکھ انسانوں کو دولت ایمان سے مالا مال کر دیتے ہیں تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ دیگر سلاسل ختم ہو چکے تھے یا معمولی چل رہے تھے۔

س:۔ سلسلہ نقشبندیہ کو نقشبندیہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ کے دل پر اسم اللہ منقش نہیں ہوتا تھا حضرت

Marfat.com

خضر کے حکم سے حضرت غوث پاک کی طرف توجہ کی جب غوث پاک نے توجہ فرمائی تو آپ کے دل پر اسم اللہ نقش ہو گیا۔

ج:۔ یہ بہت بڑی گستاخی اور دریدہ دہنی ہے۔ اکابر مشائخ مادرزاد اولیاء اللہ ہوتے ہیں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آپ کے دل پر اسم اللہ نقش نہ ہو۔

اولا آپ کو نقشبند اس وجہ سے کہتے تھے کہ اپکا قالین سازی کا بہت بڑا کاروبار تھا اور ان پر بہترین نقش و نگار بنائے جاتے تھے۔ ثانیا آپ لوگوں کے دلوں پر اسم اللہ نقش کر دیتے تھے بایں وجہ اپ کو نقشبند کہا جاتا تھا۔
تاریخ اولیاء ص ۸۰۔

س:۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بعد از وفات بھی تصرف کرتے ہیں۔

ج:۔ حضرت اشرف جہانگیر سمنانی کچھو چھوی بانی سلسلہ اشریفہ چشتیہ نظامیہ فرماتے ہیں لیکن تصرف در مشائخ ہند تواں دانست کہ تصرف کیاں در ممات باقی است تفریق کردن دریں مشائخ خالی از بے ادبی نیست خصوصا" بخوانوادہ چشت اہل بہشت جعل اللہ الجنتہ مثو اہم کہ پیران ما باشند اما بیشتر ازیں خاندان شریف و دو دمان لطیف را تصرف در مکان فانی باقی است خصوصا حضرت سیدی شیخ نظام الدین حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی حضرت خواجہ معین الدین سنجری رحمہم اللہ اجمعین۔
لطائف اشرفی ص ۴۷۔

مشائخ ہند میں سے بہت سے مشائخ کا تصرف بعد از وفات موجود ہے ان مشائخ کرام میں تفریق کرنا بے ادبی سے خالی نہیں خصوصا" خوانوادہ چشت اہل بہشت جعل اللہ الجنتہ مثوا ہم جو کہ ہمارے پیر ہیں اس خاندان شریف اور دو دمان لطیف میں سے زیادہ تر حضرات کا تصرف مکان فانی میں باقی ہے خصوصا" حضرت سیدی شیخ نظام الدین حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار او شی حضرت خواجہ معین الدین سنجری

Marfat.com

رحمۃ اللہ اجمعین۔ لہٰذا تصرف بعد از وفات صرف حضرت شیخ پر منحصر نہیں ہمارے مشائخ عظام بھی اپنی قبور شریفہ کے اندر زندوں کی طرح تصرف فرما رہے ہیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کی مزار شریف پر حاضری کے وقت حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے قلب شریف میں خیال آیا کہ حضرت کو میری حاضری کا علم ہے؟ تو فوراً قبر شریف سے آواز آئی۔

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں گرہ تو آئی زتن

Marfat.com

س ⬅ آپ نے کتاب کی ابتداء میں بحوالہ لطائف اشرفیہ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی بانی سلسلہ اشرفیہ کافرمان تحریر کیا ہے کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایک غوث اعظم کی توجہ فیض و برکت اور دعا سے غوثیت عظمیٰ ملی یہ بات واضح کی جائے کہ وہ غوث اعظم کون تھے؟

ج ⬅ ان لوگوں کی طرف سے اس غوث اعظم کو پردہ خفا میں رکھنے کی بہت بڑی اور شعوری کوششیں کی گئی ہیں۔ مگر **بفضلہ** و کرمہ تعالیٰ اب حجاب اٹھتا ہے۔

سنیے وہ غوث اعظم جنہوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرھما کو غوث بنایا تھا وہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم شیخ سیدنا ابو یعقوب یوسف ہمدانی تھے۔ [illegible] فرمایئے۔ جامع کرامات الاولیاء حضرت علامہ یوسف نبہانی کا صہ۵۲۹ فرماتے ہیں۔

و ا لشیخ یوسف بمد ا نی ہذ ا ہو ا لغوث الذی توجہ ا لیہ ا لشیخ عبدالقادر ا لجیلانی و ابن السقا و ابن ابی عصرون (عبداللّٰہ) فی القصتہ المشہورہ کما ذ کر ذ لک ا بن خلقان فی تاریخہ فی ترجمتہ۔

تو ثابت ہوا کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور اس کے عظیم شیخ کا سلسلہ عالیہ قادریہ اور اسکے بانی پر عظیم احسان ہے کہ اس سلسلہ کے شیخ طریقت شیخ عبدالقادر جیلانی کو غوث اعظم ہی ایک نقشبندی غوث اعظم نے بنایا۔ اور پھر حضرت شیخ جیلانی کے بعد قادری حضرات کے عقیدہ کے مطابق سلسلہ قادریہ میں کوئی غوث اعظم پیدا ہی نہ ہو سکا۔

دوسرا احسان عظیم سلسلہ عالیہ چشتیہ کا ہے اس لئے کہ خواجہ بزرگ چشتی اجمیری قدس سرہ نے مقام غوثیت کے باوجود ساری زندگی اولال و حال میں الجھے ہوئے اور رکے ہوئے حضرت شیخ جیلانی علیہ الرحمہ کو مقام اولال سے نکال کر عالم روحانیت کے عظیم تر

Marfat.com

منصب و مرتبہ مقام عبودیت محضہ تک پہنچا دیا جیسا کہ ناظرین ابتدائے سوالات و جوابات میں ملاحظہ فرما چکے۔

اگرچہ زندگی نے اس قدر وفا نہ کی کہ آپ اس منصب و مقام کی تکمیل کرپاتے یعنی آپ کا نزول فقط مقام روح تک ہوسکا جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی نے صراحت فرمائی ہے۔ جبکہ مقام روح سے اعلیٰ مقام سر مقام سر سے اعلیٰ خفی مقام خفی سے اعلیٰ مقام اخفیٰ ہے۔ نیز حضرت ابن عربی قادری نے بھی اس کی نشاندہی

با ایں الفاظ فرمائی کہ حضرت شیخ قدس سرہ رجال ظاھر میں سے تھے اور رجال ظاہر سے افضل رجال باطن اور رجال باطن سے افضل رجال حد اور رجال حد سے افضل رجال مطلع ہیں۔

Marfat.com

س ⟸ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا قادری **تخصیصات** کے قائل نہیں ہیں۔

ج ⟸ باوجود شدت جذبات محبت و محویت در قادریت کے بالاخر آپ نے بھی نہ صرف **تخصیصات** کو تسلیم کیا بلکہ بیان بھی کردیا۔ حدائق بخشش میں

؎ سید جید ھر دھر الخ

پر حاشیہ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

و المعنی اطلاق التفضیل الا من خص بدلیل کما حققنا فی المجیر المعظم۔

ناظرین کرام **الا من خص بدلیل** پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ یعنی انبیاء کرام میں سے جس کی بھی کسی بھی دلیل کے ساتھ تخصیص کردی گئی وہ مستثنیٰ ہے ورنہ عام اولیاء کرام پر **تفضیل** میں اطلاق ہے۔ یہ قاعدہ و قانون نہ صرف متقدمین و متاخرین بلکہ آپ کے ہم عصر اولیاء کیلئے بھی درست اور ان پر بھی صادق ہوگا۔ آپ کے ہم عصر اولیاء میں سے بھی جس جس کی بھی تخصیص کردی گئی اور کسی بھی دلیل کے ساتھ کردی گئی وہ مستثنیٰ ہونگے البتہ عام اولیاء اس میں شامل رہیں گے۔ اسی طرح متاخرین و متقدمین سے بھی مخصوص حضرات مستثنیٰ رہیں گے۔ اس لئے کہ ان مخصوص حضرات میں سے بہت سے اولیاء آپ سے افضل بھی ہیں۔ من کا عموم اور دلیل کی تنکیر اس مفہوم کے شاہد عدل ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تخصیص کیسے ہوگی۔ تو جناب گرامی یہ قول نص قرآنی نہیں کہ اس میں تخصیص کے لئے کسی نص کی ضرورت ہو۔ یہ ایک اللہ کے ولی کا قول ہے لہٰذا اس میں تخصیصات بھی اولیاء اللہ کے ارشادات سے ہونگی۔ **تخصیصات** کے بارے میں آپ پوری امت کے مسلمہ اولیاء اللہ کے فرمانات ملاحظہ فرماچکے ہیں۔ جن کا خلاصہ معلوم کرنے کے لئے تھوڑی سی تمہیدی گفتگو

Marfat.com

کی ضرورت ہے وہو ہذا مجموعی طور پر اس سے متعلق تین بحثیں ہیں۔

نمبر۱ بحث وضع راس

نمبر۲ بحث ولایت باطنیہ (قطبیت)

نمبر۳ بحث افضلیت

بحث نمبر۱ میں حق یہ ہے کہ واضعین رؤس صرف وہ لوگ تھے جو بوقت صدور قول ہذا **بجسد** ہم زندہ موجود تھے نہ متقدمین نہ متاخرین۔ چونکہ اس قول کا ظہور مقام فنا میں ہوا لہٰذا واضعین کا وضع راس اس ذات کیلئے تھا جس میں آپکو فناء تام حاصل ہوا تھا۔ اس اعتبار سے یہ نہ کسی کی افضلیت کی دلیل ہے نہ مفضولیت کی۔

بحث نمبر۲ میں حق یہ ہے کہ بعض اولیاء کرام سے ایسے اقوال غلبہ سلطان حال وفنا تام (قطبیت) کی ابتداء میں سرزد ہوجاتے ہیں اور ایسے اقوال کے صدور و ظہور سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس شخص کی قطبیت کی ابتداء ہوگئی ہے۔ آپکی ولایت و حاکمیت باطنیہ (قطبیت) کا دور اس منصب پر قیام کی ابتداء سے آپکے وصال تک کا زمانہ ہے۔

بحث نمبر۳ میں حق یہ ہے کہ آپ اپنے ہمعصر و متقدمین و متاخرین اولیاء میں سے بعض سے افضل اور بعض سے مفضول تھے۔ یعنی متقدمین و متاخرین و ہمعصر حضرات میں سے بعض اولیاء کرام آپ سے افضل بھی تھے۔ اولیاء کرام کے فرمودات کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے۔

جن بزرگوں نے یہ فرمایا کہ یہ صرف اس وقت کی بات ہے انکی مراد یہ ہے کہ وضع راس صرف ان اولیاء کی طرف سے ہوا جو بوقت صدور **بجسد** ہم اس دار دنیا

Marfat.com

میں زندہ موجود تھے اور جن حضرات نے یہ فرمایا کہ اس قول کا تعلق صرف آپکے زمانہ سے ہے انکی مراد یہ ہے کہ آپ کا یہ قول دال برحاکمیت باطنیہ (قطبیت) ہے۔ ایسے قول کے صدور سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس شخص کی قطبیت کی ابتداء ہوگئی ہے یعنی آپ اس دور کے والی (حاکم قطب) اور دوسرے اولیاء ماسوائے افراد کے آپ کے ماتحت تھے جب یہ دور اختتام پذیر ہوا تو حاکم بھی تبدیل ہوگیا اور حکومت بھی بدل گئی۔ ہر نئے دور کا نیا حاکم (قطب) اور نئی حکومت ہوتی ہے۔ ایسے اقوال بعض اولیاء سے ابتداء قطبیت میں بوجہ فناء تام سرزد ہوجاتے ہیں جو ان کی قطبیت پر دلالت کرتے ہیں البتہ ہر دور کے افراد دائرہ حکومت قطب سے خارج ہوتے ہیں اور ان میں کوئی قطب وقت سے افضل بھی ہوسکتا ہے۔ افراد میں سے کوئی شخص بوجہ مرید و تلمیذ ہونے کے سر جھکائے تو یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس وقت وہ مقام فردیت تک رسائی حاصل نہ کرسکا ہو۔

مقام مدح میں اطلاقات کا استعمال خصوصاً" اشعار کے اندر بکثرت جاری و ساری ہے مگر ایسے اطلاقات میں ہمیشہ **تقیدات و تحدیدات** ملحوظ و مقصود ہوتی ہیں خواہ متکلم انہیں بیان کرے یا نہ۔ مثلاً" اعلیٰ حضرت کے ہی دو اور شعر ملاحظہ فرمایئے۔

نامدز سلف عدیل عبدالقادر ناید نجلف بدیل عبدالقادر
مثلش گراز اہل قرب جوئی گوئی عبدالقادر مثیل عبدالقادر

یہاں لفظ "سلف اور اہل قرب" میں بظاہر سرکار دو عالم ﷺ سمیت سبھی اسلاف و قرب خداوندی پانے والے داخل و شامل نظر آتے ہیں۔ مگر ایسا ہرگز مراد و مقصود نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا بظاہر قیود و حدود نہ بھی بیان کی جائیں تو بھی لازمی طور پر مقصود و مراد

Marfat.com

ہوتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ علی النبی الاکرم وعلی آلہ و اصحابہ وبارک وسلم

تم الجزء الاول من الکتاب بعون الملک الوھاب
وھوالموفق للصواب والیہ المرجع والماب و صلی اللہ
علی النبی الامی العبد الاواب وعلی آلہ والاصحاب

Marfat.com

Marfat.com

صاحبزادہ ابوالخیر محمد سلیمان چشتی نظامی

پاکستان کا معیاری دینی ادارہ

دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور (اوکاڑا)

جامعہ ایک ادارہ ایک تحریک ہے، جامعہ علوم ظاہر و روحانیہ کے لیے مینارۂ نور ہے۔ جامعہ کا قیام قطب وقت فرید العصر حضرت خواجہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی علیہ الرحمۃ آف بستی شریف کے روحانی اشارہ سے ہوا جامعہ کا افتتاح فخر الاولیاء بدر الاصفیاء حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۸ء میں اپنی بابرکت دعا سے فرمایا۔ جامعہ کی جامع مسجد اولیاء کا سنگ بنیاد شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ نے جامعہ کے سالانہ اجلاس میں شمولیت کے وقت رکھا اور اپنے خطاب میں جامعہ کے عروج ترقی کے لیے بشارتوں سے نوازا۔ جامعہ کے بانی و مہتمم پیر طریقت، رہبر شریعت شیخ الحدیث والتفسیر شمس الفقہا حضرت علامہ ابوالحامد **محمد احمد** فریدی دامت برکاتہم العالیہ کی انتھک محنت اور شب و روز کی خدمات سے آج بحمد اللہ اس منزل تک پہنچ چکا ہے کہ ایک ایکڑ اراضی سے زائد پر محیط ہے۔ جامعہ اس وقت تقریباً چالیس کمرہ جات پر مشتمل ہے درمیان میں ایک خوبصورت ڈبل سٹوری جامع مسجد ہے جو گنبد خضرا کا سا منظر پیش کرتی ہے۔ سامنے ایک خوبصورت گراسی لان ہے اس وقت اڑھائی سو رہائشی طلباء زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں جن کے قیام و طعام اور کتب کا جامعہ ذمہ دار ہے۔ طلباء سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی اور نہ ہی جامعہ کے اپنے کوئی ذرائع آمدن ہیں۔ یہ ادارہ محض اللہ کے فضل و محبان دین و ملت کے تعاون سے ترقی کی طرف گامزن ہے۔ جامعہ میں ناظرہ سے لے کر حفظ و قرأۃ اور فارسی سے لے کر دورہ حدیث شریف (ایم اے عربی اسلامیات) نیز فاضل عربی و فارسی اور اردو کا مکمل انتظام ہے طلباء کو اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ اس وقت جامعہ کو طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مزید کمرہ جات کی ضرورت ہے۔ محبان دین و ملت سے التماس ہے کہ وہ جامعہ میں قابل دید حسین منظر کا چشم دید نظارہ کر کے حب خدا و حب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی ثبوت دیں!

ترسیل اعانت کا پتہ

شمس الفقہا حضرت مولانا ابوالحامد محمد احمد فریدی نظامی بانی و مہتمم

دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور ضلع اوکاڑا فون: ۰۹۰۱۱۳۰ کوڈ: ۰۴۴۴۹

منجانب: تنظیم غلامان شمس الفقہا بصیر پور ضلع اوکاڑا پاکستان

Marfat.com

صاحبزادہ ابوالخیر محمد سلیمان چشتی نظامی

پاکستان کا معیاری دینی ادارہ

دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور (اوکاڑا)

جامعہ ایک ادارہ ایک تحریک ہے، جامعہ علوم ظاہر و روحانیہ کے لیے مینارۂ نور ہے۔ جامعہ کا قیام قطب وقت فرید العصر حضرت خواجہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی علیہ الرحمۃ آف بستی شریف کے روحانی اشارہ سے ہوا جامعہ کا افتتاح فخر الاولیاء بدر الاصفیاء حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۷۸ء میں اپنی بابرکت دعا سے فرمایا۔ جامعہ کی جامع مسجد اولیاء کا سنگ بنیاد شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ نے جامعہ کے سالانہ اجلاس میں شمولیت کے وقت رکھا اور اپنے خطاب میں جامعہ کے عروج ترقی کے لیے بشارتوں سے نوازا۔ جامعہ کے بانی و مہتمم پیر طریقت، رہبر شریعت شیخ الحدیث والتفسیر شمس الفقہا حضرت علامہ ابوالحامد **محمد احمد** فریدی دامت برکاتہم العالیہ کی انتھک محنت اور شب و روز کی خدمات سے آج بحمد اللہ اس منزل تک پہنچ چکا ہے کہ ایک ایکڑ اراضی سے زائد پر محیط ہے۔ جامعہ اس وقت تقریباً چالیس کمرہ جات پر مشتمل ہے درمیان میں ایک خوبصورت ڈبل سٹوری جامع مسجد ہے جو گنبد خضرا کا سا منظر پیش کرتی ہے۔ سامنے ایک خوبصورت گراسی لان ہے اس وقت اڑھائی سو رہائشی طلباء زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں جن کے قیام و طعام اور کتب کا جامعہ ذمہ دار ہے۔ طلباء سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی اور نہ ہی جامعہ کے اپنے کوئی ذرائع آمدن ہیں۔ یہ ادارہ محض اللہ کے فضل و محبان دین و ملت کے تعاون سے ترقی کی طرف گامزن ہے۔ جامعہ میں ناظرہ سے لے کر حفظ و قرأۃ اور فارسی سے لے کر دورہ حدیث شریف (ایم اے عربی اسلامیات) نیز فاضل عربی و فارسی اور اردو کا مکمل انتظام ہے طلباء کو اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ اس وقت جامعہ کو طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مزید کمرہ جات کی ضرورت ہے۔ محبان دین و ملت سے التماس ہے کہ وہ جامعہ میں قابل دید حسین منظر کا چشم دید نظارہ کر کے حب خدا و حب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی ثبوت دیں!

ترسیل اعانت کا پتہ

شمس الفقہا حضرت مولانا ابوالحامد محمد احمد فریدی نظامی بانی و مہتمم

دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیر پور ضلع اوکاڑا فون: ۰۹۰۱۱۳۰ کوڈ: ۰۴۴۴۹

منجانب: تنظیم غلامان شمس الفقہا بصیر پور ضلع اوکاڑا پاکستان

Marfat.com